

300 سے زائد کتب احادیث اور قلمی مخطوطہ جات سے ماخوذ

# رفعی دین

## کے موضوع پر

نامور غیر مقلد زبیر علی زئی کی کتاب نور العینین کا

## محققانہ تجزیہ

فیصل خان

ضیاء العلوم پبلی کیشنز

راولپنڈی - پاکستان

0345-5808018

300 سے زائد کتب احادیث اور قلمی مخطوطہ جات سے ماخوذ

# روح پدین

کے موضوع پر

نامور غیر مقلد زبیر علی زئی کی کتاب نور العین کا

## محققانہ تجزیہ

فیصل خان

ناشر

ضیاء العلوم پبلیکیشنز

0345-5808018

## جملہ حقوق محفوظ ہیں

رفیع یدین

نام کتاب

فیصل خان

مصنف

سید حمید الدین شاہ صاحب

ناشر

محمد عمران شیخ

کمپوزنگ

128

صفحات

اسلامک بک کارپوریشن

واحد تقسیم کار

اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی 051-5536111

## ملنے کے پتے

(۲) ضیاء القرآن گنج بخش روڈ

(۱) شبیر برادرز

(۴) شبیر بک سنٹر راولپنڈی

(۳) مکتبہ نوریہ رضویہ

(۶) مکتبہ غوثیہ

(۵) احمد بک کارپوریشن

(ہول سیل پرانی سبزی منڈی کراچی)

اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی

## فہرست

صفحہ نمبر	عنوانات
13	انتساب
15	پیش لفظ
17	تخریج حدیث حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
18	تحقیقی فقدان
19	سنن ترمذی میں ”حسن صحیح“ کا ثبوت
20	سنن ترمذی کا قدیم ترین قلمی نسخہ
21	امام ابو داؤد کی جرح کی حقیقت
22	سنن ابی داؤد روایت کرنے والے قدیم شاگرد
23	سنن ابی داؤد روایت کرنے والے متاخر شاگرد
24	امام الولوی کے نسخے کی اہمیت
24	محدث ابن نقطہ <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی تحقیق
25	امام ذہبی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی تحقیق
25	امام جلال الدین سیوطی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی تحقیق
25	محدث ابن عسا کر کی تحقیق
26	امام منذری <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی تحقیق
26	امام ابن القیم <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی تحقیق

26	امام زلیعی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی تحقیق
26	حافظ ابن حجر <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی تحقیق
27	امام ابوزرعہ <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی تحقیق
27	ابن داستہ <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کے نسخے کی اہمیت
27	محدث ابن عطیہ اندلسی کی تحقیق
28	امام خطابی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی تحقیق
28	امام ابو نعیم <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی تحقیق
29	سنن ابی داؤد کے اقلیمی نسخہ
30	خطیب بغدادی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کے نسخہ کی اہمیت
33	سنن ابی داؤد کا اہم ترین قلمی مخلوط
35	امام سفیان ثوری <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کا طبقہ ثانیہ کی بحث
36	زبیر علیزئی صاحب کا امام حاکم کی عبارت میں تحریف
37	کیا زبیر علیزئی صاحب امام حاکم کے قول سے اتفاق کرتے ہیں؟
41	زبیر علیزئی صاحب کا امام حاکم کے قول سے اختلاف
41	امام حاکم کی سفیان ثوری کی عن والی روایات کی تصحیح
41	زبیر علیزئی صاحب کا امام حاکم کے قول کو وہم قرار دینا
43	سفیان ثوری کا طبقہ ثانیہ کا مدلس
43	حافظ صلاح الدین العلامی کی تحقیق

43	امام ابن سبط العجی کی تحقیق
43	امام ابو زرہ عراقی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی تحقیق
43	حافظ ابن حجر <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی تحقیق
44	بدیع الدین راشدی کی تحقیق
44	حافظ گوندلوی کی تحقیق
44	محب اللہ راشدی کی تحقیق
46	تدلیس پر زبیر علیزئی صاحب کے ادھام
49	زبیر علیزئی صاحب کا عرب عالم مسفر بن غرم اللہ کی تحقیق پر اعتماد
53	سفیان ثوری کی تدلیس پر علمی بحث اور مدلس کا عنعنہ
54	حافظ ابن حجر <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کے النکت علی ابن صلاح میں طبقات
55	حافظ ابن رجب کے قول کی تحقیق
56	امام شافعی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کے تدلیس پر قول کی تحقیق
57	امام یحییٰ بن معین <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کے قول کا جائزہ
59	حافظ ذہبی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کے قول کا جائزہ
60	حافظ ذہبی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کا تدلیس اور ارسال کو ایک قرار دینا
60	حافظ ذہبی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کا سفیان ثوری کی احادیث کی تصحیح
61	مدلس راوی کا حکم
61	امام بخاری اور سفیان ثوری کی تدلیس

61	حافظ ابن کثیر اور سفیان ثوری کی تدلیس
62	حافظ صلاح الدین علائی اور سفیان ثوری کی تدلیس
63	سفیان ثوری کی تدلیس جمہور محدثین کی نظر میں
63	امام نسائی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> اور سفیان ثوری کی تدلیس
64-63	سنن نسائی میں سفیان ثوری کی روایات
66	امام ترمذی اور سفیان ثوری کی تدلیس
66	سنن ترمذی میں سفیان ثوری کی روایات
69	امام ابوداؤد اور سفیان ثوری کی تدلیس
69	سنن ابی داؤد میں سفیان ثوری کی روایات
72	امام ابن ماجہ اور سفیان ثوری کی تدلیس
72	سنن ابن ماجہ میں سفیان ثوری کی روایات
74	صحیح ابن حبان میں سفیان ثوری کی روایات
75	حافظ ابن حبان اور سفیان ثوری کی تدلیس
76	امام احمد بن حنبل اور سفیان ثوری کی تدلیس
77	مسند احمد میں سفیان ثوری کی روایات
82	امام حاکم اور سفیان ثوری کی تدلیس
82	مستدرک حاکم میں سفیان ثوری کی روایات
83	امام حاکم کے اقوال میں تعارض

85	امام ابن خزیمہ اور سفیان ثوری کی تالیس
86	امام ابو زرعہ الرازی اور سفیان ثوری کی تالیس
86	امام دارقطنی اور سفیان ثوری کی تالیس
86	امام ابن جارود کی تحقیق
86	امام خطیب بغدادی اور سفیان ثوری کی تالیس
87	دارقطنی میں سفیان ثوری کی روایات
88	امام شہاب الدین بوسیری کی تحقیق
88	حافظ عراقی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی تحقیق
88	امام شافعی اور سفیان ثوری کی تالیس
88	امام یحییٰ بن معین اور سفیان ثوری کی تالیس
88	امام ابو جعفر طبری اور سفیان ثوری کی تالیس
89	زبیر علیہ کی صاحب کا علمی دھوکا
90	زبیر علیہ کی صاحب کا طبقات کا انکار کرنا
91	سفیان ثوری کی متابعت
91	الزامی جواب
92	امام دارقطنی کی تحقیق
92	امام دارقطنی کا حدیث کی تصحیح
92	سفیان ثوری کا صیغہ تحدیث

93	سفیان ثوری کی متابعت
94	سفیان ثوری کے شواہد
94	زبیر علیزئی صاحب کا شواہد سے استدلال
95	ابراہیم نخعی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کا حضرت عبداللہ بن مسعود <small>رضی اللہ عنہ</small> سے روایت کی حیثیت
98	سفیان ثوری کی تدلیس نہ کرنے کے داخلی ثبوت
100	سفیان عن عاصم بن کلیب کی فنی حیثیت
103	حضرت عبداللہ بن مسعود <small>رضی اللہ عنہ</small> کی حدیث پر اعتراضات کا جائزہ
103	حضرت عبداللہ بن مبارک کے اعتراض کا جائزہ
105	محدث مغلطائی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کا جواب
105	امام ابن دقیق العید <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کا جواب
105	امام ترمذی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کا جواب
105	امام بدرالدین عینی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کا جواب
106	امام ابن قطان <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کا جواب
106	علامہ داردینی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کا جواب
107	محدث وصی احمد <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کا جواب
107	امام شافعی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کے اعتراض کا جائزہ
108	امام طحاوی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کا جواب
109	امام احمد بن حنبلہ <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کے اعتراض کا جائزہ

109	امام احمد <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کے جرح کی حقیقت
109	امام احمد کا حدیث سے استدلال اور تصحیح
109	جزء رفع یدین میں تحریف
110	امام ابو حاتم الرازی کے اعتراض کا جائزہ
110	امام ابو حاتم کا مشہور اور صحیح ہونا
110	امام ابو حاتم کا ابو حمید ساعدی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی حدیث پر جرح
111	امام ابو حاتم کا سفیان کو احفظ من شعبہ کہنا
112	امام دارقطنی کی جرح کا جائزہ
112	کتاب العلل میں حدیث کی تصحیح کرنا
113	حافظ ابن حبان کے اعتراض کا تحقیقی جائزہ
113	بے سند قول سے احتجاج مردود ہے
114	امام یحییٰ بن آدم <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی جرح کا تحقیقی جائزہ
114	امام یحییٰ بن آدم سے کوئی جرح منقول نہیں ہے
114	امام بزار <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی جرح کا تحقیقی جائزہ
115	زبیر علیزنی صاحب کا امام بزار <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> پر اعتراض کرنا
115	امام محمد بن وضاح <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی جرح کا تحقیقی جائزہ
115	عبارت میں تحریف
116	امام بخاری <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی جرح کا تحقیقی جائزہ

116	امام ابن قطان کی جرح کا جائزہ
117	امام عبدالحق الاشہلی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی جرح کا جائزہ
118	امام ابن ملقن <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی جرح کا تحقیقی جائزہ
118	امام النووی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی جرح کا تحقیقی جائزہ
119	امام نصری مروزی کی جرح کا تحقیقی جائزہ
119	امام دارمی کی جرح کا جائزہ
119	بے سند قول سے استدلال
120	امام بنقمی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی جرح کا جائزہ
120	بے سند قول
120	امام حاکم کا اعتراض کا تحقیقی جائزہ
121	ابن القیم <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کا جواب
127 تا 122	جمہور محدثین کرام اور حدیث ابن مسعود <small>رضی اللہ عنہ</small> محدثین کی تصحیح

## تقریظ

محقق العصر شیخ الحدیث مفتی محمد خان قادری

جامعہ اسلامیہ لاہور

عزیزم فیصل خان معروف معنوں میں عالم نہیں بلکہ انہوں نے کتاب دوستی اور کثرت مطالعہ اپنا شعار بنایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے ہاں ذاتی لائبریری میں نادر و نایاب مخطوطے کثرت سے موجود ہیں۔ میں نے اتنا علمی ذخیرہ نجی طور پر کسی عالم کے ہاں بھی نہیں دیکھا۔ فیصل خان کا یہ اقدام بلکہ کارنامہ اہل علم کے لیے قابل رشک اور لائق تقلید ہے۔

اس وقت میرے پیش نظر فیصل خان کی مرتبہ کتاب ”رفع یدین کے موضوع پر نامور غیر مقلد زبیر علیزئی کی کتاب نور العینین کا محققانہ تجزیہ“ ہے جو اپنے موضوع سے دلچسپی رکھنے والے اہل علم اور طالبان تحقیق کو بہت سارا سہارا دے گی، علمی حوالے سے بنیادیں فراہم کرے گی اور ان کے تحقیقی سفر کو کم کر کے بہت جلد انہیں منزل آشنا کر دے گی۔

میری دعا ہے کہ عزیز گرامی فیصل خان نے تصنیف و تالیف کی دنیا میں جو پہلا قدم اٹھایا ہے یہ اس کیلئے دارین میں کامیابیوں، نفع اور خیر کا قدم ہو اور ہم معاشرے کو علم آشنا کرنے کیلئے اپنے اپنے حصے کا کردار ادا کرتے رہیں۔

بہت ساری دعاؤں کیساتھ۔

## تقریظ

شیخ الحدیث غلام مصطفیٰ نوری قادری صاحب

خطیب و مہتمم مرکزی جامعہ مسجد شرقیہ رضویہ بیرون غلہ منڈی ساہیوال

عزت مآب محترم المقام، وسیع المطالع، محبت العلماء والعلم، عادل منصف مزاج محترم جناب فیصل خان صاحب طول اللہ عمرہ کی محققانہ کتاب رفع یدین کے موضوع پر نامور غیر مقلد زبیر علی زئی کی کتاب نور العینین کا محققانہ تجزیہ کے شرف مطالعہ کا موقع نصیب ہوا۔ کتاب کیا ہے ایک تحقیقی کاچمنستان ہے جس کی خوشبوؤں سے عادل، علم دوست، منصف مزاج حضرات کے دل و دماغ معطر ہونگے، تشنگان تحقیق کی پیاس دور کرنے کا ایک عظیم چشمہ ہے، موصوف نے تحقیق کا حق ادا کر دیا ہے۔ غیر مقلد زبیر علی زئی کے حدیث حضرت عبداللہ بن مسعودؓ پر اعتراضات کے خوبصورت اور عین اصول کے مطابق محققانہ جوابات دیئے ہیں اور موصوف نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ حضرت امام سفیان ثوریؒ طبقہ دوم کے ہی مدرس ہیں جن کی تدلیس منافی صحت نہیں ہے اور موصوف دلائل قاہرہ کے ساتھ ثابت کر دیا ہے کہ کسی ایک قابل اعتماد محدث نے تدلیس ثوری کی وجہ سے اس حدیث کو رد نہیں کیا بلکہ خان صاحب موصوف نے روشن دلائل اور ایک طویل فہرست سے یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ سفیان ثوریؒ کی تدلیس اور عن سے روایت کے باوجود محدثین کرام کی ایک جم غفیر نے آپ سے احتجاج کیا ہے اور کئی حضرات نے بالتصریح آپ کی حدیث کو صحیح یا حسن قرار دیا ہے۔ اس کے بعد زبیر علی زئی کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے۔ پھر خان صاحب موصوف نے حدیث ابن مسعودؓ ترک رفع یدین والی کے متابعات اور شواہدات پیش کر کے اور بھی سکھ جما دیا ہے۔ اس احقر العباد کی یہ دلی دعا ہے کہ اللہ وحدہ لا شریک، نبی پاک ﷺ کے طفیل اس کتاب کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور خاص و عام کیلئے اسے نافع و مفید بنائے اور مصنف کو اہل اسلام کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین)

بجاہ طہ و ینسین و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سیدنا  
و مولانا محمد و آلہ و اصحابہ و ازواجہ و اولادہ اجمعین.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## انتساب

بندہ ناچیز اپنی اس حقیر کوشش کو

محدث فقیہ الامت امام اعظم  
ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

کے نام انتساب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں

جن کی باطنی فیضان کے تصدق سے  
بندہ ناچیز کو مطالعہ حدیث کا شوق ہوا۔

گر قول افتدز ہے عز و شرف

خادم اہلسنت  
فیصل خان  
(راولپنڈی)

## پیش لفظ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تمام تعریفیں اللہ وحدہ لا شریک کے لیے ہیں اور لاکھوں درود و سلام نبی کریم ﷺ کی ذات پر۔ مسئلہ رفع یدین علماء اسلاف میں مختلف فیہ رہا ہے ہر کوئی اپنی تحقیق پر کار بند رہا۔ اور اس کی وجہ سے کسی کو تنقید کا نشانہ نہ بنایا۔ مگر جوں جوں دور گزرتا رہا لوگوں میں اس مسئلہ میں تشدد بڑھتا رہا۔ اور یہاں تک کہ علماء غیر مقلدین نے ترک رفع یدین پر ہی نماز کی بنیاد رکھی۔ میرا مضمون ترک رفع یدین کی تحقیق کسی مسلکی حمایت میں نہیں ہے۔ میں نے دونوں جانب کے دلائل اور اعتراضات کا جائزہ لیا اور جو اخذ کیا اُسے ضبط قلم کر دیا۔ میری تحقیق سے اختلاف ہونا ایک حقیقت ہے۔ مگر میں اپنے ناقدین سے عاجزانہ التجاء کرنا چاہتا ہوں کہ اختلاف صرف اور صرف اصول اور ضوابط کے تحت ہو۔ ویسے اس کتاب میں آج تک کے غیر مقلدین حضرات کے اعتراضات کا مکمل جواب ہے۔ مگر محترم زبیر علیزئی صاحب کی کتاب ”نور العینین“ کو زیر بحث لانے کا مقصد صرف یہ ہے کہ اکثر غیر مقلدین حضرات بحث میں اس کتاب کا حوالہ دیتے ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے نہایت محترم زبیر علیزئی صاحب کی کتاب نور العینین فی مسئلہ رفع یدین زیر مطالعہ رہی اور دلائل اور اعتراضات کا جائزہ لیا اور اس نتیجہ پر پہنچا کہ مسلکی حمایت میں یہ تحقیق پیش کی گئی ہے اور غیر جانبدارانہ تحقیق سے صرف نظر کیا ہے۔ مجھے جس مقام پر محترم زبیر علیزئی صاحب سے اختلاف ہوا۔ وہاں میں نے نہایت ادب سے اختلاف کیا تحریر میں احترام اور گفتگو کو ملحوظ خاطر رکھا۔ کیونکہ میں تحقیق کے

میدان میں تشدد اور مسلکی تفاوت کے خلاف ہوں۔ میں نے ترک رفع کی حدیث پر معاندین کی طرف سے وارد کیئے گئے اعتراضات کا حتی الامکان جواب تحقیقی معیار پر دینے کی کوشش کی ہے۔ میری التجاء طرفین کے علماء کرام سے ہے کہ جہاں کہیں اس کتاب میں کوئی علمی غلطی یا تسامح نظر آئے تو میری رہنمائی کیجئے گا۔ اس مضمون میں کئی کتابوں کے مختلف ایڈیشن سے استفادہ کیا ہے۔ لہذا حوالا جات کا فرق بھی ہو سکتا ہے۔ میں ان مشفق ہستیوں اور تعاون کرنے والے حضرات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جن کی دعاؤں اور کوششوں سے میں اس تحریر کے قابل ہوا۔ سب سے زیادہ مشکور محقق العصر مفتی محمد خاں قادری صاحب مہتمم جامعہ اسلامیہ لاہور کا ہوں جن کی فیضان نظر نے میری ہر مقام پر رہنمائی کی اور ہمہ وقت مطالعہ کا درس دیا، محدث مفتی عباس رضوی صاحب ریسرچ آفیسر دہلی، محدث العصر مفتی پروفیسر انوار حنفی کوٹ رادھا کشن ضلع قصور اور محقق العصر غلام مصطفیٰ نوری صاحب ساہیوال کا جنہوں نے میری تحقیق کرنے کی کاوش میں رہنمائی کی اور جن کی تحقیقات سے میں نے ہمہ وقت فائدہ اٹھایا۔ میں محترم محبوب الرسول قادری صاحب کا نہایت ہی شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت میں اپنا قیمتی وقت دیا۔

فیصل خان۔ راولپنڈی

Ph: 0321-5501977

## ترک رفع یدین فی الصلوٰۃ

حدیث حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

حدثنا هناد نا وكيع عن سفيان عن عاصم بن كليب عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمه قال قال عبد الله بن مسعود الا صلى بكم صلاة رسول الله ﷺ فصلى فلم يرفع يديه الا في اول مرة.  
ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول پاک ﷺ کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں پس آپ نے نماز پڑھی لیکن رفع یدین صرف نماز کی ابتداء میں کیا۔  
ایک مرتبہ۔

تخریج:

- |                                |                                       |
|--------------------------------|---------------------------------------|
| (۱) مسند امام احمد ۱/۳۸۷       | (۲) سنن نسائی ۱/۱۱۷                   |
| (۳) سنن ابی داؤد ۱/۱۰۹         | (۴) جامع ترمذی ۱/۵۹                   |
| (۵) مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۲۳۶    | (۶) سنن الکبریٰ بیہقی ۲/۷۸            |
| (۷) شرح معانی آثار طحاوی ۱/۱۶۲ | (۸) المدونة الکبریٰ ۱/۶۹              |
| (۹) محلی ابن حزم ۳/۲۶۵-۲/۳     | (۱۰) التمهید ۹/۲۱۵                    |
| (۱۱) مسند ابو یعلیٰ ۵/۳۶-۱۳۸   | (۱۲) تاریخ بغداد جزء الحادی عشر ص ۳۲۰ |
| (۱۳) نصب الراية ۱/۳۹۴          | (۱۴) تیسرا الوصول ۱/۳۲۶               |
| (۱۵) جمع الفوائد ۱/۷۳          | (۱۶) جامع المسانید ابن کثیر ۲/۲۶۱     |
| (۱۷) اتحاف المہرۃ ۱۰/۳۹۲       | (۱۸) مختصر الاحکام طوسی ۲/۱۰۳         |

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ترک رفع یدین کی یہ حدیث واضح دلیل ہے۔  
 احناف کا ترک رفع یدین کا دعویٰ ”کم لا یعود“ کے بغیر بھی ثابت ہوتا ہے۔ لہذا اس  
 حدیث پر ”ثم لا یعود“ کے الفاظ کی زیادتی کا اعتراض قابل قبول نہ ہوگا۔ (حالانکہ یہ حدیث  
 ”کم لا یعود“ کے الفاظ کے ساتھ بھی صحیح ہے۔)

نعیر علیزئی صاحب نے مسئلہ رفع یدین پر کتاب نور العینین ص ۱۲۹ تا ص ۱۴۲ پر  
 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ترک رفع الیدین کی حدیث پر مختلف اعتراضات درج  
 کیے ہیں۔ مگر یہ علمی اور تحقیقی نقد ان ہے کہ ان اعتراضات کا ناقدانہ جائزہ لینے کی بجائے  
 صرف نقل و نقل پر ہی اکتفا کیا۔ اس مضمون میں یہ کوشش ہوگی کہ ان نقاط کی تحقیق کی جائے  
 جو عرصہ دراز سے علمی تشکیکی کا شکار ہیں۔ مندرجہ ذیل نقاط پر مضمون کا انحصار ہوگا۔

- (۱) سنن ترمذی کے مخطوطہ میں ”حسن صحیح“ کا ثبوت
- (۲) امام ابوداؤد کی جرح کی حقیقت
- (۳) سنن ابی داؤد کے قلمی نسخوں/مخطوطات کی تحقیق
- (۴) امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا طبقہ ثانیہ کے بارے میں تحقیقی جائزہ
- (۵) تدلیس پر زبیر علیزئی کے ادھام
- (۶) محدثین کرام کے اعتراضات کا علمی جائزہ
- (۷) امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث کے شواہد
- (۸) امام حاکم کی مدلسین کی طبقاتی تقسیم

## سنن ترمذی میں ”حسن صحیح“ کا ثبوت

دیگر محدثین کرام کی تصحیح طرح امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو ”حسن صحیح“ لکھا ہے۔ راقم کے پاس سنن ترمذی کا ایک عمدہ اور نفیس قلمی نسخہ کا عکس محفوظ ہے۔ اس نسخہ پر صحت غالب اور خطا کم ہے۔ جس کا اقرار علامہ احمد شاہ نے مقدمہ ترمذی ص ۷۱ پر بھی کیا ہے۔ علامہ احمد شاہ اس نسخے کے بارے میں لکھتے ہیں۔ ”وہی نسخہ جیدۃ یغلب علیہا الصحة و خطاؤها قلیل“۔

یہ قلمی نسخہ دارالکتب المصریہ کی لائبریری میں رقم ۶۴۸ حدیث کے تحت موجود ہے اور اس مخطوطہ کی کتابت ۳ رجب ۱۲۶۷ھ کو ہوئی۔ اس نسخہ کی خصوصیت ہے کہ اس کی ہر حدیث کے اختتام پر دائرہ بنا ہوا ہے اور ان دائروں میں نقطے لگے ہوئے ہیں۔ ان دائروں اور ان میں لگے ہوئے نقطے کی اہمیت کیا ہے؟ حافظ ابن کثیر اور خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال سے وضاحت کرتے ہیں۔

قال الخطیب بغدادی: وینبغی أن یتروک الدائرة غفلاًء فإذا قابلها نقط فیہا نقطة. (اختصار علوم الحدیث ص ۱۳۰ حافظ ابن کثیر۔ الجامع فی الاخلاق الراوی و آداب السامع ۱/۳۷۳۔ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ)

ترجمہ: خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: دائرے کو خالی چھوڑنا چاہئے پھر جب اس کی مراجعت کرے تو اس میں نقطہ لگا دے۔

میرے پاس جو سنن ترمذی کے قلمی نسخے کی فوٹو سٹیٹ ہے اس کی ہر حدیث کے آخر میں دائرہ بنا ہوا ہے اور ان دائروں میں نقطے لگے ہوئے ہیں جس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ نسخہ صحیح ترین اور اصل نسخہ سے مراجعت والا نسخہ ہے۔ لہذا اس نسخہ میں ”حسن صحیح“ کے الفاظ کا انکار ممکن نہیں ہوگا۔

## امام ترمذی کی تصحیح کے بارے علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق:

علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی امام ترمذی سے اس حدیث کے بارے میں صحیح کے لفظ نقل کرتے ہیں۔ چنانچہ علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ "لقد قال الترمذی حدیث ابن مسعود حدیث صحیح"

شرح الہدلیۃ ۱/۶۶۳، شرح سنن ابی داؤد ۳/۳۴۱  
 علامہ بدرالدین عینی کی تحقیق سے اس قلمی نسخہ کی بھی توثیق ثابت ہوتی ہے جس میں "حسن صحیح" کے لفظ موجود ہیں۔ لہذا کسی نسخہ میں "حسن" اور کسی نسخہ میں "حسن صحیح" کے الفاظ صرف اختلاف نسخہ کی وجہ سے ہے۔

## جامع ترمذی دارالکتب المصریہ کے قلمی نسخے کا عکس

عَدَاةُ بْنُ الْمَارَلِہٖ حَدَّثَنَا هَادِیَا دَكْعَعٌ عَنِ سَفَرِ بْنِ عَاصِمٍ  
 بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُلْفَمَةَ قَالَ قَالَ عَدَاةُ  
 أَلَا أَصَلَىٰ بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَىٰ فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ  
 إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ ۖ وَفِي الْمَأْبُوتِ عَنِ الرَّارِ عَارِبٍ ۖ قَالَ أَبُو عَبَسٍ

حدیث ابن مسعود حدیث حسن <sup>صحیح</sup> وہ بقول غیر واحد من اہل العلم  
 صحابہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم والمابین وہو قول سفیر زاہل اللوہ  
 واحلف عن مالک فی رفع المذنب فی الصلاة فردی الولد سلم  
 وعداة بن وهب عن مالک انہ کان منی رفع المذنب فی الصلاة ۖ

## امام ابو داؤد کی جرح کی حقیقت

زبیر علیزئی صاحب نور العینین ص ۱۳۲ پر مختلف محدثین کرام سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ترک رفع یدین والی حدیث پر امام ابو داؤد کی جرح ”ہذا حدیث مختصر من حدیث طویل و لیس ہو بصیغ علی هذا اللفظ“ نقل کرتے ہیں۔ ان محدثین کرام کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

- (۱) ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ التحقیق فی اختلاف الحدیث ۱/۲۷۸
- (۲) ابن عبدالبر الاندلسی رحمۃ اللہ علیہ تمہید ۳/۲۲۰
- (۳) ابن عبدالبہادی رحمۃ اللہ علیہ تنقیح ۱/۲۷۸
- (۴) ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ تلخیص الجیرا ۱/۲۲۲
- (۵) ابن ملقن رحمۃ اللہ علیہ البدر المیز ۳/۴۹۳
- (۶) ابن القطان رحمۃ اللہ علیہ بیان الوہم ۳/۳۶۵
- (۷) شمس الحق عظیم آبادی عون العبود ۳/۴۴۹

نوٹ:

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”التنقیح کتاب التحقیق فی احادیث تعلق“ پر امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ کی اس جرح کے الفاظ نقل نہیں کئے۔ کیونکہ ان کی یہ کتاب امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب التحقیق پر تعلق ہے۔ لہذا انہوں نے اس کتاب میں ابن جوزی کا امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ سے جرح نقل کرنے پر اتفاق نہیں کیا۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جو سنن ابی داؤد کا نسخہ تھا اس میں ابو داؤد کی جرح منقول نہیں تھی۔

## تحقیقی جائزہ

امام ابوداؤد کی جرح کی حقیقت جاننے کے لئے اس بات کی وضاحت اہمیت رکھتی ہے کہ اس جرح کو نقل کرنے والے کون سے شاگرد ہیں اور اس جرح کی حیثیت دوسرے شاگردوں کے مقابلے میں کیا ہے۔ اکثر محدثین کرام اپنے قول سے رجوع کر لیتے ہیں اور اس کا اندازہ اکثر قدیم اور جدید شاگردوں سے باآسانی لگایا جاتا ہے۔ یہ بات تو واضح ہے کہ اگر کسی محدث کے ایک موضوع کے بارے میں دو اقوال وارد ہو تو متاخر اور جدید قول کی اہمیت اور قابل قبول ہوتا ہے۔ اور قدیم قول مرجوع قرار پائے گا۔ محدثین کرام نے صراحت کی ہے کہ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے بغداد سے ۲۷۱ھ میں بصرہ کی طرف ہجرت کی۔ اور امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے سنن ابی داؤد اپنے تلامذہ کو تقریباً ۳۵ مرتبہ املاء کروائی۔ ان تلامذہ میں کچھ قدیم اور کچھ متاخر تلامذہ ہیں۔ (دیکھئے تاریخ بغداد ۹/۵۹)

حافظ ذہبی نے سیر اعلام النبلاء ۱۳/۲۰۵ پر تصریح کی ہے کہ امام ابوداؤد نے مندرجہ ذیل ۷ شاگردوں کو اپنی سنن املاء کروائی۔

## سنن ابی داؤد روایت کرنے والے قدیم تلامذہ

امام ابوداؤد سے مندرجہ ذیل قدیم تلامذہ نے سنن ابی داؤد روایت کی۔

(۱) ابوعلی اسحاق بن موسیٰ بن سعید الرطلی الوارق رحمۃ اللہ علیہ ۳۲۰ھ (انظر تاریخ بغداد ۶/۳۹۵)

(۲) ابوالطیب احمد بن ابراہیم ابن الاشنانی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

(۳) ابو محسن علی بن الحسن بن الانصاری رحمۃ اللہ علیہ (انظر تاریخ بغداد ۱۱/۳۸۲)

## سنن ابی داؤد روایت کرنے والے متاخر تلامذہ

امام ابو داؤد کیونکہ آخری عمر میں بغداد سے بصرہ ہجرت کی تھی۔ لہذا بصری شاگردوں کو امتیازی حیثیت حاصل ہے اور ان کی روایت یہی متاخر/جدید قرار پائے گی۔ امام ابو داؤد سے مندرجہ ذیل متاخر تلامذہ نے سنن ابی داؤد روایت کی۔

- (۱) ابو بکر احمد بن سلمان البخاری بغدادی ۳۲۸ھ
- (۲) ابو سعید احمد بن محمد بن سعید بن زیاد بن الاعرابی البصری ۳۳۱ھ
- (۳) ابو بکر محمد بن بکر بن محمد بن عبدالرزاق بن داسۃ البصری ۳۳۶ھ
- (۴) ابو علی محمد بن احمد بن عمرو اللؤلؤی البصری ۳۳۳ھ (سیر اعلام ۱۵/۳۰۷)

### محدث علاء الدین مغلطائی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق:

امام حافظ محدث مورخ علاء الدین مغلطائی ۷۲۷ھ نے اس بات کی وضاحت کی کہ امام ابو داؤد سے یہ جرح ان کے شاگرد ابن عبدالانصاری نے روایت کی ہے۔ ”ذکرہ ابو داؤد فی روایت ابن العبد“ شرح سنن ابن ماجہ ۵/۱۳۶۸۔

محدث علاء الدین کی تحقیق سے یہ ثابت ہوا کہ امام ابو داؤد سے یہ جرح صرف ابن عبدالانصاری کے کسی ایک نسخے میں موجود ہے۔ محدثین کرام کی صراحت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ابن عبدالانصاری رحمۃ اللہ علیہ امام ابو داؤد کے قدیم شاگرد ہیں۔ اور ان سے جرح مرجوع ہے۔ اور دیگر متاخر تلامذہ امام ابو داؤد سے یہ جرح نقل نہیں کرتے۔ ابتداء میں امام

ابوداؤد اس جرح کے قائل تھے مگر جب ان کے نزدیک حضرت عبداللہ بن مسعود کی حدیث کی صحت ثابت ہوگئی تو اس قول سے رجوع کر لیا اور جب آخری مرتبہ اپنے شاگرد ابوعلی اللؤلؤی کو سنن ابی داؤد اتمام کروائی تو اس جرح کو حذف کر دیا اور اس کی صحت کی طرف رجوع کیا۔

## ابوعلی ابن عمرو اللؤلؤی رضی اللہ عنہ کے نسخے کی اہمیت کے بارے میں محدثین کرام کے فیصلے

مندرجہ ذیل محدثین کرام نے اپنی تحقیق ابن عمرو اللؤلؤی رضی اللہ عنہ کے نسخے کے بارے میں لکھی ہے۔

(۱) محدث ابن نقطہ رضی اللہ عنہ کی تحقیق:

محدث ابن نقطہ، سنن ابی داؤد بالروایت اللؤلؤی رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھتے ہیں۔

”کان ابو علی اللؤلؤی قد قراء هذا الكتاب على ابی داؤد عشرین سنة“ وکان وراقه والوارق عندهم: القاری وکان هو القاری لكل قوم یسمعونہ، وأن الزیادات التي فی رواية ابن واسه حذفها أبو داؤد آخرأء لشي كان یریه فی اسناده، فلذلك تفاوتاً. (التقید ابن نقطہ جلد

۱ ص ۳۳)

(۲) امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق:

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ سنن ابی داؤد بالروایت اللؤلؤی کے بارے لکھتے ہیں۔

”وروايته آخر الروايات عن ابي داؤد“

(سیر اعلام النبلاء جلد ۱۵ ص ۳۰۷)

(۳) امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق:

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ”مرقاۃ الصعود“ میں لکھتے ہیں۔

”لأنها من آخر ما أملی داؤد، وعليها مات“

(۴) محدث ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق:

محدث ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ”الاشراف علی معرفة الاطراف“ میں ابو علی بن عمرو اللؤلؤی کے نسخے کو ہی ترجیح دی ہے۔ اس کے علاوہ محدث ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب تاریخ دمشق میں سنن ابی داؤد کی تقریباً ۴۴ روایتیں نقل کیں ہیں۔ جس میں صرف ۴۲ روایتیں اللؤلؤی کے نسخے اور صرف ۲ روایتیں ابن واسطہ کے نسخے سے نقل کی ہیں۔

(دیکھیے تاریخ دمشق ۱۵/۳۲۰، ۱۷/۱۵۴، ۱۸/۲۸۰، ۱۳/۴۷۴، ۱۴/۲۳۱)

(۵) غیر مقلد مولانا عظیم آبادی کی تحقیق:

مولانا عظیم آبادی سنن ابی داؤد بالروایت اللؤلؤی کے بارے لکھتے ہیں۔

”رواية اللؤلؤی هي المروجة فی دیارنا الهندیہ و دیار الجاز و بلاد المشرق من

العرب، بل اکثر بلاد، وهي المفهومة من السنن لابی داؤد عند الاطلاق.“

(مقدمہ عون المعبود شرح سنن ابی داؤد ۱۴/۲۰۱)

(۶) امام منذری رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق:

امام منذری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مختصر سنن ابی داؤد میں ابوعلی اللؤلؤی کے نسخہ پر ہی اعتماد کیا اور لؤلؤی کے نسخہ سے روایات نقل کیں۔

(۷) علامہ ابن القیم حنبلی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق:

امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے تہذیب السنن میں ابوعلی اللؤلؤی کے نسخہ کو ہی بنیاد بنایا اور اس نسخہ کی روایات نقل کی جس سے لؤلؤی کے نسخے کی اہمیت بیان ہوتی ہے۔

(۸) امام زیلیعی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق:

امام زیلیعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب نصب الراية میں اللؤلؤی کے نسخہ سے احتجاج کیا اور لؤلؤی کے نسخہ سے روایات نقل کیں۔

(۹) حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق:

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب بلوغ المرام میں ابوعلی اللؤلؤی کے نسخہ پر اعتماد کیا اور لؤلؤی کے نسخہ سے روایات نقل کیں۔

(۱۰) محدث ابن ارسلان رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق:

محدث ابن ارسلان رحمۃ اللہ علیہ نے سنن ابی داؤد کی شرح لکھتے ہوئے ابوعلی اللؤلؤی کے نسخہ پر اعتماد کیا اور روایات نقل کیں۔

(۱۱) امام ابو زرہ رحمہ اللہ کی تحقیق:

محدث ابو زرہ عراقی رحمہ اللہ نے بھی شرح سنن ابی داؤد کی شرح ابو علی اللؤلؤی کے نسخہ سے احتجاج کیا اور اسی نسخہ سے روایات نقل کیں۔

(۱۲) امام ابوالحسن سندھی رحمہ اللہ کی تحقیق:

امام ابوالحسن رحمہ اللہ نے حاشیہ سنن ابی داؤد میں ابو علی اللؤلؤی کے نسخہ کو بنیاد بنایا۔ اس بحث سے یہ واضح ہو گیا کہ جمہور محدثین کرام کے نزدیک امام ابو علی اللؤلؤی البصری کا نسخہ ہی راجح، متداول اور مشہور ہے اور سنن ابی داؤد کا اطلاق صرف لؤلؤی کے نسخہ پر ہی ہوگا۔ اللؤلؤی کے کسی نسخہ میں امام ابو داؤد کی یہ جرح موجود ہی نہیں ہے۔

ابن داستہ رحمہ اللہ کے نسخہ کی اہمیت کے

بارے محدثین کرام کے فیصلے

اس مقام پر اس بات کی بھی وضاحت ضروری ہے کہ اللؤلؤی کے نسخہ کے بعد کس نسخہ کی اہمیت ہے۔

(۱) محدث ابن عطیہ الاندلسی رحمہ اللہ کی تحقیق:

محدث ابن عطیہ الاندلسی سنن ابی داؤد بالروایت ابن داستہ کے بارے لکھتے ہیں۔

”الذی اعتمده من هذا الروایات ابی بکر بن داستہ“ فہی

اکمل الروایات وأحسنها“ (فہرست ابن عطیہ ص ۸۱)

(۲) محدث ابن خیرالاندلسی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق:

محدث ابن خیرالاندلسی رحمۃ اللہ علیہ ابن داستہ کے نسخہ کے بارے لکھتے ہیں۔

”روایۃ ابی بکر بن واستہ اکمل الروایات کلہا“

(فہرست ابن خیرصہ ۱۰۴)

(۳) امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق:

امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شرح معالم السنن میں ابن داستہ رحمۃ اللہ علیہ کے نسخہ کو ہی بنیاد بنایا۔

(۴) امام ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق:

امام ابو نعیم الاصفہانی رحمۃ اللہ علیہ نے نسخہ ابن داستہ کو بالا جازۃ روایت کی جس سے اس

نسخہ کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

(۵) امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ ۲۵۸ھ کی تحقیق:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب السنن الکبریٰ اور معرفۃ السنن والاثر میں ابن

داستہ کے نسخہ کو بھی نقل کیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن داستہ رحمۃ اللہ علیہ کے نسخے کی اہمیت

بھی ہے۔ اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ان دونوں کتابوں میں امام ابوداؤد سے یہ جرح کے

الفاظ نقل نہیں کیے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جو سنن ابی داؤد کے

نسخہ موجود تھے ان میں یہ جرح کے الفاظ منقول نہیں تھے۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ محدثین کرام کے نزدیک ابوعلی اللؤلؤی البصری

رحمۃ اللہ علیہ اور ابن داستہ البصری رحمۃ اللہ علیہ کا ہی نسخہ راجح متداول اور مشہور ہیں۔ اور مندرجہ بالا

بحث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ابوعلی اللؤلؤی اور ابن داستہ کے کسی نسخوں میں امام ابو داؤد کی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث پر جرح موجود نہیں ہے۔ جس سے یہ نکتہ مزید واضح ہو جاتا ہے اور امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ نے اپنی جرح سے رجوع کر لیا تھا۔

## سنن ابی داؤد کے قلمی مخطوطات کی تحقیق

امام ابو داؤد کی جرح کی حقیقت جاننے کے لیے اہم ہے کہ سنن ابی داؤد کے نسخوں کا احاطہ بھی کیا جائے تاکہ یہ بھی واضح ہو جائے کہ سنن ابی داؤد کے قلمی نسخوں میں یہ عبادت موجود بھی ہے یا نہیں۔ میرے علم اور مطالعہ میں سنن ابی داؤد کے تقریباً ۱۱۱ اصح اور کامل قلمی مخطوطات ہیں۔ ان نسخوں میں شامل ہیں۔

(۱) نسخہ سلطان احمد بن سلطان ایوبی رضی اللہ عنہ۔ یہ نسخہ ۶۰۳ھ میں تحریر کیا گیا۔

(۲) نسخہ ابن حجر رضی اللہ عنہ۔ یہ نسخہ حافظ ابن حجر رضی اللہ عنہ نے اپنے لئے ۸۰۰ھ میں لکھا۔

(۳) نسخہ شیخ عبداللہ بن سالم البصری الکروی رضی اللہ عنہ۔ یہ نسخہ ۸۲۱ھ میں لکھا گیا۔

(۴) نسخہ شیخ عبدالغنی نابلسی رضی اللہ عنہ۔ یہ نسخہ ۱۰۱۸ھ کا نسخہ ہے۔

(۵) نسخہ یوسف بن محمد بن خلف رضی اللہ عنہ۔ یہ نسخہ ۶۷۵ھ میں لکھا گیا۔

(۶) نسخہ تلمسانی

(۷) نسخہ میدوی۔ یہ نسخہ ۶۵۴ھ میں تحریر کیا گیا۔

(۸) نسخہ الیومیہ

(۹) نسخہ مکتبہ محمودیہ / شیخ عبداللہ۔ یہ نسخہ ۱۱۳۶ھ میں لکھا گیا۔

(۱۰) نسخہ الازہر نمبر ۱

(۱۱) نسخہ الازہر نمبر ۲

## نسخہ سلطان احمد بن سلطان ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف

ان تمام قلمی نسخوں میں سب سے قابل اعتماد اور اہم قلمی نسخہ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ اس نسخہ کے مالک سلطان احمد بن سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ یہ نسخہ جید اور ضابط ہے۔ سلطان ملک الحسن نے اس نسخہ کو خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے نسخہ سے تقابل کر کے نقل کیا تھا۔ اس نسخہ کا تاریخ نسخ ۶۰۳ھ ہے۔ سلطان ملک الحسن نے اس نسخہ کو ابن طبرز رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے پڑھا اور اس پر مختلف محدثین کرام کی سماعت مثبت ہیں۔ اس نسخہ میں بھی امام ابو داؤد کی جرح موجود نہیں۔ لہذا معلوم ہوتا ہے کہ سنن ابی داؤد کے متداول اور جید نسخوں میں یہ الفاظ موجود نہیں ہیں۔

ان اقلیمی مخطوطات میں امام ابو داؤد کی یہ جرح موجود نہیں ہے۔ لہذا متداول اور معمول بہ نسخہ میں یہ عبارت موجود نہیں ہے۔ اس تحقیق کے دوران سنن ابی داؤد کا مغربی قلمی مخطوطہ دستیاب ہوا۔ جس کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ امام ابو داؤد کے جرح اس نسخہ میں موجود ہے اور محدث علاء الدین مغلطائی کی بات بھی ثابت ہو گئی کہ ابن العبد الانصاری کے نسخہ میں یہ عبارت موجود ہے۔ مگر اس مغربی قلمی نسخہ پر اعتماد مفید نہیں ہے کیونکہ اس کی ترتیب دوسرے نسخوں سے مختلف ہے اور ابتداء سے ناقص ہے۔ اور اس نسخہ کو غیر مقلدین حضرات خود بھی قبول نہیں کریں گے۔ کیونکہ اس مغربی قلمی نسخہ میں حضرت عبداللہ بن ادریس کی تطبیق والی روایت ”باب من لم یدکر عند الکرکوع“ کے تحت درج ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبداللہ بن ادریس رحمۃ اللہ علیہ کی تطبیق والی حدیث کو ترک رفع یدین کی دلیل سمجھتے ہیں۔ جبکہ غیر مقلدین حضرات عبداللہ بن ادریس رحمۃ اللہ علیہ کی

تطبیق والی حدیث کو حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث کے رد میں پیش کرتے ہیں۔ اس قلمی نسخہ میں جرح کو یا تو مرجوع ماننا پڑے گا یا پھر حضرت عبداللہ بن ادریس رحمۃ اللہ علیہ سے تطبیق والی روایت کو ترک رفع یدین کی دلیل تسلیم کرنا پڑے گا۔

نوٹ:-

زبیر علیزئی صاحب نور العینین ص ۱۳۲ پر امام ابو داؤد سے یہ جرح سنن ابی داؤد کے مندرجہ ذیل شائع نسخوں سے بھی نقل کیا ہے۔

(۱) سنن ابی داؤد نسخہ جمعہ

(۲) نسخہ بیت الافکار الدولیہ

(۳) نسخہ مکتبہ المعارف الریاض

قلمی نسخوں کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ بات واضح ہے کہ یہ جرح ان مندرجہ بالا نسخوں میں صرف مسلکی تفاوت میں نقل کی ہے اور کسی قلمی نسخہ کا حوالہ نقل نہیں کیا لہذا ان مطبوعہ نسخوں پر اعتماد صحیح نہیں ہے۔

نتیجہ:

۱۔ امام ابو داؤد نے ابو علی اللؤلؤی کو محرم ۲۷۵ھ میں سنن ابی داؤد املاء کروائی اور شوال ۲۷۵ھ کو امام ابو داؤد کا انتقال ہوا لہذا اللؤلؤی کا نسخہ متاخر اور جدید ہے لہذا متاخر نسخہ پر ہی اعتماد مفید ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث پر جرح سے رجوع کر لیا تھا۔

(انظر تاریخ بغداد ۲/۵۹، سیر اعلام ۱۵/۳۰۷)

لہذا ابو علی اللؤلؤی البصری کے نسخہ کو فوقیت اور اہمیت حاصل ہے۔

۲۔ ابن عبدالانصاری رضی اللہ عنہ کا نسخہ متداول اور رائج نہیں ہے۔ اور اختلاف میں ابن عبدالانصاری رضی اللہ عنہ سے نسخہ کو اللؤلؤی کے نسخے کے مقابل پیش نہیں کیا جاسکتا۔ اہمیت اور فوقیت صرف اور صرف ابوعلی اللؤلؤی کے نسخہ کو ہی حاصل ہے کیونکہ امام ابو داؤد نے سب سے آخر میں اللؤلؤی کو اپنی سنن اطباء کروائی۔

اور مندرجہ بالا تفصیل سے یہ ثابت ہو گیا کہ امام ابو داؤد کی جرح متداول اور رائج نسخہ اللؤلؤی رضی اللہ عنہ میں موجود نہیں اور نہ ہی ابن داستہ کے نسخے میں موجود ہے۔ جس سے واضح ہو گیا کہ امام ابو داؤد سے یہ جرح مرجوع ہے کیونکہ اُن کے متاخر شاگرد اللؤلؤی اور ابن داستہ امام ابو داؤد سے یہ جرح نقل نہیں کرتے۔ زبیر علیزئی صاحب سے التماس ہے کہ یا تو وہ لؤلؤی یا ابن داستہ کا کوئی ایسا قلمی نسخہ بتائیں جس میں امام ابو داؤد سے یہ جرح کے الفاظ موجود ہو یا پھر اپنی اس تحریر سے رجوع کر لیں اور آئندہ اپنی تحریروں میں اس عبارت کو حذف کریں۔ اُمید ہے کہ زبیر علیزئی صاحب حق کا دامن ضرور تھامیں گے۔



## نسخہ جامع الازہر کا عکس

منعزل ہذا تم امرنا ہذا یعنی الامسال علی الوکبتین ما یستت من لم  
 یذکر ان رفع عند الركوع حد ثنا عثمان بن ابی شیبہ شاورع عن سفیان  
 بن عاصم بن کلب عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمہ قال قال عبد اللہ بن  
 مسعود الاصلی بکرم صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فصلی فلم یرفع  
 یومیاً لامر حد ثنا محمد بن الصباح البزاز ثنا شریک بن یزید بن ابی زید  
 عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن البراء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح  
 الصلاۃ رفع یدہ الی قرینہ من اذنیہ ثم لا یعود حد ثنا عبد اللہ بن محمد الزہری  
 ثنا سفیان بن یزید عن حدیث شریک لم یقل ثم لا یعود قال سفیان قال لانا نکر  
 ہدم لا یعود قال ابوداؤد روى هذا الحدیث شریک وخالد بن ادریس

حدیث ابن ابی لیلی  
 حدیث ابن ابی لیلی  
 حدیث ابن ابی لیلی

قال عبد اللہ علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکبر و رفع یدہ فلما رکع طبقاً  
 یدہ الی رکتہ قال فیبلغ ذلك سجد فقال صدق ابی قد کنا نفعل هكذا  
 ثم امرنا بهذا یعنی الامسال علی الوکبتین باب ابن ابی زید حدیث الرفع عند الركوع  
 حد ثنا عثمان بن ابی شیبہ قال حد ثنا وکیع عن سفیان بن عاصم یعنی  
 ابن کلب عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمہ قال قال عبد اللہ بن  
 مسعود الاصلی بکرم صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فصلی فلم یرفع  
 یدہ الامر حد ثنا محمد بن الصباح البزاز ثنا شریک بن یزید بن ابی زید  
 عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن البراء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح  
 الصلاۃ رفع یدہ الی قرینہ من اذنیہ ثم لا یعود حد ثنا عبد اللہ بن محمد الزہری قال حد ثنا

## امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا طبقہ ثانیہ کی بحث کا تحقیقی جائزہ

زبیر علیزئی صاحب امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی تدلیس پر بحث کرتے ہوئے نور العینین ص ۱۳۸ پر لکھتے ہیں۔

”حاکم نیشاپوری نے سفیان ثوری کو طبقہ ثالثہ میں ذکر کیا ہے۔ (معرفۃ علوم الحدیث ص ۱۰۶) حاکم نیشاپوری حافظ ابن حجر سے زیادہ حقدم تھے اور درج ذیل دلائل کی روشنی میں حاکم کی بات صحیح اور حافظ ابن حجر کی بات غلط ہے۔

جواب:

زبیر علیزئی صاحب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ترک رفع یدین کی حدیث کے جواب سے اس قدر عاجز آگئے کہ انہوں نے سفیان ثوری کی تدلیس اور پھر مدلسین کے طبقات کی بحث میں الجھ کر رہ گئے۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی تدلیس کے بعد طبقات کی بحث کا مقصد صرف اس حدیث کو کسی طرح ضعیف ثابت کرنا ہے۔ مگر زبیر علیزئی صاحب اس میں بالکل ناکام رہے۔

زبیر علیزئی صاحب ایک طرف اس کتاب نور العینین ص ۱۳۸ پر امام حاکم کے قول کی بنیاد پر سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو طبقہ ثالثہ کا قرار دیا۔ (کیونکہ یہ حدیث ان کے مسلک کے خلاف ہے)۔ اور طبقات کا اقرار کیا۔ مگر زبیر علیزئی صاحب نے اپنے ماہنامہ الحدیث شمارہ نمبر ص ۴۱ تا ص ۴۷ پر حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے طبقاتی تقسیم سے اختلاف اور انکار کیا۔

## امام حاکم کی عبارت میں تحریف:

زبیر علیزی کی صاحب نے امام حاکم کے معرفتہ علوم الحدیث ص ۱۰۶ کے استدلال سے جو امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو طبقہ ثالثہ کا مدرس قرار دیا ہے وہ صرف اور صرف علمی بدیانتی اور تحریف ہے۔ کیونکہ امام حاکم نے مدلسین پر طبقات کا اطلاق نہیں کیا۔ انہوں نے معرفتہ علوم الحدیث ص ۱۶۵ تا ص ۱۷۱ پر مدلسین کی اجناس (قسمیں) کا اطلاق کیا ہے۔ اور اس کے برعکس زبیر علیزی نے اپنے ماہنامہ رسالہ الحدیث شمارہ نمبر ص ۶ صفحہ نمبر ص ۴۷ پر طبقات کا بھی انکار کر چکے ہیں۔ یہ تو قارئین ہی فیصلہ کر سکتے ہیں کہ زبیر علیزی صاحب تحقیق میں کس حد تک غیر جانبدار ہیں۔

کیا زبیر علیزئی صاحب امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کی تدلیس کی

اقسام سے اتفاق کرتے ہیں؟

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے تدلیس کے اجناس کا ذکر کیا ہے۔ مگر زبیر علیزئی صاحب اسے طبقات کہنے پر بضد ہیں۔ جو ایک علمی بددیانتی ہے۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کی معرفتہ علوم الحدیث ص ۱۰۶ پر جو تدلیس کی اجناس شمار کی ہیں۔ ان کا جائزہ لینا اس مضمون میں نہایت ہی اہمیت کا حامل ہے۔

(۱) امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے جنس اول کی تعریف لکھی ہے۔

”فأولها التابعون الذين لا يدلسون الا عن ثقة مثلهم او اكبر كابي سفيان طلحة بن نافع وقتاوة.“

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے طبقہ جنس اولیٰ میں ابی سفیان طلحہ بن نافع اور قتادہ بن دعامتہ کا ذکر کیا اور اصول بتایا کہ اس طبقہ میں وہ راوی ہیں جو صرف ثقہ سے تدلیس کرتے ہیں۔

نوٹ:-

اس مقام پر یہ سوال اہم ہے کہ کیا زبیر علیزئی صاحب ابوسفیان طلحہ بن نافع اور قتادہ بن دعامتہ کو امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق طبقہ اولیٰ کا راوی مانتے ہیں؟ مگر حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔

اول: زبیر علیزئی صاحب طلحہ بن نافع الواسطی ابوسفیان کو اپنی کتاب الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین صہ ۵۲ پر طبقہ ثالثہ کا قرار دیا اور اس پر سکوت کیا اور امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ سے اختلاف کیا ہے۔

دوم: زبیر علیزئی صاحب قتادہ بن دعامتہ کو اپنی کتاب الفتح المبین صہ ۵۸ پر طبقہ ثالثہ میں لکھا ہے اور امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ سے اختلاف کیا ہے۔

یہ بات واضح ہوگئی کہ زبیر علیزئی صاحب امام حاکم کی طبقہ اولیٰ کی تقسیم سے کلیتاً اختلاف کرتے ہیں۔ جب زبیر علیزئی صاحب امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کے مدلسین کی جنس اولیٰ سے اختلاف کرتے ہیں تو امام حاکم کی جنس ثالثہ (جس میں سفیان ثوری ہیں) سے اتفاق کیوں کرتے ہیں؟ یہ تو ظاہر ہے زبیر علیزئی صاحب کے پیش نظر کوئی اصول نہیں ہے۔ صرف مسلکی حمایت کا شاخسانہ ہے۔

(۲) امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ تدلیس کی جنس ثانی کے بارے لکھتے ہیں:

”من کان یقول قال فلاں فاذا حصل لهم من ینقر عن سماعهم ذکر وامن سمعوه منه کا ابن عینیہ وابن اسحاق وھشیم وغوھم“ معرفتہ علوم الحدیث صہ ۱۰۶

امام حاکم نے جنس ثانی میں سفیان بن عینیہ وابن اسحاق اور ہشیم بن بشیر کا ذکر کیا ہے۔

نکتہ: اس مقام پر یہ سوال پھر اُبھرتا ہے کہ کیا زبیر علیزئی صاحب امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کی اس تقسیم سے اختلاف کرتے ہیں یا اتفاق؟

اول: سفیان بن عینیہ رحمۃ اللہ علیہ کو زبیر علیزئی صاحب نے الفتح المبین صہ ۴۲ پر طبقہ ثالثہ کا مدلس قرار دیا ہے۔

دوم: محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کوزیر علیزئی صاحب نے الفتح للمبین ص ۷۲ پر طبقہ رابعہ کا مدلس لکھا ہے۔

سوم: ہشیم بن بشیر رحمۃ اللہ علیہ کوزیر علیزئی صاحب نے الفتح للمبین ص ۶۶ پر طبقہ ثالثہ کا قرار دیا ہے۔

اس تفصیل بالا سطور سے یہ بات واضح ہوگی کہ زبیر علیزئی صاحب امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کی جنس ثانی کی تقسیم سے کلیتاً اختلاف کرتے ہیں۔ جب امام حاکم کی جنس ثانی کی تقسیم سے انکار کرتے ہیں تو جنس ثالث سے اتفاق کیوں.....

(۳) امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ جنس ثالث کے بارے میں لکھتے ہیں۔

”من بدللس عن اقوام مجہولین لا یدری من ہم کسفیان الثوری و

عیسیٰ بن موسیٰ غنجر و بقیة بن الولید“

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے جنس ثالث میں سفیان ثوری، عیسیٰ بن موسیٰ غنجر اور بقیة بن

ولید کا ذکر کیا ہے۔

نوٹ: امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے جنس ثالث میں ان مدلسین کا ذکر کیا ہے جو مجہولین سے تدلیس کرتے تھے۔ یعنی جنس ثالث میں وہ مدلس راوی ہیں جو مجہولین سے روایت کرتے ہیں۔ مگر امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ مجہولین سے روایت کرتے تھے بالکل غلط اور باطل ہے۔ میرے علم کے مطابق کسی محدث سے صحیح سند کے ساتھ یہ قول ثابت نہیں۔

اول: سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کوزیر علیزئی صاحب الفتح للمبین ص ۳۹-۴۰ پر طبقہ ثالثہ کا

مدلس قرار دیا ہے اور اس طرح نور العینین ص ۱۳۸ پر طبقہ ثالثہ کا قرار دیا ہے۔

دوم: عیسیٰ بن موسیٰ غنجر کوزیر علیزئی صاحب نے الفتح للمبین ص ۷۲ پر طبقہ رابع کا

مدلس قرار دیا ہے۔

سوم: بقیہ بن ولید رضی اللہ عنہ کو زبیر علیزئی صاحب نے الفتح لمبین ص ۶۹ پر عرب عالم مسفر ابن الدینی کے قول پر طبقہ ثالثہ کا لکھا ہے جبکہ حافظ ابن حجر رضی اللہ عنہ نے طبقات المدلسین میں اسے طبقہ رابعہ میں ذکر کیا ہے۔

اس تفصیل سے یہ واضح ہو گیا کہ زبیر علیزئی کو امام حاکم رضی اللہ عنہ کی جنس ثالثہ کی تقسیم سے بھی اتفاق نہیں ہے۔ زبیر علیزئی صاحب کو جب امام حاکم رضی اللہ عنہ کے تدلیس کی جنس اولیٰ کے مدلسین اور جنس ثانی کے مدلسین سے اختلاف ہے تو امام حاکم رضی اللہ عنہ کے جنس ثالثہ (مدلسین) کی تقسیم سے اتفاق کیوں؟

اس تحقیق سے بات واضح ہو گئی کہ زبیر علیزئی صاحب کو صرف حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ضعیف ثابت کرنے کے لیے امام حجتہ سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کو طبقہ ثالثہ کا مدلس ثابت کرنے کی ضرورت تھی اور انہوں نے اس ضرورت کو امام حاکم رضی اللہ عنہ کی تقسیم سے بے ربط ثابت کرنے کی کوشش کی۔ مگر زبیر علیزئی صاحب کا یہ عجب علمی و طیرہ ہے کہ مدلسین کی روایتوں کو قبول اور رد کرنے کے اصول تو حافظ ابن حجر رضی اللہ عنہ کے ذکر کرتے ہیں۔ مگر تدلیس کی طبقات کی تقسیم میں صرف امام ثوری رضی اللہ عنہ کے بارے میں امام حاکم رضی اللہ عنہ کا قول قبول کرتے ہیں۔

زبیر علیزئی صاحب کا یہ عجب علمی اور تحقیقی منہج ہے کہ امام حاکم رضی اللہ عنہ کی تقسیم سے تو انکار اور اختلاف مگر اس حدیث کو ضعیف ثابت کرنے کے لئے امام سفیان ثوری کو طبقہ ثالثہ میں ثابت کرنے کے لئے صرف امام حاکم رضی اللہ عنہ کا قطع و بریدہ قول نقل کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ زبیر علیزئی صاحب اپنے اس منہج پر نظر ثانی ضرور کریں گے۔ لہذا زبیر علیزئی صاحب کا

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے استدلال جمہور محدثین کرام کے خلاف اور اصول کے برعکس ہے۔

۱۔ امام حاکم کے قول سے زبیر علیزئی صاحب کا اختلاف:

زبیر علیزئی صاحب مسلکی حمایت میں امام حاکم کا قول پیش کیا مگر حقیقت میں

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کے قول اور مدلسین کے طبقات کی تقسیم سے خود زبیر علیزئی صاحب اختلاف

کرتے ہیں۔

مستدرک حاکم ۱۳/۲ میں اعمش عن ابی وائل عن مسروق عن عائشہ رضی اللہ عنہا ..... الخ

کی روایات کو امام حاکم اور علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح قرار دیا۔ مگر زبیر علیزئی صاحب نے

الحدیث شمارہ ۳۳ صفحہ ۴۳ پر امام حاکم اور علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کو غلط لکھا ہے۔ عجب تحقیق

ہے ایک جگہ امام حاکم کے قول کو ماننا اور دوسری طرف ان کی تحقیق کو غلط لکھنا۔

۲۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کے قول کو وہم قرار دینا:

زبیر علیزئی صاحب رسالہ الحدیث نمبر ص ۲۸ پر امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کے قول کو رد کرتے

ہوئے لکھتے ہیں۔ ”امام حاکم کے علاوہ تمام محدثین نے ابوالزبیر رحمۃ اللہ علیہ کو مدلس قرار دیا ہے۔

حافظ ابن حجر نے طبقات المدلسین میں ان کے وہم کی تردید کی ہے۔“ یہ عجیب تضاد ہے کہ

ایک مقام پر امام حاکم کا قبول کرنا اور ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی تردید کرنا۔ اور دوسرے مقام پر مدلس

کے ہی موضوع پر امام حاکم کے قول کو رد کیا اور ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے قول کو قبول کر لیا۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کی سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی معنعن روایات کی تصحیح:

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے مستدرک حاکم علی صحیحین میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے تقریباً

۲۴۳ روایات لیں ہیں۔ اور ۹۸٪ روایات معنعن / اور عن سے روایات ہیں۔ امام حاکم

رسول اللہ ﷺ نے سفیان ثوری کی مععن / عن والی روایات کی تصحیح کی اور ساتھ ہی امام ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام حاکم کے نزدیک سفیان ثوری رحمہ اللہ کی مععن روایات صحیح اور قابل اعتبار ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھئے مستدرک حاکم حدیث نمبر: ۳۷-۹۰-۹۱-۹۶-۹۵-۱۰۹-۱۱۷-۱۲۵-۱۲۸-۱۳۷-۱۵۵-۱۶۸-۱۷۳۔

۱۷۱-۱۷۵-۲۶۵-۲۷۶-۲۶۸-۳۲۹۔ وغیرہ مستدرک حاکم میں سفیان ثوری کی مععن روایات کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

## سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا طبقہ ثانیہ کا مدرس ہونا

یہ ایک اہم امر ہے کہ اس بات کا احاطہ کیا جائے کہ محدثین کرام کا اتفاق امام حاکم کے طبقات (بقول زبیر علیزئی صاحب) کے قول سے تھا یا حافظ صلاح الدین العلاء رحمۃ اللہ علیہ کے طبقات المدلسین کے ساتھ ہے۔

(۱) حافظ صلاح الدین العلاء رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق:

حافظ صلاح الدین العلاء نے جامع التحصیل ص ۱۳۰ پر امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو طبقہ ثانیہ کا مدرس قرار دیا۔

(۲) امام سبط ابن العجمی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق:

امام بن العجمی نے التہمیں اسماء المدلسین پر امام سفیان ثوری کو مدرس قرار دینے کے بعد ص ۶۶ پر حافظ العلاء کے اصول کے مطابق طبقہ ثانیہ کا مدرس قرار دیا ہے۔

(۳) امام ابو زرعة العراقی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق:

امام ابو زرعة العراقی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب المدلسین ص ۵۲ پر امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو مدرس کہنے کے بعد ص ۱۰۹ پر حافظ العلاء کے اصول کے مطابق طبقہ ثانیہ کا مدرس کیا۔

(۴) حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق:

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ طبقات المدلسین ص ۳۲ اور التلک علی کتاب ابن الصلاح جلد ۲ ص ۶۳۹ پر سفیان ثوری کو طبقہ ثانیہ کا مدرس قرار دیا۔

## سفیان ثوری کی تالیس غیر مقلدین کی نظر میں

سفیان ثوری کو طبقہ ثالثہ میں لکھنا زبیر علیزئی کا تفرد اور غلطی ہے۔ مندرجہ بالا محدثین کے علاوہ غیر مقلدین حضرات کے علماء بھی محدث سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو طبقہ ثانیہ کا مدرس قرار دیتے ہیں۔

(۵) محترم بدیع الدین شاہ راشدی:

محترم راشدی صاحب نے جزء منظوم فی اسماء المدین رقم ۲۲ قلمی میں سفیان ثوری کو طبقہ ثانیہ کا مدرس قرار دیا ہے۔

(۶) محترم حافظ گوندلوی:

حافظ گوندلوی صاحب نے خیر الکلام میں سفیان ثوری کو طبقہ ثانیہ کا مدرس لکھا ہے۔

(۷) محترم یحییٰ گوندلوی:

محترم یحییٰ گوندلوی صاحب نے خیر ابراہیمین فی الجھر بالتامین ص ۲۵، ۲۶ میں سفیان ثوری کو طبقہ ثانیہ کا مدرس لکھا۔

(۸) محترم محبت اللہ شاہ راشدی:

مولانا محبت اللہ شاہ راشدی رحمۃ اللہ علیہ صاحب نے اپنے مضمون ایضاح المرام و استیقام الکلام میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو طبقہ ثانیہ کا مدرس قرار دیا ہے۔ دیکھئے الاعتصام جون ۱۹۹۱ء اشاعت۔

(۹) شیخ حماد بن محمد الانصاری:-

عرب عالم شیخ حماد بن محمد الانصاری اپنی کتاب ”اتحاف ذوی الرسوخ“ میں سفیان ثوری کو طبقہ ثانیہ کا مدرس قرار دیا ہے۔

(۱۰) محدث مسفر بن غرم اللہ الدینی:-

عرب عالم محدث مسفر بن غرم اللہ اپنی کتاب ”تدلیس فی الحدیث“ صفحہ ۲۶۳ پر امام سفیان ثوری کو طبقہ ثانیہ کا مدرس لکھتے ہیں۔ یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ زبیر علیزئی صاحب نے اپنی کتاب ”الفتح للمبین فی طبقات المدلسین“ میں مختلف مقام پر اپنے مسلکی حمایت میں اس کتاب سے استفادہ کیا ہے۔

لہذا معلوم ہوا کہ محدثین کرام کی جماعت حافظ ابن حجر کے طبقات کی قائل ہے۔ لہذا جمہور کے نزدیک حافظ ابن حجر کے طبقات کی تقسیم صحیح اور راجح ہے اور حافظ ابن حجر نے سفیان ثوری کو طبقہ ثانیہ کی مدرس لکھا ہے۔ اس طبقہ کے مدلسین کی حدیث صحیح ہوتی ہے۔

## تدلیس پر زبیر علیزئی صاحب کے اوہام

یہ بات تو عیاں ہے کہ زبیر علیزئی صاحب تحقیق میں قابل قبول نہیں ہیں۔ زبیر علیزئی صاحب کو صرف تدلیس کے مضمون پر اس قدر اضطراب اور وہم ہیں کہ زبیر علیزئی صاحب خود اس سے عاجز ہیں۔ لہذا زبیر علیزئی صاحب نے تدلیس پر اپنے اصول بارہا بدلے جو ان کی تصانیف میں عیاں اور واضح ہے۔ ذیل میں ہم زبیر علیزئی صاحب کے اضطرابات کا جائزہ لیتے ہیں۔

(اضطراب نمبر ۱) زبیر علیزئی صاحب نے پہلی مرتبہ نور العینین شائع کی تو سفیان ثوریؒ کو حافظ العطارؒ کے جامع تحصیل کے حوالے سے طبقہ ثالثہ کا مدرس کہا۔

(اضطراب نمبر ۲) زبیر علیزئی صاحب کا جب ۱۹۸۹/۱۴۰۸ھ میں عبدالرشید الانصاری کے ساتھ جرابوں پر مسح کے موضوع پر تحریری مناظرہ ہوا تو سفیان

ثوریؒ کو طبقہ ثانیہ کا مدرس قرار دیا۔ (جرابوں پر مسح ص ۴۰)

یہی تحقیق راجح اور صحیح ہے اور راقم الحروف نے اسے ہی نور العینین اور التائیس فی

مسئلۃ التدلیس (مطبوعہ ماہنامہ الحدیث: ۲۳) میں اختیار کیا ہے۔

یاد رہے کہ عبد الرشید انصاری صاحب کے نام میرے ایک خط (۱۹/۸/۱۴۰۸ھ) ۱۹۸۹ء

میں سفیان ثوری کے بارے میں یہ لکھا گیا تھا کہ

”طبقہ ثانیہ کا مدرس ہے جس کی تدلیس مضرب نہیں ہے۔“ (جرابوں پر مسح ص ۴۰)

میری یہ بات غلط ہے، میں اس سے رجوع کرتا ہوں لہذا اسے منسوخ و کالعدم سمجھا جائے،

یعنی حنفی لکھتے ہیں کہ ”وسفیان من المدلسین والمدلس لا یحتج بعننتہ إلا ان

یثبت ما حاعہ من طریق آخر“ اور سفیان (ثوری) مدلسین میں سے ہیں اور مدلس کی

عن والی روایت سے حجت نہیں پکڑی جاتی الا یہ کہ دوسری سند سے سماع کی تصریح ثابت ہو

جائے۔ (عمدة القاری ۱۱۲/۲) [ ۱۱/ محرم ۱۴۲۴ھ ، ۱۵/ مارچ ۲۰۰۳ء ]

تشریح: سوال اور جواب نامتادم شہادت اسلام آماد (۱۱/ مارچ ۲۰۰۳ء) میں بھی شائع ہوا تھا۔

(اضطراب نمبر ۳) زبیر علیزئی صاحب نے نور العینین ص ۱۲۷ ایڈیشن اپریل ۲۰۰۲ء پر سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو پھر حافظ العلانی رحمۃ اللہ علیہ کے جامع تحصیل کے حوالے سے طبقہ ثالثہ کا مدلس قرار دیا۔ کیونکہ اس صفحہ پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث پر زبیر علیزئی صاحب اعتراض کرتے کیونکہ یہ دلیل احناف کے حق میں تھی۔ لہذا سفیان ثوری کو طبقہ ثالثہ کا مدلس لکھا۔

### طبقہ ثانیہ کی بحث

درج بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ جناب سفیان ثوری رحمہ اللہ غضب کے مدلس تھے لہذا ان کو درجہ ثانیہ میں ذکر کرنا غلط ہے مگر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ان کو درجہ ثانیہ میں ذکر کیا ہے۔  
 حافظ العلانی کیلئے نے حافظ ابن حجر سے پہلے ان کو طبقہ ثالثہ میں ذکر کیا ہے۔  
 حافظ العلانی (694-761ھ) حافظ ابن حجر سے زیادہ ماہر اور متقدم تھے اور درج بالا دلائل کی روشنی میں حافظ العلانی کی بات صحیح اور حافظ ابن حجر کی بات غلط ہے۔  
 فائدہ نمبر 1

سفیان ثوری درج ذیل شیوخ سے تدلیس نہیں کرتے تھے۔  
 نجیب بن ابی ثامت، سلمہ بن کہیل، منصور (و غیر ہم) ۱۰۳

① (علوم الحدیث عرف مقدمہ ابن الصلاح ص 99)

② (الکتابہ ص 362 و لفظہ لا یكون حجة فيما دلس) نیز ملاحظہ فرمائیں شرح علل الترمذی

③ (طبقات المدلسین ص 32) (جامع التحصیل ص 99)

④ (العلل الکبیر للترمذی 966/2 التمهید لابن عبدالر 34/1 شرح علل الترمذی 751/2)

(اضطراب نمبر ۴) زیر علیز کی صاحب نے جزء رفع الیدین ص ۲۶ جون ۲۰۰۳ء اشاعت

میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو طبقہ ثانیہ میں درج کرنے کے موقف سے

رجوع کیا۔ جو انہوں نے جرابوں پر ص ۶۰ پر لکھا تھا۔

جزء رفع الیدین

26

ایک خط (۱۹/۸/۱۴۰۸ھ) میں رقم الحروف نے غلطی سے لکھ دیا کہ:

”طبقہ ثانیہ کا مدلس ہے جس کی تدلیس مضرب نہیں ہے۔“ [جرابوں پر ص ۳۰]

بعد میں علم ہونے کے بعد میں نے علانیہ اس سے رجوع کیا اور یہ رجوع ماہنامہ

شہادت میں شائع کرایا۔ میں نے لکھا:

”میری یہ بات غلط ہے۔ میں اس سے رجوع کرتا ہوں۔ لہذا اسے

منسوخ و کالعدم سمجھا جائے گا۔“

[ماہنامہ شہادت ج ۱۰ شمارہ ۳ ص ۴۹ ب، مطبوعہ اپریل ۲۰۰۳]

نوٹ:- یہاں میں اس بات کا اعلان کرتا ہوں کہ میری صرف وہی کتاب ہی مستند و معتبر

ہے جس کے ہر ایڈیشن کے آخر میں میرے دستخط مع تاریخ موجود ہیں۔ اس شرط کے بغیر

شائع شدہ کتاب کا میں ذمہ دار نہیں ہوں۔

اختتام

آخر میں عرض ہے کہ رفع الیدین کے اثبات کے دلائل اور منہ نشین رفع الیدین

کے شبہات کے منسل جوابات میں نے ”نور العینین“ میں دے دیے ہیں۔ تنسیل کے

غالب مضمرات کے لئے ”نور العینین“ کا مطالعہ ضروری ہے۔ عام لوگوں کے لئے امام

بخاری کی جزء رفع الیدین مع تحقیقی، ہی کافی ہے والحمد للہ وما توفیتی الابانہ والیہ انیب۔

حافظ زبیر علی زئی

۲۵ جون ۲۰۰۳ء

(اضطراب نمبر ۵) زبیر علیزئی صاحب نے القول لمہین فی الجہر بالتائین ص ۱۹ طبع

جنوری ۲۰۰۳ء میں امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کو حافظ العلاءؒ کی جامع التحصیل

کے حوالے سے طبقہ ثانیہ کا مدرس لکھا اور ص ۲۰ پر زہری کی تدلیس کی

وجہ سے حدیث کو ضعیف لکھا۔ معلوم ہوا کہ حافظ العلاءؒ کے طبقات کا

اقرار کیا اور پھر بھی حدیث کو ضعیف لکھا۔

(اضطراب نمبر ۶) مگر زبیر علیزئی صاحب نے اپنی تحقیقی کتاب الفتح لمہین فی طبقات

المدلیس طبع ۲۰۰۵ء میں طبقات کا اقرار کیا مگر راویوں کی طبقاتی تقسیم

میں گڑبڑ کر دی۔ جو ان کی مذہبی منافرت پر مبنی تھی۔ اور عرب عالم

مسفر ابن غرم اللہ دمیٹی کی کتاب تدلیس فی الحدیث پر اعتماد کیا۔ جو

بالکل ہی باطل اور غلط ہے۔

(اضطراب نمبر ۷) زبیر علیزئی صاحب نے نور العینین ص ۱۳۸ طبع دسمبر ۲۰۰۶ء میں پھر سفیان ثوری کو طبقہ ثالثہ کا مدرس قرار دیا۔ مگر اس مرتبہ حافظ العلاء کے قول سے نہیں حافظ امام حاکم کی معرفۃ علوم الحدیث کے حوالے سے انہیں طبقہ ثالثہ کا قرار دیا۔ اور حافظ العلاء کے قول سے انہوں نے اپنے وہم کا اقرار کیا۔

### طبقہ ثانیہ کی بحث

درج بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ جناب سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ غضب کے مدرس تھے، لہذا ان کو درجہ ثانیہ میں ذکر کرنا غلط ہے مگر حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو درجہ ثانیہ میں ذکر کیا ہے۔ [طبقات المدلسین ص ۳۲]

حاکم نیشاپوری نے حافظ ابن حجر سے پہلے ان کو طبقہ ثالثہ میں ذکر کیا ہے۔

[معرفۃ علوم الحدیث ص ۱۰۶ ادغام التحصیل ص ۹۹]

حاکم نیشاپوری حافظ ابن حجر سے زیادہ ماہر اور متقدم تھے اور درج ذیل دلائل کی روشنی میں حاکم کی بات صحیح اور حافظ ابن حجر کی بات غلط ہے۔

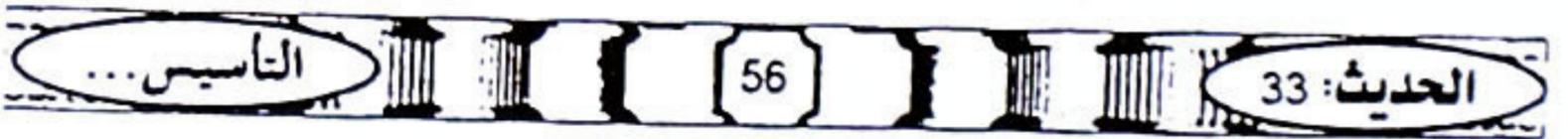
فائدہ نمبر ۱: سفیان ثوری درج ذیل شیوخ سے تدریس نہیں کرتے تھے:

حبیب بن ابی ثابت، سلمہ بن کہیل اور منصور (وغیرہم)

[العلل الکبیر للترمذی ۹۶۶/۲، التمهید لابن عبدالبر ۳۳ شرح علل الترمذی ۷۵۱/۲]

(اضطراب نمبر ۸) زبیر علیزئی صاحب ماہنامہ الحدیث نمبر ۳۳ صفحہ نمبر ۵۶-۵۵ طبع فروری ۲۰۰۷ء میں حافظ العلامی، حافظ ابن حجر اور امام حاکم کے طبقات کا انکار کر دیا۔ اور صرف دو طبقوں کا اقرار کیا۔ طبقہ اولیٰ (مدلس نہیں ہیں)۔ طبقہ ثانیہ (مدلس ہیں)۔

بلکہ حق وہی ہے جو امام شافعی کے حوالے سے گزر چکا ہے۔  
ہمارے نزدیک جن راویوں پر تدلیس کا الزام ہے ان کے دو طبقے ہیں:  
(۱) طبقہ اولیٰ: ان پر تدلیس کا الزام باطل ہے۔ تحقیق سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ وہ مدلس نہیں تھے۔ مثلاً ابوقلابہ وغیرہ (دیکھئے الفت للعسقلانی ج ۲ ص ۶۳۷)



لہذا ان کی عن والی روایت (معاصرت و لقاء کی صورت میں) مقبول ہے۔  
(۲) طبقہ ثانیہ: وہ راوی جن پر تدلیس کا الزام ثابت ہے مثلاً قتادہ، سفیان ثوری، اعمش، ابوالزبیر، ابن جریج اور ابن عیینہ وغیرہم۔  
ان کی غیر صحیحین میں ہر معنعن روایت (جس میں کہیں بھی تصریح سماع نہ ملے) عدم متابعت اور عدم شواہد کی صورت میں مردود ہے۔ ہذا ما عندی واللہ أعلم بالصواب

(اضطراب نمبر ۹) زبیر علیزئی صاحب نے وہم میں غوطہ زن ہوئے اور اپنے ماہنامہ رسالہ الحدیث نمبر ۳۲ ص ۲۶ طبع نومبر ۲۰۰۷ء میں دوبارہ طبقات کا اقرار کیا اور سفیان ثوری کا طبقہ ثالثہ کا اقرار کیا۔

(اضطراب نمبر ۱۰) زبیر علی زئی صاحب پھر اضطراب کا شکار ہوئے اور رسالہ الحدیث نمبر

۳۶ ص ۱۰ مارچ ۲۰۰۸ء میں پھر سے طبقات کی تقسیم کا انکار کر دیا۔ اور

لکھا کہ ”یاد رہے کہ طبقات المدین کے طبقات کی تقسیم جدید و قدیم

محققین میں سے کسی کو بھی من وعن قبول نہیں ہے چاہے یہ محققین اہل

حدیث میں سے ہوں یا غیر اہل حدیث میں سے۔

جدید دور کے بعض محققین کا تحقیق میں عجیب طرز عمل ہے۔ ابوالزبیر، حسن بھری اور

بعض مدلسین کی معتصن روایات کو یہ لوگ ضعیف کہتے ہیں چاہے بعض روایات صحیحین میں

سے ہی کیوں نہ ہوں! اور سفیان ثوری، سلیمان الاعمش اور قتادہ وغیرہ مدلسین کی روایات کو

علائیہ صحیح قرار دیتے ہیں۔ اس دوغلی پالیسی کی اصل بنیاد کیا ہے؟ یہ ہمیں معلوم نہیں تاہم ان

محققین کا یہ طرز عمل باطل ہے۔

یاد رہے کہ طبقات المدلسین کے طبقات کی تقسیم جدید و قدیم محققین میں سے کسی کو بھی

من وعن قابل قبول نہیں ہے چاہے یہ محققین اہل حدیث میں سے ہوں یا غیر اہل حدیث

میں سے۔

تذلیس کے سلسلے میں اس تفصیل کے بعد عرض ہے کہ مذکورہ بالا روایت کا ایک حسن لذاتہ

شاہد صحیح ابن حبان میں موجود ہے جس میں آیا ہے کہ ”إن الميت إذا وضع فی قبره ...

فیجلس قد مثلت له الشمس و قد آذنت للغروب ... فیقول: دعوني حتى

أصلي“ (الاحسان: ۳۱۰۳ دوسرا نسخہ: ۳۱۱۳، السوار: ۷۸۱ وسندہ حسن)

اس شاہد کے ساتھ روایت مذکورہ حسن ہے لیکن ”یمسح عینہ“ پھر وہ آنکھیں ملتا ہوا

(اٹھ بیٹھتا ہے) کا کوئی صحیح شاہد نہیں ہے لہذا یہ الفاظ ثابت نہیں ہیں۔ واللہ اعلم

(۱۲۹) وعن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال: ((إن الميت يصير إلى

القبر فيجلس الرجل في قبره من غير فزع ولا مشغوب ثم يقال:

سطور بالا تفصیل سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ زبیر علیزئی صاحب کی تحقیقات پر اعتماد صحیح نہیں۔ اور ان کے اکثر قول باطل اور مردود ہیں۔ زبیر علیزئی صاحب کی کتاب الفتح المبین فی طبقات المدلسین کے مراجع محترم ارشاد الحق اثری صاحب ہیں۔ مگر ارشاد الحق اثری صاحب بھی زبیر علیزئی صاحب کے تدلیس کے موضوع پر ان کے موقف سے اختلاف کرتے ہیں۔ اور غیر مقلد راشدی صاحب نے تو زبیر علیزئی صاحب کے تدلیس کی طبقاتی تقسیم کے رد میں ایک مستقل مضمون لکھا (”تسکین القلب المشوش باعطاء الحقیق فی تدلیس الثوری والاعمش“ دیکھیے رسالۃ الحدیث نمبر ۲ ص ۳۵)۔ جو رسالۃ الاعتصام لاہور سے چھپ چکا ہے اور ایضاً المرام واستیفاء الکلام رسالۃ الاعتصام ۷ جون ۱۹۹۱ء۔

## سفیان ثوری کی تدلیس پر علمی بحث اور مدلس کا عنعنہ

زبیر علیزئی صاحب کے تدلیس پر خرافات کا تفصیلی بیان گذشتہ اوراق میں ہو چکا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تدلیس پر زبیر علیزئی صاحب کے خرافات کی مکمل قلعی کھولی جائے تاکہ پڑھنے والے کو تحقیق کا اعلیٰ معیار میسر آسکے۔ زبیر علیزئی صاحب کا طبقات کو ماننا اور پھر ان کا انکار کرنا نہایت ہی صاف اور ان کی تحریروں میں عیاں ہے۔ زبیر علیزئی صاحب نے نور العینین ص ۱۳۴ پر امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کی (میزان الاعتدال ۲/۱۶۷) (سیر اعلام النبلاء ۷/۲۴۲) سے کان یدلس عن الضعفاء اور و ربما ولس عن ضعفاء اور یحدث عن ضعفاء (سیر اعلام النبلاء ۷/۲۷۴) اور پھر ص ۱۳۵ پر صلاح الدین العلاء کی جامع تحصیل فی احکام المرآئیل ص ۹۸ کے حوالے سے من یدلس عن اقوام مجھولین

اور حافظ ابن رجب کی (شرح عمل ترمذی ۱/۳۵۸) کے حوالے سے کان ثوری وغیرہ یدلسون  
عمن لم یسموا کے الفاظ نقل کرنے کے بعد نور العینین ص ۱۳۸ پر مدلس کا عنعنہ کے تحت امام  
شافعی رحمہ اللہ کا قول الرسالة شافعی ص ۳۸۰ اور امام ابن معین کا قول لا یكون حجة فيما ليس  
(الکفایۃ ص ۳۶۲) نقل کیا ہے۔

جواب:

مختلف محدثین کرام نے اپنی رائے کا اظہار تدلیس کے بارے میں کیا۔ جس میں  
امام شافعی رحمہ اللہ اور امام ابن معین رحمہ اللہ بھی شامل ہیں۔ مگر ان دونوں کے اقوال جمہور کا  
مذہب اور مسلک پر نہیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے التکت علی ابن صلاح ص ۶۱۴ پر  
تدلیس کے بارے درج ذیل مختلف اقوال نقل کئے۔

(۱) بعض اہل حدیث کا مسلک تو یہ ہے کہ مدلس کی کوئی روایت مقبول نہیں اگرچہ سماع  
کی تصریح بھی کر دے۔ (جامع تحصیل ص ۹۸)

(۲) ایک مرتبہ بھی اگر کسی نے تدلیس کی توجب تک وہ سماع کی تصریح نہ کرے اس کی  
روایت مقبول نہیں اور یہ مسلک امام شافعی اور ان کے اتباع کا ہے۔

(ابن صلاح ص ۹۹) (الرسالة ص ۳۸۰)

(۳) اگر صرف ثقہ سے تدلیس کرے تو اس کا عنعنہ مقبول ہے ورنہ بغیر تصریح سماع اس  
کی روایت مقبول نہیں۔ یہ مسلک امام بزار، حصین کراہسی اور ابوالفتح الازدی کا  
ہے۔ (شرح الفیۃ العراقی ۱/۱۸۳) (سوالات حاکم ۱/۱۷۵) (الاحسان ۱/۹۰)

(۴) مدلس اگر ثقہ ہے تو اس کا عنعنہ بھی مطلقاً مقبول ہے۔ حافظ ابن حزم اور دیگر  
محدثین کا وہی مذہب ہے۔ (مخلی ۷/۴۱۹۔ الاحکام ۶/۱۳۵)

(۵) اگر مدلس کی روایت میں تدلیس غالب ہے تو اس صورت میں جب تک حدیثاء وغیرہ کے صیغہ نہ کہے اس کی روایت حجت نہیں۔ اگر تدلیس قلیل ہے تو اس کی معصن روایت قبول ہوگی۔ یہ مسلک امام ابن المدینی اور جمہور محدثین کرام کا ہے۔ لہذا ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی التلک ابن صلاح ص ۱۶۴ پر تفصیل سے معلوم ہوا کہ جمہور علماء کا مذہب اور مسلک یہ ہے کہ اگر مدلس کی روایتیں قلیل یا کم ہو تو اس کی معصن (عن والی) روایتیں صحیح ہوں گی۔ لہذا زبیر علیزئی صاحب کا ابو بکر صیرفی (شرح الفیہ العراقی بالتصمیرة والتذکرۃ ۱/۱۸۳)، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن معین کا اقوال نقل کرنا جمہور محدثین کے خلاف ہے لہذا ان کے اقوال کی حیثیت جمہور کے مقابلے میں صحیح نہیں۔ اور اگر ان کے اقوال کا مد نظر رکھا جائے تو امام شافعی اور ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال سے طبقات کی مطلقاً نفی ہو جاتی ہے لہذا ان کے اقوال سے استدلال صحیح نہیں۔ امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ خصوصاً سفیان ثوری کی معصن روایات کی تصحیح کے قائل ہیں۔ (شرح علل ترمذی ص ۲۶۷)

امام ابن رجب جنبلی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی تحقیق:

زبیر علیزئی صاحب نور العینین ص ۱۳۵ پر ابن رجب جنبلی رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے استدلال کرتے ہیں۔ ”وقد کان ثوری وغیرہ یدلسون عن لم یسمعوا منه ایضاً“ حالانکہ امام ثوری وغیرہ جن سے نہیں سنا ان سے بھی تدلیس کرتے تھے۔

جواب:

اس قول میں تدلیس کو ارسال کے معنی میں لیا ہے۔ کیونکہ صحیح قول کے مطابق جس سے اس مدلس راوی نے سوائے اس مدلسہ روایت کے اور روایات سنی ہو۔ اگر اس نے اس سے کچھ نہیں سنا تو یا یہ روایت مرسل خفی ہوگی یا مرسل۔ لہذا ابن رجب جنبلی رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے استدلال غلط ہے۔ کیونکہ ان کا قول تدلیس پر لاگو ہی نہیں ہوتا ہے۔

## امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کا جائزہ:

زبیر علیزئی صاحب نور العینین ص ۱۳۸ پر امام شافعی کا قول نقل کرتے ہیں۔ ”حکم یہ ہے کہ مدلس کی صرف وہی روایات قبول کی جائے گی جس میں وہ سماع کی تصریح کرے۔ یہ بات امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ہر اس شخص پر جاری فرمائی ہے جو ایک دفعہ ہی تدلیس کرے۔ (ابن صلاح ص ۹۹ رسالہ امام شافعی ص ۳۸۰)

جواب:

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے طبقات کی مطلقاً نفی ہوتی ہے مگر زبیر علیزئی صاحب سفیان ثوری کو طبقہ ثالث کا مدلس قرار دیتے ہیں لہذا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے زبیر علیزئی کی تحقیق میں تعارض ثابت ہوتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول جمہور کے موافق نہیں۔ دوسرا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنی جدید کتاب الام میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی عن / معصن والی روایات سے استدلال کیا ہے۔ دیکھئے کتاب الام رقم ۹۷۸، رقم ۱۱۶۹، رقم ۱۹۱۹ جس سے معلوم ہوا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی تدلیس مضر نہیں یا حدیث کے لیے باعث ضعف نہیں ہے۔

نوٹ:

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الام میں سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ جو مدلس ہیں ان سے تقریباً ۳۶۵ عن والی روایت نقل کیں۔ دیکھئے کتاب الام رقم ۳-۶-۸-۱۰-۱۱-۱۹-۲۱-۲۲-۳۰-۳۱-۳۵-۳۶-۳۸-۵۳-۱۰۰۱-۱۰۱۱-۱۰۱۵-۱۲۶۰-۱۷۰۰-۱۷۱۰-۲۰۵۱-۲۱۲۱+۳۰۱۲-۳۰۱۲-۴۰۲۳-۴۱۶۲-۴۲۷۰۔ اس تحقیق سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی مدلس کی عن والی روایت کو قبول کرتے تھے اور ان کا حوالہ نقل کرنا

زبیر علیزئی صاحب کو مفید نہیں ہے۔ زبیر علیزئی صاحب کا الفتح لمبین صہ ۴۱ پر امام شافعی کی سفیان بن عیینہ سے روایت کو محمول علی السماع کہنا خود امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اصولوں کے خلاف ہے۔ لہذا زبیر علیزئی صاحب کا یہ قول مردود ہے۔

امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کے قول کا جائزہ:

زبیر علیزئی صاحب نے نور العینین صہ ۱۳۸ پر امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کے قول نقل کرتے ہیں۔ ”مدلس اپنی تدلیس (معنی روایت) میں حجت نہیں ہوتا (الکفایۃ ۳۶۲)“

جواب:

امام ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے بھی طبقات کی تقسیم کی مطلقاً نفی ہوتی ہے مگر نور العینین میں زبیر علیزئی صاحب طبقات کی تقسیم کے قائل ہیں۔ اور اس لئے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو طبقہ ثالثہ قرار دیا۔ لہذا ان کی تحقیق میں تعارض ثابت ہوتا ہے اور ان کی تنقید مردود ثابت ہوتی ہے۔

امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول زبیر علیزئی صاحب کو مفید نہیں۔ کیونکہ امام یحییٰ بن معین اپنی کتاب مسند یحییٰ بن معین میں سفیان ثوری کی عن والی روایات کو نقل اور احتجاج کیا ہے۔ دیکھئے مسند یحییٰ بن معین قلمی جزء ثانی صہ ۱۵۷ صہ ۱۵۸

اس سطور بالا تفصیل سے مندرجہ ذیل نکات عیاں ہوتے ہیں۔

- (۱) امام یحییٰ بن معین کے نزدیک سفیان ثوری کی تدلیس مضر نہیں ہے۔
- (۲) امام یحییٰ بن معین نے اپنے اس قول سے رجوع کر لیا تھا۔ (یا)
- (۳) امام یحییٰ بن معین کے اقوال میں تضاد اور تضاد ثابت ہوتا ہے۔ لہذا ان کے دونوں اقوال ساقط قرار پائیں گے۔



حافظ ذہبی رحمہ اللہ کے قول کا جائزہ:

زبیر علیزئی صاحب نے نور العینین ص ۱۳۲ پر حافظ ذہبی رحمہ اللہ کے اقوال نقل

کرتے ہیں۔

(۱) کان یدلس عن الضعفاء (میزان الاعتدال ۲/۱۶۹)

(۲) ورمادلس عن ضعفاء (سیر اعلام النبلاء ۷/۲۴۲)

(۳) یحدث عن ضعفاء (سیر اعلام النبلاء ۷/۲۷۴)

جواب:

زبیر علیزئی صاحب کے امام ذہبی رحمہ اللہ کے اقوال نقل کرنا مناسب نہیں ہے۔

اس لیے کہ علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے تلخیص مستدرک حاکم میں سفیان ثوری رحمہ اللہ کی متعدد روایات کی تصحیح میں امام حاکم رحمہ اللہ کی موافقت کی ہے۔ علامہ ذہبی رحمہ اللہ کی تصحیح سے مندرجہ ذیل باتیں نمایاں ہوتی ہیں۔

(۱) علامہ ذہبی رحمہ اللہ کے نزدیک سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تالیس مضمر نہیں ہے۔

(۲) علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی تحقیق سے رجوع کر لیا تھا۔ (یا)

(۳) علامہ ذہبی رحمہ اللہ کے دونوں اقوال میں تعارض ثابت ہونے کے بعد ان کے

دونوں اقوال ساقط قرار پائیں گے۔

لہذا معلوم ہوا کہ سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات علامہ ذہبی رحمہ اللہ کی نزدیک

صحیح ہوتی ہے۔ دیکھئے تلخیص مستدرک حاکم حدیث نمبر ۳۷-۹۰-۹۱-۹۵-۹۶-۱۱۷۔

۱۲۵-۱۲۸-۱۳۷-۱۵۵-۱۶۸-۱۷۱-۱۷۴-۱۷۵-۲۶۵-۲۷۶-۲۷۸-۳۲۹ وغیرہ

انتباہ:

زبیر علیزئی صاحب کا حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ سے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو مدلس قرار دینا ان کو مفید نہیں کیونکہ وہ اپنی کتاب الفتح المبین ص ۲۴ پر لکھتے ہیں۔ ”تدلیس وارسال شئی واحد عند الذہبی“ یعنی تدلیس اور ارسال علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایک ہی ہیں۔ جب علاہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ تدلیس اور ارسال میں فرق نہیں کرتے تو سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول کیسے قبول کیا۔

نوٹ:

زبیر علیزئی صاحب کا حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ پیش کرنا مفید نہیں۔ کیونکہ علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب المہذب فی اختصار السنن الکبیرا / ۱ / ۵۲۵ رقم ۲۲۶۸ پر اس حدیث پر سکوت کیا ہے۔ اور سند پر کسی قسم کی کوئی جرح نہیں کی اور نہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی تدلیس پر بحث کی ہے۔ لہذا معلوم ہوا کہ علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ان کی معصن روایات صحیح ہوتی ہیں۔ اور ترک رفع یدین والی حدیث پر تو علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے خود سکوت کیا ہے۔

## مدلس راوی کا حکم

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے النکت علی ابن اصلاح ص ۶۱۴ پر محدثین کرام کے مختلف مذاہب تالیس کے بارے میں نقل کیے اور امام علی بن مدینی کے مسلک کو راجح اور جمہور کے مطابق قرار دیا۔ اور امام علی بن مدینی کا مسلک صاف ظاہر ہے کہ مدلس کی وہ معصن روایت (عن والی) قبول ہوگی جس کی تالیس والی روایتیں قلیل یا کم ہو۔ (دیکھئے الکفایۃ ص ۳۶۲) خطیب بغدادی

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور سفیان ثوری کی تالیس:

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سفیان ثوری کی تالیس کے بارے لکھتے ہیں۔

”لا اعرف لسفیان عن هؤلاء تدلیسا (ما) اقل تدلیسه“ یعنی آپ کی

کتنی کم تالیس تھی۔ (علل الکبیر ترمذی ۲/۹۶۶)

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی تالیس:

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ امام سفیان ثوری کی تالیس کے بارے لکھتے ہیں۔ ”وما

اشاء الیہ شیخاص اطلاق تخریج اصحاب الصحیح لطائفہ منہم حیث

جعل منہم قسما احتمل الائمة تدلیسه وخرجوا الہ فی الصحیح لا مامتہ و

قلۃ تدلیسه فی جنب ماروی کالثوری یتنزل علی ہذا لایسما وقد جعل من

ہذا القسم من کان لا یدلس الاعن ثقة کا بن عینیۃ“.

(ترجمہ) اور جس کی طرف حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اشارہ کیا کہ مدلسین کی ایک جماعت

سے اصحاب صحیح نے علی الاطلاق اپنی کتب میں روایات کی تخریج کی ہے اور ان مدلسین کی ایک قسم وہ بتائی ہے جس کی تدلیس کو ائمتہ حدیث نے قبول کیا ہے۔ اور ان کی روایت اپنی صحیح میں لائے ہیں۔ ان مدلسین کی امامت اور قلت تدلیس کی وجہ سے انہوں نے جو بہت سی روایات کی ہیں۔ ان کے عقائد میں ان کے مقابلہ میں مثلاً امام ثوری اسی بات پر محمول سمجھا جائے خصوصاً اس قسم میں اس مدلس کو بھی داخل کیا ہے جو ثقہ کے سوا تدلیس نہیں کرتا تھا۔ مثلاً ابن عمیرہ معلوم ہوا کہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کے نزدیک سفیان ثوری کے عن والی روایت صحیح ہوتی ہیں۔ (فتح المغیث ج ۱ ص ۱۷۷)

حافظ صلاح الدین العلامی اور سفیان ثوری کی تدلیس:

حافظ علامی سفیان ثوری کی تدلیس کے بارے لکھتے ہیں۔ ”او لقلۃ تدیس فی جنب ماروی“ ص ۱۱۳ جامع تحصیل مندرجہ بالا تحقیق سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ محدثین کرام کے نزدیک جس راوی کی تدلیس اُس کی دیگر روایات کے مقابلے میں کم ہوگی اُس کی تدلیس قابل قبول ہوگی۔ معلوم ہوا کہ امام بخاری، حافظ ابن کثیر اور حافظ علامی رحمہم اللہ اور حافظ ابن کثیر رحمہم اللہ کے نزدیک سفیان ثوری رحمہم اللہ کی قلت تدلیس کی وجہ سے ان کی تدلیس مضر نہیں ہوتی۔ اور یہی تحقیق محدثین کرام کے نزدیک راجح اور مضبوط ہے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس بات کا تفصیلی جائزہ لیا جائے کہ محدثین کرام خصوصاً صحاح ستہ کے محدثین کا منہج اور طریقہ کار سفیان ثوری کی تدلیس کو قبول کرنے میں کیا ہے۔

## سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی تالیس محدثین کرام کی نظر میں

اس تحریر میں اس بات کی اہمیت انتہائی زیادہ ہے کہ ہم محققانہ جائزہ لے سکیں کہ محدثین کرام سفیان ثوری کی عن/مععن روایت کے بارے میں کیا منہج اختیار کرتے ہیں۔ کیونکہ محدثین کرام بڑی ہی مہارت تامہ کے ساتھ راویوں کی روایت نقل کرتے تھے اور متعدد محدثین کرام روایات کے بعد ان کی علت بھی بیان کرتے ہیں۔

۱۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور سفیان ثوری کی تالیس:

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے سنن نسائی میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی میرے علم کے مطابق تقریباً ۳۱۱ مععن/عن والی روایات نقل کیں ہیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کے منہج سے ظاہر ہوتا ہے کہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی مععن روایات صحیح اور قابل احتجاج ہیں۔

## سنن نسائی میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی روایات کی تفصیل

**حدیث نمبر:-**

۱۷۱-۱۵۵-۱۴۱-۱۳۶-۱۳۳-۱۲۷-۱۲۶-۱۱۴-۱۱۱-۸۷-۷۷-۷۰-۶۹-۴۹-۳۷-  
 ۳۱۸-۳۰۰-۲۹۴-۲۹۲-۲۸۴-۲۷۷-۲۶۴-۲۵۳-۲۵۱-۲۴۳-۲۳۷-۲۲۴-۲۰۰-۱۸۹-  
 ۴۹۲-۴۷۳-۴۰۲-۳۹۸-۳۹۰-۳۸۴-۳۸۲-۳۸۱-۳۶۴-۳۵۰-۳۴۳-۳۲۷-۳۲۴-  
 ۷۵۶-۷۳۳-۶۵۸-۶۵۷-۶۵۴-۶۵۰-۶۴۱-۶۱۸-۶۱۵-۵۹۸-۵۳۹-۵۲۴-  
 ۹۷۲-۹۷۱-۹۵۵-۹۴۱-۹۰۲-۹۰۰-۸۷۷-۸۹۲-۷۹۷-۷۸۰-۷۷۷-۷۷۴-  
 ۱۲۷۲-۱۲۷۱-۱۲۶۶-۱۲۲۸-۱۱۷۰-۱۱۶۷-۱۱۴۱-۱۱۳۰-۱۰۶۶-۱۰۵۳-۱۰۴۳-۱۰۳۳-  
 ۱۲۷۹-۱۲۷۸-۱۲۶۶-۱۲۵۹-۱۲۲۹-۱۲۲۳-۱۲۳۲-۱۲۳۲-۱۲۹۰-۱۲۸۵-۱۲۷۴

\_1559\_1553\_1544\_1542\_1541\_1540\_1533\_1532\_1514\_1512\_1504  
 \_1428\_1415\_1492\_1484\_1460\_1454\_1432\_1430\_1594\_1544\_1542  
 \_2028\_2023\_2022\_2018\_1959\_1954\_1843\_1853\_1851\_1499\_1442  
 \_2251\_2193\_2191\_2144\_2142\_2152\_2139\_2124\_2124\_2122\_2119\_2054  
 \_2220\_2394\_2324\_2325\_2324\_2334\_2334\_2334\_2302\_2284\_2243  
 \_2204\_2542\_2552\_2532\_2522\_2519\_2294\_2295\_2289\_2249\_2248  
 \_2821\_2801\_2800\_2453\_2450\_2412\_2440\_2459\_2454\_2454\_2412  
 \_3023\_3028\_3022\_3029\_3020\_3010\_2928\_2952\_2929\_2924\_2844  
 \_3202\_3199\_3131\_3114\_3098\_3094\_3044\_3049\_3044\_3054  
 \_3208\_3390\_3320\_3348\_3354\_3292\_3249\_3214\_3213\_3202  
 \_3582\_3552\_3525\_3524\_3232\_3231\_3229\_3228\_3214\_3210  
 \_3818\_3812\_3813\_3430\_3424\_3424\_3423\_3422\_3412\_3410  
 \_4030\_4010\_4004\_4002\_3994\_3914\_3914\_3900\_3900\_3820\_3819  
 \_4124\_4119\_4110\_4109\_4104\_4105\_4098\_4022\_4022\_4022\_4021  
 \_4229\_4220\_4208\_4281\_4350\_4224\_4198\_4189\_4140\_4132\_4128  
 \_4402\_4259\_4528\_4294\_4224\_4221\_4244\_4244\_4242\_4252  
 \_4414\_4412\_4482\_4421\_4454\_4435\_4415\_4409\_4402\_4403  
 \_4982\_4942\_4941\_4940\_4959\_4943\_4924\_4913\_4851\_4241\_4232  
 \_4943\_4924\_4913\_4851\_4241\_4232\_4214\_4212\_4491\_4982  
 \_5025\_5022\_5022\_4988\_4983\_4982\_4942\_4941\_4940\_4959  
 \_5152\_5147\_5120\_5135\_5114\_5101\_5100\_5083\_5049\_5043\_5042  
 \_5500\_5259\_5230\_5214\_5215\_5298\_5240\_5218\_5250\_5228  
 \_5443\_5422\_5421\_5422\_5425\_5422\_5420\_5554\_5534

## سفن نسائی سفیان ثوری کی احادیث کا عکس

۲۰۔ الرُّحَصَةُ فِي تَرْكِ ذَلِكَ

(۱۰۵۸)۔ (صحیح) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِبْلَانَ الْعَمْرَوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ قَالَ: أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً. [مضى (۱۰۲۶)].

رُؤُوسِهَا الْأَوَّلُ؟! قَالَ: لَا، حَتَّى تَذُوقَ الْعُسَيْلَةَ. [ابن ماجه (۱۹۳۳)].

(۳۴۱۵)۔ (صحیح بما قبله) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِبْلَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ رَزِينَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْأَحْمَرِيِّ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو، قَالَ: سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا، فَيَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ، فَيُغْلِقُ الْبَابَ، وَيُرْجِي السُّنْرَ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا؟ قَالَ: لَا تَحِلُّ لِلأَوَّلِ حَتَّى يُجَامِعَهَا الْآخِرُ. قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا أَوْلَى بِالصَّوَابِ.

۱۳۔ بَابُ إِحْلَالِ الْمُطَلَّاقَةِ ثَلَاثًا، وَمَا فِيهِ مِنَ التَّغْلِيظِ

(۳۴۱۶)۔ (صحیح) أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْوَائِسَةَ وَالْمُوْتِسِمَةَ، وَالْوَأِصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ، وَآكِلَ الرُّبَا وَمُوكِلَهُ، وَالْمُحَلَّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ. [إرواء الغلیل (۱۸۹۷)].

۱۵۔ بَابُ إِرْسَالِ الرَّجُلِ إِلَى زَوْجَتِهِ بِالطَّلَاقِ

(۳۴۱۸)۔ (صحیح) أَخْبَرَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ: سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ، تَقُولُ: أُرْسِلَ إِلَيَّ زَوْجِي بِطَّلَاقِي، فَشَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: «كَمْ طَلَّقَكَ؟»، فَقُلْتُ: ثَلَاثًا، قَالَ: «لَيْسَ لَكَ نَفَقَةٌ، وَاعْتَدِي فِي بَيْتِ ابْنِ عَمِّكَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ؛ فَإِنَّهُ ضَرِيرُ الْبَصَرِ؛ تَلْقِبَنِ ثِيَابَكَ عِنْدَهُ، فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكَ فَأَذِينِي». مُخْتَصَرٌ [إرواء الغلیل (۶) / (۲۰۹) م].

(۳۴۱۹)۔ أَخْبَرَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ نَعِيمِ مَوْلَى فَاطِمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ نَحْوَهُ.

(۲۳۶۲)۔ (صحیح) أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَنْبَأَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَمَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَحَرَّى الْأَثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ. [انظر ما قبله].

(۲۳۶۳)۔ (صحیح أيضاً) أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَحَرَّى يَوْمَ الْأَثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ.

## ۲۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور سفیان ثوری کی تدلیس:

سنن ترمذی میں امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی میرے علم کے مطابق تقریباً ۳۶۸ معصن روایات ہیں اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی تدلیس کا اعتراض نقل نہیں کیا۔ امام ترمذی کی اس منہج سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی تدلیس معصن نہیں اور ان کی مدلسہ روایات صحیح ہوتی ہیں۔

## سنن ترمذی میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی روایات کی تفصیل

سفیان بن سعید بن مسروق الثوري، أبو عبد الله الكوفي ۳، ۳۸، ۴۲، ۴۴، ۶۰، ۶۱، ۶۳، ۹۰، ۹۹، ۱۰۹، ۱۱۹، ۱۲۴، ۱۳۲، ۱۴۰، ۱۵۲، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۹۷، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۱۲، ۲۲۱، ۲۲۹، ۲۴۸، ۲۵۷، ۲۸۱، ۲۸۹، ۲۹۵، ۳۰۶، ۳۱۷، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۵۱، ۳۶۴، ۳۷۲ (م)، ۴۰۶، ۴۱۵، ۴۱۷، ۴۲۴، ۴۲۹، ۴۴۴، ۴۵۴، ۴۹۶، ۵۲۰، ۵۳۳، ۵۵۴، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۲، ۵۷۱، ۶۰۵، ۶۰۹، ۶۱۷ (م)، ۶۲۰، ۶۲۳، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۸، ۶۶۷، ۶۷۳، ۶۸۱، ۶۹۱ (م)، ۶۹۵، ۶۹۹، ۷۲۳، ۷۲۵، ۷۳۴، ۷۳۶، ۷۴۶، ۷۵۶، ۷۷۰، ۷۹۱، ۷۹۵، ۷۹۷، ۸۱۵، ۸۳۲، ۸۵۶، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۷۰، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۹، ۸۹۰، ۹۰۷، ۹۰۹، ۹۲۰، ۹۲۹، ۹۳۳، ۹۶۴، ۹۸۵، ۹۸۹، ۹۹۹، ۱۰۲۷، ۱۰۴۹، ۱۰۵۴، ۱۰۸۱، ۱۰۹۳، ۱۱۰۲، ۱۱۰۲ (م)، ۱۱۰۸، ۱۱۲۰، ۱۱۲۲، ۱۱۳۲، ۱۱۳۵ (م)، ۱۱۴۵، ۱۱۴۵ (م)، ۱۱۷۶، ۱۱۷۹، ۱۱۷۹ (م)، ۱۱۸۵، ۱۲۰۹، ۱۲۰۹ (م)، ۱۲۱۲، ۱۲۳۶، ۱۲۴۰، ۱۲۵۶، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴

، ۱۳۰۰ ، ۱۳۰۸ ، ۱۳۱۰ ، ۱۳۱۶ ، ۱۳۲۶ ، ۱۳۴۰ ، ۱۳۵۷ ، ۱۳۷۱ ،  
 ۱۳۵۹ ، ۱۳۶۱ ، ۱۳۶۵ (م) ، ۱۳۷۴ ، ۱۳۹۵ (م) ، ۱۴۰۸ ، ۱۴۲۰ ، ۱۴۳۱ ،  
 ۱۴۳۱ (م) ، ۱۴۴۴ ، ۱۴۵۵ (م) ، ۱۴۷۵ ، ۱۴۸۲ ، ۱۴۹۱ (م) ، ۱۵۰۴ ،  
 ۱۵۰۵ ، ۱۵۱۰ ، ۱۵۱۴ ، ۱۵۱۵ ، ۱۵۳۴ ، ۱۵۶۱ ، ۱۵۶۷ ، ۱۵۸۴ ،  
 ۱۵۸۵ ، ۱۵۹۷ ، ۱۵۹۸ ، ۱۶۰۰ (م) ، ۱۶۰۶ ، ۱۶۱۱ ، ۱۶۱۴ ، ۱۶۱۷ ،  
 ۱۶۱۷ (م) ، ۱۶۲۳ ، ۱۶۴۷ ، ۱۶۷۰ ، ۱۶۷۱ ، ۱۶۷۱ ، ۱۶۸۲ ، ۱۶۸۸ ،  
 ۱۶۹۸ ، ۱۶۹۹ ، ۱۷۰۱ ، ۱۷۰۹ ، ۱۷۱۱ ، ۱۷۱۳ ، ۱۷۱۵ ، ۱۷۱۷ ، ۱۷۲۴ ،  
 ۱۷۲۶ ، ۱۷۷۸ ، ۱۷۸۳ ، ۱۸۰۰ ، ۱۸۱۴ ، ۱۸۲۰ (م) ، ۱۸۲۲ ، ۱۸۲۳ ،  
 ۱۸۲۴ ، ۱۸۲۷ ، ۱۸۳۰ ، ۱۸۳۹ ، ۱۸۴۲ ، ۱۸۴۳ ، ۱۸۴۳ ، ۱۸۵۲ ، ۱۸۶۹ ،  
 ۱۹۰۶ ، ۱۹۳۹ ، ۱۹۴۵ ، ۱۹۵۰ ، ۱۹۵۱ ، ۱۹۵۲ ، ۱۹۸۰ ، ۱۹۸۱ ، ۱۹۸۲ ، ۱۹۸۳ ، ۱۹۸۶ ،  
 ۱۹۸۷ ، ۱۹۸۷ (م) ، ۱۹۸۷ (م) ، ۲۰۰۶ ، ۲۰۰۷ ، ۲۰۳۱ ، ۲۰۵۰ ،  
 ۲۰۵۶ ، ۲۰۵۶ (م) ، ۲۰۶۰ ، ۲۰۶۰ (م) ، ۲۰۹۳ ، ۲۰۹۴ ، ۲۰۹۴ ، ۲۱۰۳ ،  
 ۲۱۰۵ ، ۲۱۲۳ ، ۲۱۲۵ ، ۲۱۲۶ ، ۲۱۲۷ ، ۲۱۳۷ (م) ، ۲۱۴۳ ، ۲۱۴۶ ،  
 ۲۱۴۶ (م) ، ۲۱۵۷ ، ۲۱۷۲ ، ۲۱۸۳ ، ۲۱۸۳ (م) ، ۲۱۸۴ ، ۲۲۰۶ ،  
 ۲۲۳۰ ، ۲۲۵۶ ، ۲۲۵۹ (م) ، ۲۲۷۶ ، ۲۲۸۱ ، ۲۲۸۲ ، ۲۳۲۷ ، ۲۳۲۷ ،  
 ۲۳۲۸ ، ۲۳۳۳ ، ۲۳۵۳ ، ۲۳۸۷ ، ۲۳۹۳ ، ۲۴۰۱ ، ۲۴۱۴ (م) ، ۲۴۲۳ ،  
 ۲۴۲۳ ، ۲۴۵۴ ، ۲۴۵۴ ، ۲۴۷۰ ، ۲۴۷۰ ، ۲۴۸۰ ، ۲۵۰۲ ، ۲۵۰۳ ،  
 ۲۵۴۳ (م) ، ۲۵۵۳ (م) ، ۲۵۶۶ ، ۲۵۷۳ (م) ، ۲۶۰۰ ، ۲۶۱۴ ، ۲۶۲۰ ،  
 ۲۶۲۰ ، ۲۶۳۲ ، ۲۶۳۵ ، ۲۶۴۱ ، ۲۶۴۳ ، ۲۶۵۰ ، ۲۶۶۲ ، ۲۶۷۳ ، ۲۶۷۳ ،  
 ۲۷۲۰ ، ۲۷۲۰ (م) ، ۲۷۳۰ ، ۲۷۳۰ ، ۲۷۳۹ ، ۲۷۷۲ ، ۲۷۷۲ ، ۲۷۷۲ ،  
 ۲۷۷۴ ، ۲۷۸۷ ، ۲۸۱۰ ، ۲۸۱۱ ، ۲۸۱۱ (م) ، ۲۸۱۲ ، ۲۸۳۵ ، ۲۸۴۹ ،  
 ۲۸۵۰ ، ۲۸۵۰ (م) ، ۲۸۸۰ ، ۲۹۰۸ (م) ، ۲۹۰۸ ، ۲۹۱۴ ، ۲۹۱۴ ،  
 ۲۹۱۴ (م) ، ۲۹۱۷ ، ۲۹۳۷ ، ۲۹۵۰ ، ۲۹۶۲ ، ۲۹۶۲ ، ۲۹۶۶ ، ۲۹۷۵ ،  
 ۲۹۷۵ ، ۲۹۷۹ ، ۲۹۸۷ ، ۲۹۹۲ ، ۲۹۹۵ ، ۲۹۹۵ (م)

## سنن ترمذی میں سفیان ثوری کی روایات کا عکس

(۳۸) (صحیح) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ، عَنْ سَفْيَانَ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلَّلِ الْأَصَابِعَ». وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَالْمُسْتَوْرِدِ، وَهُوَ ابْنُ شَدَّادِ الْفِهْرِيِّ، وَأَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ؛ أَنَّهُ يُخَلَّلُ أَصَابِعُ رِجْلَيْهِ فِي الْوُضُوءِ. وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ، وَإِسْحَاقُ. وَقَالَ إِسْحَاقُ: يُخَلَّلُ أَصَابِعُ بَدَنِهِ وَرِجْلَيْهِ فِي الْوُضُوءِ. وَأَبُو هَاشِمٍ اسْمُهُ: إِسْمَاعِيلُ بْنُ كَثِيرٍ الْمَكِّيُّ. [«ابن ماجه» (۴۴۸)].

(۴۲) (صحیح) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَهَنَّادٌ وَقُتَيْبَةُ، قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ، عَنْ سَفْيَانَ. (ح) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَفْيَانُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً. وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ، وَجَابِرٍ، وَبُرَيْدَةَ، وَأَبِي رَافِعٍ، وَابْنِ الْفَاقِهِ. وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَأَصَحُّ. وَرَوَى رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ وَغَيْرُهُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ

(۸۰۶) (صحیح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ، دَخَرَ الْمَسْجِدَ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ، ثُمَّ مَضَى عَلَى بَيْتِهِ، فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَنْىَ أَرْبَعًا، ثُمَّ أَمَى الْمَقَامَ فَقَالَ: «وَأَنْجِدُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلَّى بِهِ». [البقرة: ۱۲۵] فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَالْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ، ثُمَّ أَمَى الْحَجَرَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ فَاسْتَلَمَهُ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصُّفَا، أَطْفًا، قَالَ: «إِنَّ الصُّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ». [البقرة: ۱۵۸]. وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ. حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ. [«ابن ماجه» (۳۰۷۴): م].

(۸۵۸) (صحیح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ وَمَعْمَرٌ، عَنْ ابْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَمُعَاوِيَةَ لَا يَمُرُّ بِرُكْنِ إِلَّا اسْتَلَمَهُ. فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنْ النَّبِيُّ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَسْتَلِمُ إِلَّا الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ وَالرُّكْنَ الْبَيْتَانِيَّ. فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ النَّبِيِّ مَهْجُورًا. وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ. حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ؛ أَنْ لَا يَسْتَلِمَ إِلَّا الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ وَالرُّكْنَ الْبَيْتَانِيَّ. [«الحج الكبير»: ق].

(۳۶) بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ مُضْطَبِعًا

(۸۵۹) (حسن) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، عَنْ سَفْيَانَ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ ابْنِ بَغْلَى، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ بِالنَّبِيِّ مُضْطَبِعًا، وَعَلَيْهِ بُرْدٌ. هَذَا حَدِيثُ الثَّوْرِيِّ عَنْ

(۲۰۵۵) (صحیح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَقَّارِ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ ائْتَوَى أَوْ اسْتَرْقَى فَقَدْ بَرَى مِنَ التَّوَكُّلِ». وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مُسْعُودٍ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. [«ابن ماجه» (۳۴۸۹)].

(۱۵) بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّخِصَةِ فِي ذَلِكَ

(۲۰۵۶) (صحیح) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُرَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ سَفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ الْأَخْوَلِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخِصَ فِي الرَّقِيبَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالْعَيْنِ وَالثَّنَلَةِ. [م].

### ۳۔ امام ابو داؤد اور سفیان ثوری کی تدلیس:

امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب سنن ابی داؤد میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے میرے علم کے مطابق تقریباً ۲۲۰ روایات درج کیں ہیں اور سفیان ثوری کی تدلیس کا اعتراض نقل نہیں کیا اور نہ ہی تدلیس کو وجہ ضعف بتایا ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ امام ابو داؤد کے نزدیک بھی سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی عن والی روایات صحیح ہوتی ہیں۔

## سنن ابو داؤد میں سفیان ثوری کی روایات کی تفصیل

- حدیث نمبر:-** ۵۵-۶۱-۷۷-۹۵-۹۷-۱۲۷-۱۳۰-۱۵۹-۱۶۶-  
 ۱۷۲-۱۷۸-۲۲۸-۲۶۰-۳۲۲-۳۵۵-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۹-۵۲۰-۵۳۶-۵۳۸-  
 ۵۵۳-۶۱۳-۶۱۸-۶۳۰-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۷۰-۷۰۰-۷۲۸-۷۶۹-  
 ۷۸۸-۸۳۲-۸۷۶-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۸-۱۰۰۴-۱۰۳۸-۱۰۵۸-۱۰۸۸-۱۱۰۱-  
 ۱۱۰۳-۱۱۱۸-۱۱۳۸-۱۱۷۸-۱۱۸۵-۱۲۲۹-۱۲۳۸-۱۲۶۲-۱۲۶۵-۱۲۷۷-۱۳۶۶-  
 ۱۳۹۲-۱۵۱۲-۱۶۸۰-۱۶۳۹-۱۶۶۷-۱۶۹۳-۱۶۹۹-۱۷۳۲-۱۷۵۷-۱۷۶۳-  
 ۱۸۳۷-۱۸۷۵-۱۸۹۶-۱۹۲۲-۱۹۹۳-۱۹۲۳-۱۹۳۱-۱۹۳۷-۱۹۴۰-۱۹۴۲-۱۹۴۶-  
 ۲۰۰۲-۲۰۰۴-۲۰۱۱-۲۰۳۲-۲۰۳۶-۲۰۵۹-۲۰۶۰-۲۰۹۷-۲۱۱۶-۲۱۱۷-۲۱۲۰-  
 ۲۱۴۳-۲۱۵۰-۲۱۶۳-۲۱۶۵-۲۱۸۳-۲۲۰۸-۲۲۳۷-۲۲۵۷-۲۲۹۰-۲۲۹۵-  
 ۲۳۱۲-۲۳۶۶-۲۳۷۶-۲۳۸۶-۲۳۹۹-۲۴۰۳-۲۴۰۳-۲۴۵۷-۲۴۶۳-۲۴۹۸-  
 ۲۵۳۰-۲۵۳۱-۲۵۳۹-۲۵۶۲-۲۵۶۶-۲۵۹۹-۲۶۱۳-۲۶۱۵-۲۶۳۷-۲۶۵۲-

\_۲۹۹۶\_۲۹۹۳\_۲۹۵۶\_۲۹۶۱\_۲۹۲۸\_۲۹۱۸\_۲۹۰۲\_۲۸۷۸\_۲۷۶۳\_۲۷۵۰  
 \_۲۲۰۰\_۲۱۶۷\_۲۱۶۵\_۲۱۵۷\_۲۱۳۲\_۲۱۱۷\_۲۰۹۸\_۲۰۲۵\_۲۰۳۳\_۲۰۱۲  
 \_۲۲۸۶\_۲۲۵۹\_۲۲۵۲\_۲۲۳۸\_۲۲۲۹\_۲۲۰۶\_۲۲۲۰\_۲۲۱۶\_۲۲۱۲  
 \_۲۵۵۹\_۲۵۳۰\_۲۵۱۸\_۲۵۱۱\_۲۲۶۹\_۲۲۵۰\_۲۲۳۷\_۲۲۰۰\_۲۲۹۰  
 \_۲۷۶۵\_۲۷۲۲\_۲۷۲۲\_۲۷۰۱\_۲۶۹۱\_۲۶۷۷\_۲۵۹۱\_۲۵۸۵\_۲۵۷۰  
 \_۲۹۹۷\_۲۹۸۲\_۲۹۷۰\_۲۹۲۱\_۲۹۱۲\_۲۸۷۳\_۲۸۵۵\_۲۸۵۲\_۲۷۷۱  
 \_۲۲۵۶\_۲۲۱۰\_۲۱۹۲\_۲۱۸۶\_۲۱۷۶\_۲۱۳۷\_۲۱۲۵\_۲۱۲۱\_۲۱۱۷\_۲۰۹۰  
 \_۲۶۳۲\_۲۶۳۱\_۲۶۲۲\_۲۶۲۱\_۲۶۰۷\_۲۵۵۵\_۲۲۰۶\_۲۲۷۹\_۲۲۶۸  
 \_۲۷۳۲\_۲۷۲۳\_۲۷۱۵\_۷۲۱۰\_۲۷۰۱\_۲۶۹۹\_۲۶۸۲\_۲۶۸۰\_۲۶۵۰  
 \_۲۸۲۳\_۲۸۰۶\_۲۸۰۳\_۲۷۹۳\_۲۷۹۲\_۲۷۷۳\_۲۷۶۹\_۲۷۶۶\_۲۷۳۳  
 \_۲۹۱۶\_۲۹۱۱\_۲۹۰۳\_۲۸۹۰\_۲۸۷۷\_۲۸۷۳\_۲۸۵۲\_۲۸۳۳\_۲۸۳۱\_۲۸۳۸  
 \_۵۱۰۷\_۵۱۰۱\_۵۰۵۱\_۵۰۵۰\_۵۰۲۵\_۵۰۲۰\_۵۰۲۹\_۲۹۸۶\_۲۹۸۳\_۲۹۱۱  
 \_۵۱۸۲\_۵۱۷۷\_۵۱۶۹\_۵۱۵۳\_۵۱۳۱\_۵۱۳۳\_۵۱۳۱\_۵۱۲۰

## سنن ابی داؤد میں سفیان ثوری کی احادیث کا عکس

(۶۱) (حسن صحیح) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ ابْنِ عَقِيلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَقْفِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَضِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ، وَتَخْرِيبُهَا التَّكْبِيرُ، وَتَخْلِيلُهَا التَّنِيمُ». [سبأني برقم (۶۱۸)].

(۶۳۰) (صحیح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ، نَا وَكَيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ الرُّجَالَ عَاقِدِي أَرْهَمِهِمْ فِي أَعْنَاقِهِمْ مِنْ ضِبْطِ الْأُرْرِ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ كَأَمْثَالِ الصَّيَّانِ، فَقَالَ قَائِلٌ: يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُؤُوسَكُمْ حَتَّى يَرْفَعَ الرُّجَالُ. [ق].

(۶۱۴) (صحیح) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، نَا بَيْهَقِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، ثَبِي بَعْلَى بْنُ عَطَاوٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَرِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ إِذَا انْصَرَفَ انْحَرَفَ.

(۶۱۸) (حسن صحیح) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نَا وَكَيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ ابْنِ عَقِيلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَقْفِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَضِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ، وَتَخْرِيبُهَا التَّكْبِيرُ، وَتَخْلِيلُهَا التَّنِيمُ». [مضى (۶۱)].

(۸۳۲) (حسن) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نَا وَكَيْعٌ بْنُ الْجَرَّاحِ، نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَبِي خَالِدِ الدَّالَانِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّكْسِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَخَذَ مِنَ الْقُرْآنِ

(۱۰۸۶) (صحیح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كُنَّا نَقِيلُ وَتَتَعَدَّى بَعْدَ الْجُمُعَةِ. [ق].

## ۴۔ امام ابی عبداللہ محمد القزویٰ ابن ماجہ رحمہ اللہ اور سفیان کی تالیس:

امام ابو عبداللہ القزویٰ ابن ماجہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب سنن ابن ماجہ میں سفیان ثوری کی تقریباً ۲۲۳ روایات لی ہیں۔ لہذا ظاہر ہے کہ ابن ماجہ رحمہ اللہ کے نزدیک سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات صحیح ہوتی ہیں۔ اور انہوں نے اپنی کتاب میں سفیان ثوری رحمہ اللہ کے مدلس کا کسی بھی حدیث کے تحت اعتراض درج نہیں کیا۔

## سنن ابن ماجہ میں سفیان ثوری رحمہ اللہ کی روایات کا عکس

(۸۳) (صحیح) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْمَخْزُومِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: جَاءَ مُشْرِكُو قُرَيْشٍ يُخَاصِمُونَ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْقَدْرِ (۷)، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَىٰ وجوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ. إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ﴾ [القدر: ۴۸-۴۹]. [«الظلال» (۳۴۹): م].

(۱۴۶) (صحیح) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هَانِيَةَ بْنِ هَانِيَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَاسْتَأْذَنَ عُمَارُ بْنُ بَاسِرٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «انذروا له، مرحباً بالطيب المطيب». [«المشكاة» (۶۲۲۶)، «الصحیحة» (۲/۴۶۶)، «الروض» (۷۰۲)].

(۵۸۳) (صحیح) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُجِيبُ نَمَّ بَنَامٍ كَهَيْئَةِ لَا يَمَسُّ مَاءً قَالَ سُفْيَانُ: فَذَكَرْتُ الْحَدِيثَ يَوْمًا، فَقَالَ لِي إِسْمَاعِيلُ: يَا فَتَى! بَشِّرْ هَذَا الْحَدِيثُ بِشَيْءٍ. [«صحیح ابی داود» ایضاً].

(۱۷۹۰) (صحیح) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي قَدْ عَفَوْتُ عَنْكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَبْلِ وَالرَّقِيقِ، وَلَكِنْ هَانُوا رُغْعَ الْعُسْرِ، مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دَرَاهِمًا، دَرَاهِمًا». [«صحیح ابی داود» (۱۴۰۴-۱۴۰۶)].

(۱۸۸۹) (صحیح) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: «مَنْ يَنْزَوِجُهَا؟» فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «أَعْطِهَا وَلَوْ خَانِمًا مِنْ حَدِيدٍ». فَقَالَ: لَيْسَ مَعِيَ، قَالَ: «قَدْ رَوَّجْتُهَا عَلَى مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ». [«الإرواء» (۱۸۲۳ و ۱۹۲۵)، «صحیح ابی داود» (۱۸۳۸): ق].

(۲۰۲۰) (صحیح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: طَلَّقُ الشَّيْءَ أَنْ يُدَلِّفَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جَمَاعٍ. [«الإرواء» ایضاً].

(۲۰۲۳) (صحیح) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ ابْنِ عَمْرٍو، أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «مُرَّ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُطَلِّفَهَا وَهِيَ طَاهِرَةٌ أَوْ حَامِلَةٌ». [«الإرواء» ایضاً (۷/۱۲۶ و ۱۳۰)].

## سنن ابن ماجہ میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی روایات تفصیل

سفیان بن سعید بن مسروق الثوري ٤١، ٥٧، ٨٣، ٩٠، ٩٧، ١٢٢، ١٣٥،  
 ١٣٧، ١٤٣، ١٤٦، ١٥٣، ١٥٥، ١٦٠، ١٦٢، ١٩١، ٢١١، ٢١٢،  
 ٢٤٦، ٢٤٩، ٢٧٥، ٢٧٧، ٢٨٦، ٣١٦، ٣٤٢ (م) ٣٥٣، ٣٧٦، ٣٨٤،  
 ٤١١، ٤١٧، ٤١٨، ٤٢٢، ٤٣٨، ٤٥٠، ٤٥٠، ٤٥٠، ٤٥٠، ٤٥٠،  
 ٥٨٣، ٥٨٨، ٦٠٢، ٦٢٨، ٦٣٤، ٦٣٦، ٦٥٤، ٦٦٢، ٦٦٧، ٦٧٦، ٧٢٥،  
 ٧٤٥، ٨٢١، ٨٩٩ (م) و (م)، ٩٤٥، ١٠٠١، ١٠٠٥، ١٠٢١، ١٠٤٥،  
 ١٠٧٠، ١٠٧٨، ١١٠٦، ١١٤٩، ١١٦١، ١١٨٢، ١١٩٧، ١٢٠٨،  
 ١٢٢٤، ١٢٦٤، ١٢٦٦، ١٣٧١، ١٣٧٥، ١٤٥٦، ١٤٥٧، ١٥٣٦،  
 ١٥٤٧، ١٥٧٤، ١٥٨٤، ١٦٢٢، ١٦٣٢، ١٦٦١، ١٦٧٢، ١٧٠٦،  
 ١٧٢٠، ١٧٤١، ١٧٥٩، ١٧٩٠، ١٨٢٨، ١٨٤٠، ١٨٦٩، ١٨٨٨،  
 ١٨٨٩، ١٨٩١، ١٨٩١ (م)، ١٩١٧، ١٩١٨، ١٩١٨، ١٩٢٢، ١٩٤٥، ١٩٦١، ١٩٦١، ١٩٩٥،  
 ٢٠١٣، ٢٠١٧، ٢٠٢٠، ٢٠٢٠، ٢٠٢٣، ٢٠٢٦، ٢٠٢٦، ٢٠٣٥، ٢٠٧٧، ٢١٢٢،  
 ٢١٢٣، ٢١٤٣، ٢٢٢٠، ٢٢٢٢، ٢٢٢٨، ٢٢٢٨، ٢٢٣٢ (م)، ٢٣٣٩،  
 ٢٣٤٨، ٢٣٩٤، ٢٤١٦، ٢٤٣٥، ٢٤٤٧، ٢٤٤٧، ٢٤٤٧، ٢٤٤٧، ٢٤٤٧،  
 ٢٥٢٥، ٢٥٤١، ٢٥٩٣، ٢٦٦٧، ٢٧١٥، ٢٧٢١، ٢٧٢١، ٢٧٢١، ٢٧٢١،  
 ٢٧٣٧، ٢٧٤٧، ٢٧٩٠، ٢٨٠٩، ٢٨١٥، ٢٨٢٨، ٢٨٢٨، ٢٨٣٠، ٢٨٣٥،  
 ٢٨٤٢، ٢٨٥١، ٢٨٥٢، ٢٨٥٢، ٢٨٥٢، ٢٨٥٢، ٢٨٥٢، ٢٨٥٢، ٢٨٥٢،  
 ٢٩٢٣، ٢٩٥٤، ٢٩٩١، ٣٠١٠، ٣٠١٠، ٣٠١٠، ٣٠١٠، ٣٠١٠، ٣٠١٠،  
 ٣٠٢٣، ٣٠٢٥، ٣٠٢٧، ٣٠٤١، ٣٠٥٩، ٣٠٥٩، ٣٠٧٦، ٣٠٨٤، ٣١٠٠،  
 ٣١٠٢، ٣١٠٣، ٣١٢٢، ٣١٣٧، ٣١٤٠، ٣١٤٣، ٣١٤٣، ٣١٤٣، ٣١٤٨،  
 ٣١٥٩، ٣١٧٧، ٣١٨٧، ٣١٩٧، ٣٢٠٣، ٣٢٠٣، ٣٢٠٣، ٣٢٠٣، ٣٢٠٣،  
 ٣٣١٣، ٣٣٣١، ٣٣٣٨، ٣٤٣٨، ٣٤٣٨، ٣٤٣٨، ٣٤٣٨، ٣٤٣٨، ٣٤٣٨،  
 ٣٥١٨، ٣٥٢٤، ٣٥٢٥، ٣٥٣٦، ٣٥٣٦، ٣٥٣٦، ٣٥٣٦، ٣٥٣٦، ٣٥٣٦،  
 ٣٦١٤، ٣٦١٩، ٣٦٣٦، ٣٦٣٦، ٣٦٣٦، ٣٦٣٦، ٣٦٣٦، ٣٦٣٦، ٣٦٣٦،  
 ٣٧٥٠، ٣٧٦٣، ٣٧٨٩، ٣٨١١، ٣٨٣٠، ٣٨٣٠، ٣٨٣٢، ٣٨٣٢، ٣٨٣٢،  
 ٣٨٨٠، ٣٩٠٠، ٤٠٠٦، ٤٠٢٢، ٤٠٤١، ٤٠٤١، ٤٠٤١، ٤٠٤١، ٤٠٤١،

١١٥٢ - ٤١١٦ - ٤٢٥٧ - ٤٢٣١ - ٤٢٣٩ - ٤٣٨٩

٤٦٤

۵۔ حافظ ابن حبان البستی رحمۃ اللہ علیہ کا اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی تدلیس:

حافظ ابن حبان البستی رحمۃ اللہ علیہ کا منہج معلوم کرنا اہم ہے کیونکہ زبیر علیزئی صاحب نے اپنے ماہنامہ رسالہ الحدیث نمبر ۳۳ صفحہ ۱۳۷ اور صفحہ ۳۸ پر ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کا قول سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی تدلیس پر بھی نقل کرتے ہیں۔

(۱) وأما المدلسون الذين هم ثقات وعدول، فإنا لا نحتج بأخبارهم إلا فاتبنوا السماع فيما رويوا مثل الثوري والاعمش وأبي اسحاق وأضرابهم من الأئمة المستقين. (الاحسان بترتيب صحيح ابن حبان ۱/۹۰)

ترجمہ: وہ مدلس راوی جو ثقہ عادل ہیں، ہم ان کی صرف ان مرویات سے ہی حجت پکڑتے ہیں جن میں وہ سماع کی تصریح کریں مثلاً سفیان ثوری، اعمش اور ابواسحاق وغیرہم جو کہ زبردست ثقہ امام تھے..... الخ

(۲) ترجمہ: وہ ثقہ مدلس راوی جو اپنی احادیث میں تدلیس کرتے تھے مثلاً قتادہ، یحییٰ بن ابی کثیر، اعمش، ابواسحاق، ابن جریج، ابن اسحاق، ثوری اور ہشام، بعض اوقات آپ اپنے اس شیخ سے جس سے سنا تھا وہ روایات بطور تدلیس بیان کر دیتے جنہیں انہوں نے ضعیف ناقابل حجت لوگوں سے سنا تھا۔ تو جب تک واپس اگرچہ ثقہ ہی ہو یہ نہ کہے ”حدثنی“ یا ”سمعت“ اس نے حدیث بیان کی یا میں نے سنا تو اس کی خبر سے حجت پکڑنا جائز نہیں ہے۔ (المجر وحین ج ۱ ص ۷۲)

مگر زبیر علیزئی صاحب کا ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کرنا محدثین کرام کے منہج پر صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ حافظ ابن حبان نے اپنی کتاب صحیح ابن حبان بترتيب ابن ہلبان رحمۃ اللہ علیہ میں تقریباً ۲۰ روایات عن والی نقل کیں۔ اور اس میں ”حدثنا“ یا ”سمعت“ کا لفظ موجود نہیں ہے۔ اور سفیان ثوری کی تدلیس پر اعتراض نقل نہیں کیا۔ لہذا حافظ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کے منہج



،۳۶۹۴ ،۳۶۱۷ ،۳۵۷۸ ،۳۵۵۷ ،۳۵۱۰ ،۳۴۲۱ ،۳۴۱۰ ،۳۳۲۴  
 ،۳۸۵۶ ،۳۸۴۶ ،۳۸۲۳ ،۳۸۲۲ ،۳۷۶۹ ،۳۷۵۳ ،۳۷۱۷ ،۳۶۹۸  
 ،۳۰۵۸ ،۳۰۱۱ ،۳۰۰۴ ،۳۹۳۵ ،۳۸۹۶ ،۳۸۹۲ ،۳۸۶۹ ،۳۸۶۰  
 ،۳۲۵۰ ،۳۲۴۰ ،۳۱۹۰ ،۳۱۷۹ ،۳۱۷۷ ،۳۰۹۹ ،۸۰۹۸ ،۳۰۴۶  
 ،۳۷۹۶ ،۳۷۹۵ ،۳۷۹۱ ،۳۷۱۴ ،۳۶۳۴ ،۳۵۶۹ ،۳۵۶۸ ،۳۴۰۷  
 ،۵۰۱۰ ،۴۹۶۰ ،۴۹۴۹ ،۴۸۹۲ ،۴۸۷۹ ،۴۸۲۱ ،۴۸۱۱ ،۴۸۰۴  
 ،۵۵۳۲ ،۵۴۴۹ ،۵۴۴۵ ،۵۲۷۱ ،۵۲۴۶ ،۵۲۴۰ ،۵۱۲۷ ،۵۰۶۰  
 ،۵۷۷۷ ،۵۷۲۴ ،۵۶۵۹ ،۵۵۹۵ ،۵۵۸۳ ،۵۵۷۱ ،۵۵۳۹  
 ،۵۹۳۶ ،۵۹۲۰ ،۵۸۷۳ ،۵۸۶۵ ،۵۸۴۱ ،۵۸۳۷ ،۵۸۲۸ ،۵۷۸۴  
 ،۶۰۳۷ ،۶۰۳۲ ،۵۹۶۸ ،۵۹۷۰ ،۵۹۶۹ ،۵۹۶۱ ،۵۹۵۲ ،۵۹۴۲  
 ،۶۱۲۲ ،۶۰۸۷ ،۶۰۷۵ ،۶۰۶۴

۶۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور سفیان ثوری کی تدلیس:

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے تقریباً  
 ۱۵۷۲ روایات درج کیں ہیں اور اپنی پوری مسند میں کسی مقام پر سفیان ثوری کی تدلیس کی  
 وجہ سے حدیث کا ضعف نقل نہیں کیا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے اس طریقہ سے واضح ہو جاتا ہے کہ  
 ان کے نزدیک سفیان ثوری کے تدلیس حدیث کے ضعف کا باعث نہیں اور ان کی عن والی  
 روایات قابل حجت ہوتی ہیں۔

## مسند احمد میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی روایات کی تفصیل

۲۰۸۲ - ۲۰۸۹ ، ۲۰۸۷ ، ۲۰۸۵ -  
 ۲۰۹۲ ، ۲۰۹۷ ، ۲۰۹۸ ، ۲۱۰۰ - ۲۱۰۳ ،  
 ۲۱۰۵ ، ۲۱۱۲ ، ۲۱۶۶ ، ۲۱۷۳ ، ۲۲۳۴ ،  
 ۲۴۲۷ ، ۲۴۲۸ ، ۲۴۲۹ ، ۲۴۳۴ - ۲۴۳۹ ،  
 ۲۴۷۴ - ۲۴۷۹ ، ۲۴۹۵ ، ۲۵۰۴ -  
 ۲۵۶۱ ، ۲۵۶۶ ، ۲۵۷۳ ، ۲۵۷۴ ، ۲۶۱۱ ،  
 ۲۶۱۲ ، ۲۶۲۰ ، ۲۶۸۱ ، ۲۶۸۹ ، ۲۸۰۴ -  
 ۲۸۰۷ ، ۲۸۱۵ ، ۲۸۱۸ ، ۲۸۴۱ ، ۲۸۶۱ ،  
 ۲۸۶۳ ، ۲۸۶۴ ، ۲۸۶۷ ، ۲۸۷۷ ، ۲۹۹۵ ،  
 ۳۰۱۱ ، ۳۰۱۲ ، ۳۰۷۴ ، ۳۰۷۵ ، ۳۰۷۸ ،  
 ۳۰۸۱ ، ۳۰۸۲ ، ۳۱۸۶ ، ۳۱۹۲ - ۳۱۹۹ ،  
 ۳۲۰۱ ، ۳۲۰۲ ، ۳۲۰۴ ، ۳۲۰۵ ، ۳۲۱۴ ،  
 ۳۲۱۶ ، ۳۲۲۳ ، ۳۲۲۵ ، ۳۲۲۶ ، ۳۲۲۷ ،  
 ۳۲۳۶ ، ۳۲۷۱ ، ۳۲۷۲ ، ۳۳۲۵ ،  
 ۳۳۳۱ ، ۳۳۳۵ ، ۳۳۳۶ ، ۳۳۵۳ ، ۳۳۵۸ ،  
 ۳۳۵۹ ، ۳۳۶۲ ، ۳۳۶۴ ، ۳۳۷۰ ، ۳۴۱۲ ،  
 ۳۴۱۳ ، ۳۴۱۴ ، ۳۴۲۶ ، ۳۴۳۳ - ۳۴۳۸ ،  
 ۳۴۵۰ ، ۳۴۵۱ ، ۳۴۸۷ ، ۳۴۹۱ ، ۳۵۳۳ ،  
 ۳۵۵۹ ، ۳۵۷۳ ، ۳۵۸۵ ، ۳۶۰۶ ، ۳۶۴۶ ،  
 ۳۶۴۸ ، ۳۶۵۲ ، ۳۶۵۸ ، ۳۶۶۶ ، ۳۶۷۰ ،  
 ۳۶۷۵ ، ۳۶۸۱ ، ۳۶۸۲ ، ۳۶۸۴ ، ۳۶۸۷ ،  
 ۳۶۹۰ ، ۳۶۹۱ ، ۳۶۹۳ ، ۳۶۹۷ ، ۳۶۹۹ ،  
 ۳۷۰۲ ، ۳۷۰۳ ، ۳۷۰۸ ، ۳۷۶۲ ، ۳۷۷۴ ،  
 ۳۷۷۹ ، ۳۷۹۸ - ۳۸۰۲ ، ۳۸۰۷ ، ۳۸۱۷ ،  
 ۳۸۴۶ ، ۳۸۵۲ - ۳۸۵۵ ، ۳۸۷۳ ، ۳۸۷۴ ،  
 ۳۸۷۵ ، ۳۸۸۰ - ۳۸۸۴ ، ۳۸۸۶ ، ۳۸۸۷ ،  
 ۳۸۸۸ ، ۳۹۲۱ ، ۳۹۲۲ ، ۳۹۲۳ ، ۳۹۲۵ ،  
 ۳۹۶۷ ، ۳۹۷۵ - ۳۹۷۸ ، ۴۰۰۲ ، ۴۰۰۳ ،  
 ۴۰۱۷ - ۴۰۲۰ ، ۴۰۲۳ ، ۴۰۶۷ ، ۴۰۷۲ ،  
 ۴۰۸۵ - ۴۰۸۸ ، ۴۰۹۲ ، ۴۰۹۳ ، ۴۰۹۸ ،  
 ۴۱۱۵ ، ۴۱۱۸ ، ۴۱۲۰ ، ۴۱۲۳ ، ۴۱۲۴

سفیان بن سعید الثوري: ۲۱ ، ۴۶ ، ۶۶ ، ۸۲ ،  
 ۱۸۹ ، ۱۹۰ ، ۲۰۰ ، ۲۱۵ ، ۲۱۹ ، ۲۳۴ ،  
 ۲۵۶ ، ۲۵۷ ، ۲۶۰ ، ۲۶۳ ، ۲۷۲ ، ۲۷۳ ،  
 ۲۷۴ ، ۲۷۵ ، ۲۹۵ ، ۳۲۳ ، ۳۷۵ ،  
 ۳۸۲ ، ۳۸۵ ، ۳۹۰ ، ۴۰۴ ، ۴۰۵ ، ۴۰۸ ،  
 ۴۸۷ ، ۴۸۸ ، ۴۹۱ ، ۵۰۰ ، ۵۰۲ ، ۵۲۸ ،  
 ۶۳۴ ، ۶۵۰ ، ۶۵۲ ، ۶۹۷ ، ۶۹۹ ، ۷۳۲ ،  
 ۷۳۴ ، ۷۳۶ ، ۷۳۸ ، ۷۳۹ ، ۷۳۷ ، ۷۴۳ ،  
 ۷۶۱ ، ۷۶۲ ، ۷۶۵ ، ۷۶۸ ، ۷۷۱ ، ۷۷۹ ،  
 ۷۸۱ ، ۷۸۴ ، ۷۸۵ ، ۸۲۱ ، ۸۲۳ ، ۸۲۷ ،  
 ۹۲۸ ، ۹۳۳ ، ۹۳۹ ، ۹۴۵ ، ۹۷۰ ، ۹۷۱ ، ۹۹۰ ،  
 ۱۰۰۶ ، ۱۰۱۲ ، ۱۰۱۴ ، ۱۰۱۵ ، ۱۰۱۷ ،  
 ۱۰۱۹ ، ۱۰۲۰ ، ۱۰۲۱ ، ۱۰۲۴ ، ۱۰۲۵ ،  
 ۱۰۳۳ ، ۱۰۳۴ ، ۱۰۳۶ ، ۱۰۳۷ ، ۱۰۳۸ ،  
 ۱۰۴۰ ، ۱۰۵۸ ، ۱۰۶۴ ، ۱۰۶۵ ، ۱۰۶۹ ،  
 ۱۰۷۲ ، ۱۰۷۳ ، ۱۰۷۶ ، ۱۰۷۹ ، ۱۰۸۴ ،  
 ۱۰۸۵ ، ۱۰۸۶ ، ۱۰۸۸ ، ۱۰۹۱ ، ۱۰۹۳ ،  
 ۱۰۹۵ ، ۱۰۹۶ ، ۱۰۹۷ ، ۱۱۰۱ ، ۱۱۰۴ ،  
 ۱۱۰۷ ، ۱۱۰۸ ، ۱۱۱۲ ، ۱۱۱۶ ، ۱۱۳۷ ،  
 ۱۲۰۰ ، ۱۲۰۵ ، ۱۲۰۶ ، ۱۲۰۸ ، ۱۲۲۶ ،  
 ۱۲۳۱ ، ۱۲۴۳ ، ۱۲۴۵ ، ۱۲۴۶ ، ۱۲۵۱ ،  
 ۱۲۷۲ ، ۱۲۷۳ ، ۱۲۷۴ ، ۱۳۲۶ ، ۱۳۴۵ ،  
 ۱۳۴۸ ، ۱۳۵۱ ، ۱۳۵۴ ، ۱۳۹۳ ، ۱۴۸۰ ،  
 ۱۴۸۱ ، ۱۴۸۲ ، ۱۴۸۷ ، ۱۴۸۸ ، ۱۴۹۹ ،  
 ۱۵۱۸ ، ۱۵۱۸ ، ۱۵۷۷ ، ۱۶۳۰ ، ۱۶۳۴ ، ۱۷۲۱ ،  
 ۱۷۳۰ ، ۱۷۶۳ ، ۱۷۷۴ ، ۱۷۸۸ ، ۱۸۳۵ ،  
 ۱۸۶۳ ، ۱۸۶۵ ، ۱۹۵۰ ، ۱۹۷۵ ، ۱۹۹۱ ،  
 ۱۹۹۲ ، ۱۹۹۷ ، ۲۰۰۸ ، ۲۰۲۶ ، ۲۰۲۷ ،  
 ۲۰۳۹ ، ۲۰۴۷ ، ۲۰۵۷ ، ۲۰۶۰ ، ۲۰۶۲ ،  
 ۲۰۶۳ ، ۲۰۶۹ ، ۲۰۷۰ ، ۲۰۷۲ ، ۲۰۷۹

٧٨٠٩ ٧٨٠٨ ٧٧٩٩ ٧٧٩٨ ٧٧٨٩  
 ٧٨٢٨ ٧٨٢٥ ٧٨٢٣ ٧٨١٦ ٧٨١١  
 ٧٨٩٢ ٧٨٧٠ ٧٨٦٩ ٧٨٦٨ ٧٨٢٩  
 ٧٠٧٣ ٧٩٨٨ ٧٩٨٥ ٧٩٢٦ ٧٨٩٤  
 ٧٤٠٨ ٧٣٩٤ ٧١٤٣ ٧١٠٧ ٧١٠٤  
 ٧٦٠٧ ٧٥٩٩ ٧٥٩٨ ٧٥٩٧ ٧٤٦١  
 ٧٨٧١ ٧٨١٨ ٧٧٩٤ ٧٧٤٤ ٧٦١٥  
 ٨٠٢٣ ٧٩٠٣ ٧٨٧٦ ٧٨٧٥ ٧٨٧٤  
 ٨٤٤٠ ٨٤٣٦ ٨١٠٣ ٨٠٧٦ ٨٠٣٣  
 ٩١٠٦ ٩٠٦٨ ٨٨٩٩-٨٨٩٢ ٨٦٢٦  
 ٩١٢٣ ٩١١٨-٩١١٣ ٩١١٠ ٩١٠٩  
 ٩٦٢٦ ٩٥٧٢ ٩٥٦١ ٩٢١٧ ٩١٩٣  
 ٩٧٢٦ ٩٧٢٠ ٩٧١٠ ٩٧٠٦ ٩٦٧٩  
 ٩٧٣٦ ٩٧٣٤ ٩٧٣٣ ٩٧٣٢ ٩٧٢٧  
 ٩٧٥٧ ٩٧٥٥ ٩٧٤٨ ٩٧٤٥ ٩٧٤٢  
 ٩٧٦٨ ٩٧٦٧ ٩٧٦٤ ٩٧٥٩ ٩٧٥٨  
 ٩٧٨٤ ٩٧٨١ ٩٧٧٦ ٩٧٧٥ ٩٧٧٤  
 ٩٩٤٣ ٩٩٤٢ ٩٩٤١ ٩٩٣٩ - ٩٩٣٦  
 ٩٩٨٨ - ٩٩٨٥ ٩٩٨٣ - ٩٩٦٦  
 ١٠٠١٧ ١٠٠١٥ ١٠٠١٤ ١٠٠١٣  
 ١٠٠٨٠ ١٠٠٧٦ ١٠٠٧٥ ١٠٠٧٤  
 ١٠٠٩٨ ١٠٠٩٥ ١٠٠٨٢ ١٠٠٨١  
 ١٠١٤١ ١٠١١٩ ١٠١٠٣ ١٠١٠٢  
 ١٠١٦٤ ١٠١٦٣ ١٠١٦٠ ١٠١٥٦  
 ١٠١٧٥ ١٠١٧٤ ١٠١٦٩ ١٠١٦٨  
 ١٠٢٠٦ ١٠٢٠٢ ١٠١٩٩ ١٠١٨٧  
 ١٠٢٣٥ ١٠٢٣٣ ١٠٢٢٨ ١٠٢٢٠  
 ١٠٢٧٩-١٠٢٧٤ ١٠٢٤٥ ١٠٢٤٤  
 ١٠٤٩٥ ١٠٤٩٤ ١٠٤٤٨ ١٠٢٩٢  
 ١٠٧٩٦ ١٠٧٤٥ ١٠٧٤٤ ١٠٦٠٩  
 ١٠٨٧٢ ١٠٨٧١ ١٠٨٧٠ ١٠٧٩٧  
 ١١٢٧٤ ١١٢٦٥ ١١٢٦٢ ١١٢١٠

٤١٣٥ ٤١٣١ ٤١٣٠ ٤١٢٩ ٤١٢٦  
 ٤١٦٩ ٤١٤٠ ٤١٣٩ ٤١٣٧ ٤١٣٦  
 ٤٢١٠ ٤٢٠٧ ٤١٩٩ - ٤١٩٣ ٤١٩٠  
 ٤٢٢٠ ٤٢١٨ ٤٢١٦ ٤٢١٥ ٤٢١١  
 ٤٢٣٦ ٤٢٣٤ ٤٢٣٠ ٤٢٢٧ ٤٢٢١  
 ٤٢٤٧ ٤٢٤٤ ٤٢٤٢ ٤٢٤١ ٤٢٣٧  
 ٤٣٥١ ٤٣٢٠ ٤٢٩٦ ٤٢٨٣ ٤٢٤٩  
 ٤٤٤٧ ٤٤٤٦ ٤٤٤١ ٤٤٠٣ ٤٣٥٢  
 ٤٦٧٦ ٤٦٤٢ ٤٦٣٤ ٤٥٣٢ ٤٤٧٤  
 ٤٧٠١ ٤٦٩٨ ٤٦٨٨ ٤٦٨٧ ٤٦٨٣  
 ٤٧٦٤ ٤٧٥٤ ٤٧٤٤ ٤٧٠٣ ٤٧٠٢  
 ٤٧٨٦ ٤٧٨٤ ٤٧٧٧ ٤٧٧٦ ٤٧٦٦  
 ٤٧٩٨ ٤٧٩٤ ٤٧٩٢ ٤٧٨٩ ٤٧٨٨  
 ٤٩٠٥ ٤٩٠٤ ٤٨٩٤ ٤٨٩٣ ٤٧٩٩  
 ٥١٠١ - ٥٠٩٧ ٤٩٨٢ ٤٩٦٤ ٤٩٠٩  
 ٥١٣٩ - ٥١٣٣ ٥١١١ - ٥١٠٦  
 ٥١٩٠ ٥١٨٩ ٥١٨٨ ٥١٤٣ ٥١٤٢  
 ٥٢١٦ ٥٢١٠ ٥٢٠٦ ٥١٩٣ ٥١٩٢  
 ٥٢٢٦ ٥٢٢٥ ٥٢٢٣ ٥٢٢١ ٥٢١٨  
 ٥٢٤٤ ٥٢٣٥ ٥٢٣٢ ٥٢٢٩ ٥٢٢٨  
 ٥٢٥٨ ٥٢٥٥ ٥٢٥٤ ٥٢٤٩ ٥٢٤٦  
 ٥٢٧١ ٥٢٦٧ ٥٢٦٦ ٥٢٦١ ٥٢٥٩  
 ٥٤١١ ٥٢٨٥-٥٢٨٠ ٥٢٧٨ - ٥٢٧٥  
 ٥٦٠٦ ٥٦٠٥ ٥٥٥٧ ٥٥٢٢-٥٥١٥  
 ٥٧٢٧ ٥٧٢٥ ٥٦٩٣ ٥٦٩١ ٥٦٢١  
 ٥٩١١ ٥٩٠٧-٥٩٠١ ٥٨٢٧ ٥٧٥٤  
 ٥٩٧١-٥٩٦٧ ٥٩٣٨ ٥٩٣٧ ٥٩١٤  
 ٦٣١٤ ٦٢٤١ ٦١٩٨ ٦١٩٣ ٦١٩٢  
 ٦٤٣١ ٦٣٩٣ ٦٣١٨ ٦٣١٦ ٦٣١٥  
 ٦٤٩٥ ٦٤٨٢ ٦٤٦٨ ٦٤٤٥ ٦٤٣٥  
 ٦٥٣٤ ٦٥٣١-٦٥٢٧ ٦٥١٢ ٦٥٠٠  
 ٦٧٨٥ ٦٧٧٦ ٦٦٨٤ ٦٥٨٦ ٦٥٥٧

10180-10174 10173 10172  
 10219 10218 10217 10216  
 10362 10361 10360 10359  
 10373 10372 10371 10370  
 10387 10386 10385 10384  
 10001 10487 10486 10485  
 10606 10605 10604 10603  
 10678 10677 10676 10675  
 10708-10700 10699 10698  
 10767 10766 10765 10764  
 10820 10819 10818 10817  
 10896 10895 10894 10893  
 17000 10966 10965 10964  
 17000 17004 17003 17002  
 17138 17137 17136 17135  
 17228 17227 17226 17225  
 17387 17386 17385 17384  
 17399 17398 17397 17396  
 17434 17433 17432 17431  
 17582 17581 17580 17579  
 17648 17647 17646 17645  
 17748 17747 17746 17745  
 17880 17879 17878 17877  
 17942 - 17939 17938 17937  
 17087 17086 17085 17084  
 17100 17100 17100 17100  
 17190 17190 17190 17190  
 17222 17222 17222 17222  
 17266 17266 17266 17266  
 17470 17470 17470 17470  
 17601 17600 17600 17600  
 17638 17638 17638 17638  
 17800 17800 17800 17800

11440 11440 11440 11440  
 11497 11497 11497 11497  
 11567 11567 11567 11567  
 11576 11576 11576 11576  
 11690 11690 11690 11690  
 11777 11777 11777 11777  
 11887 11887 11887 11887  
 11934 11934 11934 11934  
 12154 12154 12154 12154  
 12194 12194 12194 12194  
 12209 12209 12209 12209  
 12347 12347 12347 12347  
 12309 12309 12309 12309  
 12639 - 12637 12637 12637  
 12817 12817 12817 12817  
 12847 12847 12847 12847  
 12904 12904 12904 12904  
 12912 12912 12912 12912  
 13209 13209 13209 13209  
 13760 13760 13760 13760  
 14120 14120 14120 14120  
 14137 14137 14137 14137  
 14203 14203 14203 14203  
 14217 14217 14217 14217  
 14224-14221 14221 14221 14221  
 14237 14237 14237 14237  
 14409 14409 14409 14409  
 14437 14437 14437 14437  
 14500 - 14500 14500 14500  
 14847 14847 14847 14847  
 14947 14947 14947 14947  
 14990 14990 14990 14990  
 15071 15071 15071 15071

۱۹۲۱۲ ۱۹۲۱۱ ۱۹۱۰۰ ۱۹۱۴۴  
 ۱۹۳۲۹ ۱۹۲۰۸ ۱۹۲۱۸ ۱۹۲۱۳  
 ۱۹۳۹۴ ۱۹۳۹۳ ۱۹۳۸۷ ۱۹۳۸۲  
 ۱۹۰۱۷ ۱۹۰۰۸ ۱۹۰۰۰ ۱۹۰۰۰  
 ۱۹۰۲۸ ۱۹۰۲۶ ۱۹۰۲۰ ۱۹۰۱۹  
 ۱۹۰۰۴ ۱۹۰۴۸ ۱۹۰۳۳ ۱۹۰۳۲  
 ۱۹۰۸۹ ۱۹۰۸۸ ۱۹۰۸۶ ۱۹۰۰۰  
 ۱۹۶۶۷ ۱۹۶۴۱ ۱۹۶۲۸ ۱۹۰۹۳  
 ۱۹۷۹۳ ۱۹۶۸۴ ۱۹۶۸۷ ۱۹۶۷۱  
 ۱۹۹۱۰ ۱۹۸۸۷ ۱۹۸۸۰ ۱۹۸۲۲  
 ۱۹۹۹۳ ۱۹۹۸۰ ۱۹۹۴۴ ۱۹۹۳۸  
 ۲۰۱۰۴ ۲۰۰۰۸ ۱۹۹۹۷ ۱۹۹۹۴  
 ۲۰۲۲۰ - ۲۰۲۱۷ ۲۰۱۸۰ ۲۰۱۶۰  
 ۲۰۲۹۴ ۲۰۲۳۳ ۲۰۲۳۱ ۲۰۲۲۳  
 ۲۰۴۱۰ ۲۰۳۸۴ ۲۰۳۸۳ ۲۰۳۷۹  
 ۲۰۶۱۱ ۲۰۶۰۰ ۲۰۵۲۳ ۲۰۴۶۸  
 ۲۰۷۰۰ ۲۰۷۰۰ ۲۰۷۰۴ ۲۰۶۱۰  
 ۲۰۹۲۲ ۲۰۸۷۸ ۲۰۸۱۳ ۲۰۸۱۱  
 ۲۰۹۰۷ ۲۰۹۴۹ ۲۰۹۴۸ ۲۰۹۲۸  
 ۲۱۰۳۲ ۲۱۰۲۰ ۲۰۹۷۳ ۲۰۹۶۸  
 ۲۱۰۳۸ ۲۱۰۳۷ ۲۱۰۳۰ ۲۱۰۳۴  
 ۲۱۰۶۳ ۲۱۰۶۱ ۲۱۰۴۲ ۲۱۰۳۹  
 ۲۱۱۳۷ ۲۱۰۸۰ ۲۱۰۸۴ ۲۱۰۶۸  
 ۲۱۱۸۳ ۲۱۱۸۲ ۲۱۱۶۶ ۲۱۱۴۰  
 ۲۱۲۲۰ ۲۱۱۹۶ ۲۱۱۹۴ ۲۱۱۸۴  
 ۲۱۲۳۹ ۲۱۲۲۴ ۲۱۲۲۲ ۲۱۲۲۱  
 ۲۱۲۷۸ ۲۱۲۶۶ ۲۱۲۴۲ ۲۱۲۴۱  
 ۲۱۳۰۶ ۲۱۳۰۴ ۲۱۳۴۶ ۲۱۳۰۶  
 ۲۱۳۹۰ ۲۱۳۸۷ ۲۱۳۷۰ ۲۱۳۰۷  
 ۲۱۴۴۶ ۲۱۴۰۹ ۲۱۴۰۸ ۲۱۴۰۳  
 ۲۱۴۸۳ ۲۱۴۶۹ ۲۱۴۰۱ ۲۱۴۴۷  
 ۲۱۰۴۷ ۲۱۰۳۶ ۲۱۰۳۴ ۲۱۰۱۰

۱۷۹۰۶ ۱۷۹۰۲ ۱۷۸۹۸ ۱۷۸۷۴  
 ۱۸۰۴۸ ۱۸۰۲۶ ۱۸۰۰۲ ۱۷۹۶۹  
 ۱۸۱۱۹ ۱۸۱۰۴ ۱۸۰۹۱ ۱۸۰۷۰  
 ۱۸۱۰۹ ۱۸۱۳۸ ۱۸۱۳۷ ۱۸۱۲۶  
 - ۱۸۲۰۸ ۱۸۲۰۶ ۱۸۱۷۷ ۱۸۱۷۳  
 ۱۸۲۳۸ ۱۸۲۲۳ ۱۸۲۲۱ ۱۸۲۱۱  
 ۱۸۲۰۰ ۱۸۲۴۷ ۱۸۲۴۳ ۱۸۲۴۰  
 ۱۸۳۰۲ ۱۸۳۳۰ ۱۸۳۰۸ ۱۸۲۰۲  
 ۱۸۴۳۰ ۱۸۴۱۸ ۱۸۳۹۰ ۱۸۳۹۲  
 ۱۸۴۶۴ ۱۸۴۰۸ ۱۸۴۳۶ ۱۸۴۳۱  
 ۱۸۴۹۸ ۱۸۴۹۳ ۱۸۴۶۶ ۱۸۴۶۰  
 ۱۸۰۰۲ ۱۸۰۴۴ ۱۸۰۴۰ ۱۸۴۹۹  
 ۱۸۰۷۱ ۱۸۰۰۸ ۱۸۰۰۷ ۱۸۰۰۰  
 ۱۸۶۲۰ ۱۸۶۲۴ ۱۸۶۱۶ ۱۸۰۸۸  
 ۱۸۶۴۸ ۱۸۶۴۰ ۱۸۶۴۴ ۱۸۶۳۱  
 ۱۸۶۰۸ ۱۸۶۰۷ ۱۸۶۰۲ ۱۸۶۰۱  
 ۱۸۶۸۰ ۱۸۶۶۸ ۱۸۶۶۶ ۱۸۶۶۱  
 ۱۸۷۰۳ ۱۸۷۰۲ ۱۸۶۹۶ ۱۸۶۸۳  
 ۱۸۷۲۷ ۱۸۷۱۰ ۱۸۷۰۶ ۱۸۷۰۰  
 ۱۸۷۳۰ ۱۸۷۳۲ ۱۸۷۳۰ ۱۸۷۲۸  
 ۱۸۷۰۹ ۱۸۷۰۴ ۱۸۷۰۱ ۱۸۷۳۶  
 ۱۸۷۷۴ ۱۸۷۶۶ ۱۸۷۶۴ ۱۸۷۶۲  
 - ۱۸۸۰۴ ۱۸۷۹۲ ۱۸۷۸۹ ۱۸۷۶۶  
 ۱۸۸۲۰ - ۱۸۸۲۲ ۱۸۸۱۷ ۱۸۸۰۸  
 ۱۸۸۳۱ ۱۸۸۳۰ ۱۸۸۲۸ ۱۸۸۲۷  
 ۱۸۸۴۰ ۱۸۸۴۲ ۱۸۸۳۶ ۱۸۸۳۴  
 ۱۸۸۷۱ ۱۸۸۶۷ ۱۸۸۰۸ ۱۸۸۰۷  
 ۱۸۸۹۶ ۱۸۸۸۳ ۱۸۸۸۲ ۱۸۸۸۰  
 ۱۸۹۰۶ ۱۸۹۰۴ ۱۸۹۰۴ ۱۸۸۹۷  
 ۱۸۹۸۸ ۱۸۹۸۲ ۱۸۹۷۸ ۱۸۹۰۹  
 ۱۸۹۹۳ ۱۸۹۹۲ ۱۸۹۹۱ ۱۸۹۸۹  
 ۱۹۱۱۲ ۱۹۱۰۳ ۱۹۰۹۸ ۱۹۰۴۰

۲۳۷۰۸ ۲۳۶۸۰ ۲۳۶۷۶ ۲۳۶۵۸  
 ۲۳۸۲۸ ۲۳۸۲۷ ۲۳۷۰۹ ۲۳۷۵۰  
 ۲۳۸۰۶ ۲۳۸۰۳ ۲۳۸۵۳ ۲۳۸۵۰  
 ۲۳۸۹۸ ۲۳۸۷۰ ۲۳۸۶۹ ۲۳۸۶۳  
 ۲۳۶/۲۵۰۰۹ ۲۳۹۶۱ ۲۳۹۶۰ ۲۳۹۱۶  
 ۲۴۱۰۷ ۲۴۰۳۲ ۲۴۰۰۹ ۲۴۰۰۲ ۲۴۰۰۱  
 ۲۴۲۲۳ ۲۴۲۱۵ ۲۴۱۷۷ ۲۴۱۷۰  
 ۲۴۲۷۸ ۲۴۲۷۲ ۲۴۲۶۳ ۲۴۲۵۰  
 ۲۴۳۲۰ ۲۴۲۸۶ ۲۴۲۸۲ ۲۴۲۷۹  
 ۲۴۳۵۰ ۲۴۳۵۵ ۲۴۳۳۹ ۲۴۳۳۸  
 ۲۴۵۰۸ ۲۴۳۸۳ ۲۴۳۸۲ ۲۴۳۰۱  
 ۲۴۷۵۸ ۲۴۶۷۰ ۲۴۶۷۷ ۲۴۵۰۹  
 ۲۴۷۰۹ ۲۴۷۰۰ ۲۴۷۰۰ ۲۴۷۵۹  
 ۲۴۹۰۷ ۲۴۸۲۲ ۲۴۸۲۱ ۲۴۸۱۷  
 ۲۵۰۳۸ ۲۵۰۳۷ ۲۵۰۳۵ ۲۴۹۰۹  
 ۲۵۰۰۲ - ۲۵۰۵۹ ۲۵۰۵۶ ۲۵۰۵۰  
 ۲۵۰۶۰ ۲۵۰۶۱ ۲۵۰۰۵ ۲۵۰۰۰  
 ۲۵۰۷۷ ۲۵۰۷۳ ۲۵۰۷۰ ۲۵۰۶۸  
 ۲۵۲۸۵ ۲۵۲۷۰ ۲۵۱۰۳ ۲۵۰۸۰  
 ۲۵۵۰۵ ۲۵۳۳۰ - ۲۵۳۲۷ ۲۵۳۲۰  
 ۲۵۵۸۲ - ۲۵۵۷۰ ۲۵۵۰۶ ۲۵۵۰۸  
 ۲۵۵۳۸ ۲۵۵۳۳ ۲۵۵۳۲ ۲۵۵۱۹  
 - ۲۵۵۰۶ ۲۵۵۰۳ ۲۵۵۰۵ ۲۵۵۳۹  
 ۲۵۵۸۳ ۲۵۵۸۱ ۲۵۵۷۳ ۲۵۵۷۱  
 ۲۵۵۹۶ ۲۵۵۹۵ ۲۵۵۹۳ ۲۵۵۹۲  
 ۲۵۶۲۹ ۲۵۶۲۸ ۲۵۶۲۷ ۲۵۶۱۱  
 ۲۵۶۹۵ ۲۵۶۹۳ ۲۵۶۸۳ ۲۵۶۶۹  
 ۲۵۷۰۰ ۲۵۶۹۸ ۲۵۶۹۷ ۲۵۶۹۰  
 ۲۵۷۱۹ ۲۵۷۱۶ ۲۵۷۱۲ ۲۵۷۰۸  
 ۲۵۷۰۱ ۲۵۷۰۰ ۲۵۷۳۹ ۲۵۷۳۷  
 - ۲۵۷۸۷ ۲۵۷۶۷ ۲۵۷۶۰ ۲۵۷۶۵  
 ۲۵۷۹۹ ۲۵۷۹۵ ۲۵۷۹۲ ۲۵۷۹۰

۲۱۰۹۳ ۲۱۰۹۲ ۲۱۰۸۹ ۲۱۰۶۸  
 ۲۱۶۷۸ ۲۱۶۶۳ ۲۱۶۵۰ ۲۱۶۲۶  
 ۲۱۷۵۷ ۲۱۷۱۹ ۲۱۷۰۶ ۲۱۶۹۷  
 ۲۱۸۳۸ ۲۱۸۳۲ ۲۱۸۳۱ ۲۱۷۸۹  
 ۲۱۸۷۱ ۲۱۸۶۲ ۲۱۸۶۰ ۲۱۸۰۰  
 ۲۱۹۶۶ ۲۱۹۰۸ ۲۱۸۹۲ ۲۱۸۸۱  
 ۲۱۹۸۱ ۲۱۹۷۲ ۲۱۹۶۸ ۲۱۹۶۷  
 ۲۱۹۹۰ ۲۱۹۸۹ ۲۱۹۸۸ ۲۱۹۸۳  
 ۲۲۰۱۳ ۲۲۰۱۲ ۲۱۹۹۰ ۲۱۹۹۵  
 ۲۲۱۱۱ ۲۲۰۶۳ ۲۲۰۶۲ ۲۲۰۱۷  
 ۲۲۳۵۹ ۲۲۳۵۸ ۲۲۱۸۲ ۲۲۱۱۷  
 ۲۲۳۸۶ ۲۲۳۶۱ ۲۲۳۰۰ ۲۲۳۰۵  
 ۲۲۰۰۲ ۲۲۰۳۰ ۲۲۵۳۸ ۲۲۵۱۳  
 ۲۲۷۲۶ ۲۲۶۶۰ ۲۲۶۸۶ ۲۲۵۸۸  
 ۲۲۸۵۰ ۲۲۸۵۵ ۲۲۸۲۸ ۲۲۸۱۰  
 ۲۲۹۶۶ ۲۲۹۰۰ ۲۲۹۳۳ ۲۲۸۵۶  
 ۲۲۹۷۸ ۲۲۹۷۷ ۲۲۹۷۳ ۲۲۹۷۱  
 ۲۳۰۲۰ ۲۳۰۱۶ ۲۲۹۸۰ ۲۲۹۷۹  
 ۲۳۰۵۵ ۲۳۰۳۹ ۲۳۰۳۰ ۲۳۰۲۹  
 ۲۳۰۷۱ ۲۳۰۶۹ ۲۳۰۰۶ ۲۳۰۰۵  
 ۲۳۰۸۱ ۲۳۰۸۰ ۲۳۰۷۶ ۲۳۰۷۲  
 ۲۳۰۹۲ ۲۳۰۸۶ ۲۳۰۸۵ ۲۳۰۸۳  
 ۲۳۱۷۹ ۲۳۱۰۶ ۲۳۱۰۳ ۲۳۰۹۸  
 ۲۳۲۶۷ ۲۳۲۳۳ ۲۳۱۹۰ ۲۳۱۸۱  
 ۲۳۲۷۶ ۲۳۲۷۵ - ۲۳۲۷۱ ۲۳۲۶۸  
 ۲۳۳۲۰ ۲۳۳۱۱ ۲۳۳۱۰ ۲۳۳۰۹  
 ۲۳۳۹۲ - ۲۳۳۸۹ ۲۳۳۷۳ - ۲۳۳۶۸  
 ۲۳۴۰۰ ۲۳۴۰۲ ۲۳۴۰۰ ۲۳۳۹۹  
 ۲۳۴۰۶ ۲۳۴۲۱ ۲۳۴۱۰ ۲۳۴۰۷  
 ۲۳۴۷۲ ۲۳۴۷۰ ۲۳۴۶۹ ۲۳۴۰۹  
 ۲۳۵۷۳ ۲۳۵۶۰ ۲۳۵۸۱ ۲۳۵۷۳  
 ۲۳۶۵۷ ۲۳۶۵۰ ۲۳۶۵۳ ۲۳۵۹۲

۷۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ اور سفیان ثوری کی تدلیس:

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”مستدرک علی الصحیحین للحاکم“ میں سفیان ثوری سے میرے علم کے مطابق تقریباً ۲۴۰ روایات مععن/عن والی نقل کیں ہیں اور تصحیح کی ہے امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کے اس کتاب مستدرک حاکم کے تفصیلی مطالعہ اور منہج سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی عن والی/مععن روایات صحیح ہوتی ہیں۔ اور ان کی تدلیس حدیث اور روایت میں ضعف کی بنیاد نہیں ہے۔

## مستدرک حاکم میں سفیان ثوری کی روایات کی تفصیل

حدیث نمبر:-

۳۷-۹۰-۹۱-۹۶-۹۵-۱۰۹-۱۱۷-۱۲۵-۱۲۸-۱۳۷-  
 ۱۵۵-۱۶۸-۱۷۳-۱۷۵-۱۷۱-۱۷۵-۲۶۵-۲۷۶-۲۷۸-۳۲۹-۳۵۲-۳۵۳-۴۴۹-  
 ۵۲۳-۵۳۳-۵۴۵-۵۶۱-۶۳۳-۶۳۷-۶۵۰-۶۶۲-۶۷۹-۶۷۸-۷۲۹-۷۶۵-۷۹۹-  
 ۸۷۵-۸۷۹-۹۰۸-۹۰۹-۹۰۸-۹۷۶-۹۷۶-۹۷۶-۹۷۶-۱۰۶۲-۱۰۶۶-۱۱۰۸-۱۲۲۰-۱۲۳۰-  
 ۱۲۳۲-۱۲۶۲-۱۳۱۵-۱۳۹۰-۱۶۱۹-۱۴۲۶-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۶۰-۱۴۹۱-۱۵۱۴-  
 ۱۵۱۵-۱۵۲۲-۱۵۲۵-۱۵۸۲-۱۵۸۵-۱۶۵۵-۱۶۸۸-۱۷۰۵-۱۷۱۱-۱۷۷۸-۱۸۵۳-  
 ۱۸۶۵-۱۹۳۳-۱۹۵۹-۱۹۶۲-۱۹۹۴-۲۰۱۱-۲۰۸۲-۲۱۲۶-۲۱۳۶-۲۱۵۲-۲۱۶۱-۲۱۹۶-  
 ۲۲۱۲-۲۲۳۳-۲۲۸۱-۲۲۸۵-۲۳۲۱-۲۳۲۱-۲۵۱۹-۲۳۷۶-۲۵۷۳-۲۵۷۵-۲۵۹۸-  
 ۲۶۲۱-۲۶۲۲-۲۷۳۱-۲۷۷۷-۲۸۴۵-۲۹۰۵-۲۹۴۰-۲۹۵۶-۲۹۷۴-۳۰۲۷-۳۰۶۶-  
 ۳۰۷۲-۳۰۱۹-۳۱۰۲-۳۱۲۹-۳۱۳۱-۳۱۳۶-۳۱۸۰-۳۱۹۱-۳۲۰۸-۳۲۱۱-۳۲۲۹-  
 ۳۲۳۲-۳۲۳۸-۳۲۳۹-۳۲۵۵-۳۲۵۹-۳۲۶۶-۳۲۶۷-۳۲۷۷-۳۲۷۷-۳۲۹۲-  
 ۳۳۰۲-۳۳۰۴-۳۳۱۸-۳۳۲۶-۳۳۳۳-۳۳۳۴-۳۳۳۶-۳۳۱۸-۳۳۰۴-۳۳۰۲-  
 ۳۳۵۳-۳۳۶۶-۳۳۷۳-۳۳۷۴-۳۳۷۸-۳۳۸۲-۳۳۹۵-۳۴۰۱-۳۴۱۳-۳۴۱۵-  
 ۳۴۲۵-۳۴۳۶-۳۴۶۸-۳۴۷۱-۳۴۷۲-۳۵۱۷-۳۵۱۱-۳۵۱۲-۳۵۱۴-۳۵۲۶-

۳۶۱۳-۳۶۰۸-۳۶۰۱-۳۹۵۸-۳۵۹۷-۳۵۹۵-۳۵۸۶-۳۵۷۵-۳۵۶۶-۳۵۵۷  
 ۳۸۰۱-۳۸۰۰-۳۷۵۸-۳۷۳۰-۳۶۷۲-۳۶۷۰-۳۶۶۲-۳۶۵۳-۳۶۱۸-۳۶۱۷  
 ۳۹۸۵-۳۹۸۴-۳۹۴۶-۳۹۱۱-۳۹۰۸-۳۸۹۰-۳۸۵۸-۳۸۳۶-۳۸۳۳-۳۸۳۰  
 ۴۲۷۵-۴۰۳۹-۴۰۸۲-۴۰۴۹-۴۰۱۵-۴۰۱۰-۳۹۷۸-۳۹۷۷-۳۹۹۶-۳۹۹۱-۳۹۹۸  
 ۵۷۳۰-۵۷۲۹-۵۵۸۳-۵۵۰۱-۵۴۷۸-۵۴۵۱-۵۴۳۹-۵۳۹۱-۵۳۱۱-۳۸۱۳  
 ۵۷۳۱-۶۰۰۵-۸۷۰۲-۸۷۰۷-۸۷۳۰-۸۸۲۳ وغیرہ۔

مزید بھی واضح ہو گیا کہ زبیر علیزئی صاحب کا نور العینین ص ۳۸ پر امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ سے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو طبقہ ثالثہ قرار دینا امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کے اصول کے بھی خلاف ہے۔ کیونکہ امام حاکم اپنی کتاب مستدرک حاکم میں متعدد مقامات اور حدیث میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی عن والی روایات کی تصحیح کی ہے۔ اس مندرجہ ذیل بالا تحقیق سے چند نکات عیاں ہوتے ہیں۔

- ۱۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تحقیق سے رجوع کر لیا تھا۔
- ۲۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی عن والی روایات صحیح ہیں۔
- ۳۔ امام حاکم کے اقوال اور منہج میں تعارض ثابت ہوتا ہے جس سے ان کے دونوں اقوال ساقط قرار پائے گئے اور پھر زبیر علیزئی کا امام حاکم کے قول سے استدلال مردود ہے۔

اس تحقیق سے امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کے جو اقوال ثابت ہوتے ہیں۔ کس قول کو مانا جائے اور کس قول کو رد کیا جائے اس کا جواب تو زبیر علیزئی صاحب ہی دے سکتے ہیں۔ امام حاکم کی تصحیح کی علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی موافقت کی ہے۔ اس طرح امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی معنعن روایات صحیح ہیں۔

تحقیق سے یہ بات بالکل واضح ہوتی ہے کہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین کا سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو طبقہ ثانیہ میں درج / نقل کرنا بالکل صحیح اور جمہور کے مطابق ہے جبکہ زبیر علیزئی صاحب کا طبقہ ثالثہ میں درج کرنا غلط مردود اور جمہور کے خلاف ہے۔

## مشترک حاکم میں سفیان ثوری کی احادیث کا عکس

(۱۷۴۰) - حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب، ثنا الحسن بن علي بن عثمان العامري، ثنا معاوية بن هشام، ثنا سفیان، عن الأعمش، عن الحكم، عن مقسم، عن ابن عباس، عن أسامة بن زيد: «أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرَدَهُ جِنَّينَ أَفَاضَ مِنْ عَرَقَةٍ فَأَفَاضَ بِالسُّكَيْنَةِ وَقَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ

- [۱۷۴۰] وافقه الذهبي في التلخيص: صحيح رواه مسلم والنسائي.  
 [۱۷۴۱] وافقه الذهبي في التلخيص: على شرط البخاري ومسلم.  
 [۱۷۴۲] وافقه الذهبي في التلخيص: صحيح.  
 [۱۷۴۳] وافقه الذهبي في التلخيص: على شرط البخاري ومسلم.  
 [۱۷۴۴] وافقه الذهبي في التلخيص: على شرط البخاري ومسلم.

(۱۹۱۵) - حدثنا أبو بكر أحمد بن سلمان نقيه، ثنا الحسن بن سلام، ثنا قبيصة، ثنا سفیان. وأخبرنا أحمد بن جعفر القطيعي، ثنا عبد الله بن أحمد بن حنبل، حدثني أبي، ثنا عبد الرحمن بن مهدي، ثنا سفیان، عن أبي إسحاق، عن عبيد أبي المغيرة، عن حذيفة بن اليمان قال: كُنْتُ ذَرَبَ اللِّسَانِ عَلَى أَهْلِي قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ خَشِيتُ أَنْ يُدْخِلَنِي لِسَانِي النَّارَ قَالَ:

- [۱۹۱۵] وافقه الذهبي في التلخيص: على شرط مسلم.  
 [۱۹۱۶] وافقه الذهبي في التلخيص: على شرط البخاري ومسلم.  
 (۱) في المخطوطة: «واغفر لي» وفي المطبوعة «واعزم لي» وكذلك في التلخيص.  
 [۱۹۱۷] أورده الذهبي في التلخيص سناً ومتناً، وسكت عنه.  
 [۱۹۱۸] وافقه الذهبي في التلخيص: على شرط البخاري ومسلم.

(۱۹۱۷) - أخبرنا الحسن بن يعقوب العدل، ثنا محمد بن عبد الوهاب، ثنا جعفر بن عون، ثنا سفیان بن سعيد، عن عاصم بن كليب، عن أبيه، عن ابن عباس ربه: «أَنَّهُ كَانَ رَأَاهُمْ يَطُوفُونَ بَيْنَ الصُّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ: «هَذَا بِمَا أَوْزَتْكُمْ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ». هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه.

- [۳۱۲۱] وافقه الذهبي في التلخيص: صحيح.  
 [۳۱۲۲] وافقه الذهبي في التلخيص: صحيح.  
 [۳۱۲۳] وافقه الذهبي في التلخيص: على شرط مسلم.  
 (۱) عزف الجن: جرس أصواتها.  
 [۳۱۲۴] وافقه الذهبي في التلخيص: صحيح.

۸۔ امام ابن خزمیہ رحمۃ اللہ علیہ اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی تدلیس:

امام ابن خزمیہ نے صحیح ابن خزمیہ میں امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی متعدد معصن روایات کی تصحیح کی ہے اور امام ابن خزمیہ کی یہ خاصیت ہے کہ وہ حدیث میں علت کی وضاحت کر دیتے ہیں۔ مگر امام ابن خزمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح خزمیہ میں امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی تدلیس کی وجہ سے حدیث کو ضعیف قرار نہیں دیا۔ دیکھیے صحیح ابن خزمیہ حدیث نمبر

۷۳-۷۶-۱۹۱-۳۸۷ وغیرہ

## صحیح ابن خزمیہ میں سفیان ثوری کی روایات کی تفصیل

(۵۶) باب کراہیۃ رد السلام یسلم علی البائل .

(۷۳) - أخبرنا أبو طاهر، حدثنا أبو بكر (۱۳/ب)، حدثنا عبد الله بن سعيد الأشج، حدثنا أبو داود الحفري عن سفیان، وحدثنا محمد بن بشار، نا أبو أحمد - يعني الزبير - حدثنا سفیان الثوري عن الضحاك بن عثمان عن نافع عن ابن عمر :

(۷۶) - أخبرنا أبو طاهر، نا أبو بكر، نا يوسف بن موسى، نا جرير عن الأعمش، وحدثنا يعقوب بن إبراهيم، نا عيسى بن يونس، نا الأعمش، وحدثنا أبو موسى، نا عبد الرحمن - يعني ابن مهدي - عن سفیان عن الأعمش عن أبي سفیان عن جابر، قال : قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم : إذا استجمر أحدكم فليستجمر ثلاثاً .

(۱۹۱) باب استحباب غسل الكافر إذا أسلم بالماء والسر :

(۲۵۴) - أخبرنا أبو طاهر، نا أبو بكر . نا محمد بن بشار بن دار، نا عبد الرحمن، نا سفیان عن الأغر بن الصباح عن خليفة بن الحصين عن قيس بن عاصم : أنه أسلم، فأمره النبي صلی اللہ علیہ وسلم أن يغتسل بماء وسدر .

(۲۵۵) - أخبرنا أبو طاهر، نا أبو بكر، نا أبو موسى محمد بن المثنى، حدثنا يحيى عن سفیان عن الأغر عن خليفة بن الحصين عن قيس بن عاصم : أنه أتى النبي صلی اللہ علیہ وسلم، فاستخلاه، فأسلم، فأمره أن يغتسل بماء وسدر .

(۳۸۷) - أخبرنا أبو طاهر، نا أبو بكر، نا أبو موسى، نا محمد بن المثنى، نا عبد الرحمن عن سفیان عن عون - وهو ابن أبي جحيفة - عن أبيه، قال :

رأيت بلالا يؤذن فيتبع بفيه . ووصف سفیان يميل برأسه يميناً وشمالاً .

۹۔ امام ابو زرعة الرازى اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی تدلیس:

امام ابو زرعة الرازى رحمۃ اللہ علیہ نے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی عن والی روایات کی تصحیح کی ہے۔ دیکھئے کتاب العلل جلد نمبر ۲ صفحہ ۲۸۰ رقم ۵۳۲۔

۱۰۔ امام ابن جارود رحمۃ اللہ علیہ اور سفیان ثوری کی تدلیس:

امام ابن جارود رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب منتهی ابن جارود رحمۃ اللہ علیہ میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی متعدد مععن / عن والی روایات نقل کیں ہیں اور اس منہج سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن جارود رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سفیان ثوری کی تدلیس حدیث کی صحت اور ثقاہت کے لیے مضر نہیں۔ دیکھئے منتهی ابن جارود حدیث نمبر ۱۰۵۸-۹۹۶-۱۰۳۶ او غیرہ۔

۱۱۔ محدث خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی سفیان ثوری کی تدلیس:

محدث خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی معرکتہ آراء کتاب الفصل للوصل المدرج فی العقل جلد نمبر ۱ ص ۱۹۲ پر امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے مععن / عن والی روایت نقل کی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی تدلیس مضر نہیں ہے۔

۱۲۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی تدلیس والی روایات:

میری تحقیق کے مطابق امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف سن دارقطنی میں امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی مععن / عن والی روایات تقریباً ۲۸۳ روایات لی ہیں۔ اور تدلیس کے الزام وارد نہیں کیا اور کسی حدیث کو سفیان ثوری کی تدلیس کی وجہ سے رد نہیں کیا۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب سنن دارقطنی کے منہج سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی تدلیس ان کے نزدیک قطعاً مضر نہیں اور ان کی مععن روایات بالکل صحیح ہوتی ہے۔

# دارقطنی میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی روایات کی تفصیل

، ۴۹۴ ، ۴۵۰ ، ۴۴۶ ، ۴۱۲ ، ۴۱۰ ، ۴۰۹	سفیان بن سعید الثوري :
، ۵۲۴ ، ۵۰۹ ، ۵۰۴ ، ۵۰۲ ، ۵۰۱ ، ۵۰۰	، ۱۵۹ ، ۱۴۶ ، ۷۶ ، ۶۶ ، ۴۱ ، ۴۰ ، ۱۸
، ۶۳۴ ، ۶۲۶ ، ۵۴۵ ، ۵۳۰ ، ۵۲۸ ، ۵۲۵	، ۴۰۷ ، ۳۲۸ ، ۲۸۹ ، ۲۸۸ ، ۲۸۵ ، ۲۸۴
، ۲۷۸۳ ، ۲۷۸۱ ، ۲۷۶۷ ، ۲۷۵۷ ، ۲۷۵۵	، ۷۲۵ ، ۷۲۱ ، ۷۱۹ ، ۶۶۱ ، ۶۴۹ ، ۶۴۸
، ۲۸۷۶ ، ۲۸۳۸ ، ۲۸۲۳ ، ۲۸۱۳ ، ۲۷۹۸	، ۹۴۶ ، ۹۴۲ ، ۹۴۱ ، ۸۵۱ ، ۸۰۸ ، ۷۷۸
، ۳۰۵۸ ، ۳۰۲۱ ، ۲۹۸۵ ، ۲۹۷۴ ، ۲۹۰۲	، ۱۰۳۳ ، ۱۰۱۴ ، ۹۶۵ ، ۹۵۲ ، ۹۵۰
، ۳۱۰۶ ، ۳۱۰۵ ، ۳۰۹۰ ، ۳۰۷۴ ، ۳۰۵۹	، ۱۱۹۶ ، ۱۱۲۶ ، ۱۱۰۰ ، ۱۰۳۵ ، ۱۰۳۴
، ۳۱۷۶ ، ۳۱۷۱ ، ۳۱۶۴ ، ۳۱۵۸ ، ۳۱۵۷	، ۱۳۱۹ ، ۱۲۶۹ ، ۱۲۶۸ ، ۱۲۶۷ ، ۱۱۹۷
، ۳۲۷۱ ، ۳۲۷۰ ، ۳۲۶۰ ، ۳۲۱۲ ، ۳۱۷۷	، ۱۴۲۱ ، ۱۴۱۸ ، ۱۴۱۱ ، ۱۳۵۹ ، ۱۳۲۸
، ۳۳۰۱ ، ۳۲۹۴ ، ۳۲۹۳ ، ۳۲۹۱ ، ۳۲۷۲	، ۱۵۰۷ ، ۱۴۸۵ ، ۱۴۶۱ ، ۱۴۶۰ ، ۱۴۲۴
، ۳۳۶۵ ، ۳۳۶۳ ، ۳۳۲۶ ، ۳۳۱۰ ، ۳۳۰۲	، ۱۵۵۱ ، ۱۵۳۶ ، ۱۵۳۵ ، ۱۵۳۴ ، ۱۵۰۸
، ۳۳۹۴ ، ۳۳۸۰ ، ۳۳۷۹ ، ۳۳۷۷ ، ۳۳۷۴	، ۱۷۱۳ ، ۱۶۲۷ ، ۱۶۱۲ ، ۱۵۹۱ ، ۱۵۹۰
، ۳۴۵۷ ، ۳۴۵۵ ، ۳۴۴۵ ، ۳۴۰۷ ، ۳۴۰۶	، ۱۷۷۷ ، ۱۷۷۶ ، ۱۷۵۵ ، ۱۷۵۴ ، ۱۷۵۳
، ۳۵۴۴ ، ۳۵۱۰ ، ۳۴۹۴ ، ۳۴۹۳ ، ۳۴۵۹	، ۱۸۵۷ ، ۱۸۴۷ ، ۱۸۱۹ ، ۱۸۰۷ ، ۱۷۹۱
، ۳۵۸۳ ، ۳۵۶۹ ، ۳۵۶۵ ، ۳۵۶۴ ، ۳۵۶۳	، ۱۹۱۴ ، ۱۸۷۴ ، ۱۸۶۳ ، ۱۸۶۱ ، ۱۸۵۹
، ۳۶۹۰ ، ۳۶۲۴ ، ۳۶۱۴ ، ۳۶۱۲ ، ۳۶۱۰	، ۱۹۹۶ ، ۱۹۹۲ ، ۱۹۳۶ ، ۱۹۳۵ ، ۱۹۲۱
، ۳۸۱۴ ، ۳۸۱۱ ، ۳۸۰۷ ، ۳۷۹۲ ، ۳۷۴۷	، ۲۰۶۳ ، ۲۰۵۶ ، ۲۰۲۱ ، ۲۰۰۳ ، ۱۹۹۷
، ۳۸۸۷ ، ۳۸۷۲ ، ۳۸۶۹ ، ۳۸۳۰ ، ۳۸۱۵	، ۲۱۲۷ ، ۲۱۲۱ ، ۲۰۷۰ ، ۲۰۶۹ ، ۲۰۶۴
، ۳۹۲۸ ، ۳۹۰۱ ، ۳۹۰۰ ، ۳۸۹۹ ، ۳۸۹۲	، ۲۱۵۸ ، ۲۱۵۷ ، ۲۱۵۶ ، ۲۱۴۵ ، ۲۱۲۸
، ۴۰۳۸ ، ۴۰۱۷ ، ۴۰۱۶ ، ۳۹۹۸ ، ۳۹۲۹	، ۲۱۹۹ ، ۲۱۹۵ ، ۲۱۸۵ ، ۲۱۷۱ ، ۲۱۷۰
، ۴۰۵۴ ، ۴۰۵۳ ، ۴۰۵۲ ، ۴۰۴۳ ، ۴۰۴۰	، ۲۲۶۱ ، ۲۲۳۶ ، ۲۲۰۳ ، ۲۲۰۱ ، ۲۲۰۰
، ۴۰۹۷ ، ۴۰۷۷ ، ۴۰۷۶ ، ۴۰۷۳ ، ۴۰۵۵	، ۲۳۶۹ ، ۲۳۶۸ ، ۲۳۸۴ ، ۲۳۶۳ ، ۲۳۶۲
، ۴۱۲۴ ، ۴۱۱۱ ، ۴۱۰۵ ، ۴۰۹۹ ، ۴۰۹۸	، ۲۴۲۰ ، ۲۴۱۱ ، ۲۴۰۴ ، ۲۳۸۶ ، ۲۳۸۵
، ۴۲۳۲ ، ۴۱۶۴ ، ۴۱۴۵ ، ۴۱۴۴ ، ۴۱۲۵	، ۲۵۱۲ ، ۲۴۸۴ ، ۲۴۵۷ ، ۲۴۲۹ ، ۲۴۲۱
، ۲/۴۳۱۰ ، ۱/۴۳۱۰ ، ۴۲۸۳ ، ۴۲۷۲	، ۲۵۷۷ ، ۲۵۳۳ ، ۲۵۱۶ ، ۲۵۱۵ ، ۲۵۱۳
، ۴۴۱۸ ، ۴۳۹۸ ، ۴۳۹۷ ، ۴۳۷۲ ، ۴۳۵۵	، ۲۶۷۵ ، ۲۶۲۴ ، ۲۶۲۳ ، ۲۵۹۵ ، ۲۵۷۸
، ۴۵۳۳ ، ۴۵۲۷ ، ۴۵۲۶ ، ۴۴۶۴ ، ۴۴۱۹	، ۲۷۵۳ ، ۲۷۴۱ ، ۲۷۴۰ ، ۲۷۲۸ ، ۲۶۹۶

۱۳-۱۴۔ امام شہاب الدین البوصیری المصری رحمۃ اللہ علیہ اور امام عراقی رحمۃ اللہ علیہ

کے نزدیک سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی تدلیس:

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجہ ص ۱۳۵ پر سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے مععن/عن والی روایت کی تصحیح اور امام عراقی رحمۃ اللہ علیہ سے تحسین نقل کی ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ محدث بوصیری اور امام ابو الفضل العراقی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی تدلیس مضر نہیں۔

۱۵۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور سفیان ثوری کی تدلیس:

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی تدلیس مضر نہیں۔ پچھلے اوراق میں تفصیل گزر چکی ہے۔

۱۶۔ امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور سفیان ثوری کی تدلیس:

امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ بھی سفیان ثوری کی تدلیس کو صحیح سمجھتے تھے۔ پچھلے اوراق میں تفصیل گزر چکی ہے۔

۱۷۔ حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی تدلیس:

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے تلخیص المستدرک میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی عن والی روایات کی تصحیح کی ہے۔ پچھلے اوراق میں تفصیل گزر چکی ہے۔

۱۸۔ امام ابو جعفر طبری رحمۃ اللہ علیہ اور سفیان ثوری کی تدلیس:

امام طبری رحمۃ اللہ علیہ نے سفیان ثوری سے اپنی کتاب تہذیب الآثار میں کئی حدیثیں نقل کیں مگر سفیان ثوری کی مععن/عن والی روایات پر کوئی اعتراض وارد نہیں کیا۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امام طبری کے نزدیک سفیان ثوری کی عن والی روایات صحیح ہوتی ہیں۔

(دیکھئے تہذیب الآثار مسند علی رحمۃ اللہ علیہ)

## تہذیب الآثار میں سفیان ثوری کی معنعن روایات کی تفصیل

۳۰،۲۹،۱۰،۹،۱۶،۳۶

حدیث نمبر:-

۱۳۳-۲۲۹-۳۹۲-۱۹۲-۲۵۳-۲۵۶-۱۱۲-۳۲۰-۳۸۲-۴۱۲-

رقم:-

۲۰۹-۳۰۸-۷۳-۹۳-۹۳-۲۰۷-۳۶۵-۲۰۱-۱۰-۱۵-۲۰۷-۱۰۱-۳۸۱-۳۷۱-

۳۸۸-۳۷۸-۲۳۶-۲۳۵-۲۳۳-۷۸-۷۹-۹۰

## زبیر علیزئی صاحب کا قارئین کو الجھانا

اس مقام پر زبیر علیزئی صاحب کا قارئین کو الجھانے کی کوشش پر ضرور اکتباہ کرنا چاہتا ہوں۔ زبیر علیزئی صاحب نے نہایت ہی عقلمندی سے مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے۔

۱۔ زبیر علیزئی صاحب نے اپنی کتاب نور العینین ص ۱۳۸ پر امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ”حافظ ابن صلاح رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں ”والحکم بانہ لا یقبل من المدس حتی یبین قدا جراه الشافعی رحمۃ اللہ علیہ فیمن عرفناہ دلس مرة“ واللہ اعلم“ حکم یہ ہے کہ دلس کی صرف وہی روایت قبول کی جائے گی جس میں وہ سماع کی تصریح کرے۔ یہ بات (امام) شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ہر اس شخص پر جاری فرمائی ہے جو ایک مرتبہ ہی تدلیس کرے۔ (علوم الحدیث مقدمہ ابن صلاح ص ۹۹، سالتہ بلشافعی ص ۳۸۰)۔

زبیر علیزئی کا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہر وہ راوی جس پر تالیس کا الزام ثابت ہوا اس کی ہر وہ روایت جو عن / یا مععن ہو وہ روایت ضعیف ہوتی ہے۔ زبیر علیزئی صاحب نے اس کی وضاحت خود بھی کی ہے۔ زبیر علیزئی صاحب نے اپنے ماہنامہ رسالہ الحدیث شمارہ نمبر ۳۳ صفحہ ۵۴ پر لکھتے ہیں۔ ”میری تحقیق کے مطابق یہ مسلک (یعنی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول) سب سے زیادہ راجح ہے۔“ اور مزید ص ۵۵ پر لکھتے ہیں۔ ”بلکہ حق وہ ہے جو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے گزر چکا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول زبیر علیزئی الحدیث شمارہ نمبر ۳۳ صفحہ ۵۴ پر خود لکھتے ہیں۔“

”لا نقبل من مدلس حدیثاً حتی یقول فیہ حدیثی أو سمعت“

(ترجمہ) ہم مدلس کی کوئی حدیث اس وقت تک قبول نہیں کریں گے جب تک وہ حدیثی یا سمعت نہ کہے۔ (الرسالۃ الشافعی ص ۳۸۰)

پھر شمارہ نمبر ۳۳ ص ۵۵ پر طبقاتی تقسیم کا انکار کر دیا جو حافظ علائی رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے قائم کیے تھے۔ (حافظ علائی رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو طبقہ ثانیہ میں ذکر کیا ہے اور طبقہ ثانیہ کے مدلس راویوں کی روایت عن سے بھی مقبول اور صحیح ہوتی ہیں۔)

۲۔ مگر پھر زبیر علیزئی صاحب نے اپنی کتاب نور العینین ص ۱۳۸ ص ۱۳۹ پر طبقہ ثانیہ کی بحث چھیڑ دی۔ زبیر علیزئی صاحب نے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی طبقہ ثانیہ کا انکار اور امام حاکم کے طبقہ ثالثہ کا اقرار کیا ہے۔

نوٹ: جب زبیر علیزئی صاحب محدثین کرام کے طبقات کا انکار کرتے ہیں تو طبقات کی بحث کرنا قارئین کو الجھانا ہے۔ ایک طرف تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے طبقات کی تقسیم کا

انکار کر دیا اور دوسرے مقام پر امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے طبقات کا اقرار کرنا یہ علمی الجھاؤ نہیں تو اور کیا ہے۔ کیونکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول طبقات کی نفی کرتا ہے۔ اُمید ہے زبیر علیزئی صاحب اس سے رجوع کریں گے۔

## سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی متابعت

زبیر علیزئی صاحب نور العینین ص ۱۳۷ پر لکھتے ہیں۔

”مدلس کی اگر معتبر متابعت ثابت ہو جائے تو اس کی روایت قوی ہو جاتی ہے۔“  
سفیان ثوری اس روایت میں عاصم بن کلیب سے منفرد ہیں اور ان کی کوئی معتبر متابعت نہیں ہے۔ لہذا یہ سند ضعیف ہے۔“

الجواب:

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ طبقہ ثانیہ کے مدلس ہیں۔ اور طبقہ ثانیہ کی تدلیس حدیث کی صحت کے لیے مضر نہیں ہوتی۔ متقدمین سے متاخرین محدثین نے اس حدیث پر سفیان ثوری کی تدلیس کی جرح نہیں کی۔ لہذا اس حدیث پر سفیان ثوری کی تدلیس کا الزام باطل اور مردود ہے۔ سفیان ثوری کی عاصم بن کلیب سے اس روایت کی سماعت اور تحدیث پر خارجی اور داخلی دلائل کا ایک انبار ہے۔ جس کی وجہ سے متقدمین اور متاخرین نے اس حدیث پر دوسرے اعتراضات تو وارد کیے مگر اس حدیث پر تدلیس کا الزام کسی محدث سے ثابت نہیں ہے۔

الزامی جواب:

اس حدیث میں اگر سفیان ثوری کی متابعت نہ بھی ہوتی تو پھر بھی یہ حدیث صحیح ہے۔ مگر دلائل کی رو سے سفیان ثوری کی متابعت بھی ثابت ہے۔

## امام دارقطنی کی تحقیق:

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ سفیان ثوری کی اس حدیث میں متابعت کے بارے لکھتے ہیں۔ ”وسئل عن حدیث علقمة عن عبد اللہ قال الا ادیکم صلوة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرفع یدیه فی اول تکبیرة ثم لم یعد فقال یرویه عاصم ابن کلب عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة حدث به الثوری عنده رواه ابو بکر النهشلی عن عاصم ابن کلب عن عبد الرحمن ابن لاسود عن ابیه وعن علقمة عن عبد اللہ و كذلك رواه ابن ادريس عن عاصم ابن کلب عن عبد الرحمن ابن لاسود عن علقمة عن عبد اللہ و اسناده صحیح وفيه لفظة لیست بمعفوظة ذکرها ابو حذيفة فی حدیثه عن الثوری وهی قوله ثم لم یعد.“

(العلل الوردہ فی الاحادیث جلد ۵ ص ۱۷۱ ص ۱۷۳) رقم ۸۰۴

امام دارقطنی کی تحقیق سے چند اہم نکات واضح ہوتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کا عبداللہ بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث کی تصحیح:

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے بارے اسنادہ صحیح کے الفاظ لکھے۔ معلوم ہوا کہ امام دارقطنی کے نزدیک یہ حدیث بالکل صحیح اور قابل حجت ہے۔

(۲) سفیان ثوری کا صیغہ تحدیث:

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے ”حدث به الثوری عنه“ کے لفظ لکھے۔ جس سے امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے صیغہ تحدیث ثابت ہوتے ہیں اور مدلس راوی اگر صیغہ تحدیث یا حدثا کے لفظ بیان کرے اُس کی حدیث صحیح ہوتی ہے اور اس کی متابعت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ لہذا یہ حدیث متابعت کے بغیر بھی ثابت اور صحیح ہے۔

## (۳) سفیان ثوری کی متابعت:

امام دارقطنی نے اس حدیث میں امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے ۲ متابعت نقل کی ہیں۔

۱۔ امام ابو بکر نہشلی رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ عبداللہ بن ادریس رحمۃ اللہ علیہ

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے دو متابعت کی وجہ سے یہ حدیث بالکل صحیح اور قابل احتجاج ہے۔

امید ہے کہ زبیر علیزئی صاحب جمہور علماء کرام کے فیصلے کی روشنی میں اس حدیث کی صحت کو تسلیم کریں گے اور اپنی مردود تحقیق سے رجوع کر کے حق کی جانب رجوع کریں گے اور امام دارقطنی سے ابو بکر نہشلی تک سند کے بارے میں اعتراض باطل اور مردود ہے۔

## سفیان ثوری کی حدیث کے شواہد

مندرجہ بالا سطور سے یہ واضح ہو گیا کی سفیان ثوری کی معصن روایات یعنی عن والی روایات جمہور محدثین کرام کے نزدیک صحیح اور ثابت ہوتی ہیں مگر اتمام حجت کے لئے ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ترک رفع یدین کی احادیث کے شواہد کی بھی تحقیق کرتے ہیں۔

مدلس راوی کی اگر متابعت یا شاہد مل جائے تو تدلیس کا اعتراض رفع ہو جاتا ہے۔

زبیر علیزئی صاحب اس اصول کو خود اپنی کتاب نماز میں ہاتھ باندھنے کا حکم اور مقام ص ۳۷ پر لکھتے ہیں۔ ”مدلس راوی کی اگر معتبر متابعت یا قوی شاہد مل جائے تو تدلیس کا الزام ختم ہو جاتا ہے۔“

زبیر علیزئی صاحب نماز میں ہاتھ باندھنے کا حکم اور مقام ص ۲۴ پر لکھتے ہیں۔

اگرچہ ہمارے نزدیک مرسل روایات ضعیف ہوتی ہیں مگر اس روایت کو دو وجہ سے پیش کیا گیا ہے۔

۱۔ فریق مخالف کے نزدیک مرسل حجت ہے۔ ظفر احمد عثمانی نے کہا۔

”قلت: والمرسل حجة عندنا“ میں نے کہا اور ہمارے نزدیک مرسل حجت ہے۔

(اعلاء السنن ۱/۸۲ بحث مرسل)

۲۔ یہ روایت حسن روایت کے شواہد میں ہے۔ (مقدمہ ابن صلاح ص ۳۸ بحث المرسل)

## شاید نمبر ۱

(صحیح مرسل موقوف) حدثنا و کيع عن مسعر عن ابی معشر عن ابراهيم عن عبد الله انه كان يرفع يديه في اول ما يفتح ثم لا يرفعهما۔  
(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے تھے پھر دوبارہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔  
(مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۲۳۶)

## شاید نمبر ۲

(صحیح مرسل موقوف) حدثنا اسحاق عن حصين عن عبدالرزاق عن حصين عن ابراهيم ابن مسعود كان يرفع يديه في اول شئ ثم لا يرفع بعد۔  
(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نماز کی ابتداء میں رفع یدین کرتے پھر دوبارہ رفع یدین نہ کرتے۔ (المعجم الکبیر ۸/۲۶۱)

## شاید نمبر ۳

(صحیح مرسل موقوف) حدثنا علی بن عبدالعزیز ثنا حجاج بن المنہال ثنا حماد بن سلمة عن حماد عن ابراهيم عن عبد الله بن مسعود انه كان اذا دخل في الصلاة رفع يديه ثم لا يرفع بعد ذلك۔ (المعجم الکبیر ۸/۲۶۱)

## شاید نمبر ۴

(صحیح مرسل موقوف) عبدالرزاق عن الثوری علی حصین عن ابراهيم عن ابن مسعود كان يرفع يديه في اول شئ ثم لا يرفع بعد۔  
(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پہلی مرتبہ رفع یدین کرتے پھر اس کے بعد نہ کرتے۔ (مصنف عبدالرزاق ۲/۷۱)

## شاہد نمبر ۵

(صحیح مرسل موقوف) عبدالرزاق عن ابی عینیہ عن حصین عن ابراہیم عن ابن مسعود مثله (مصنف عبدالرزاق ۷۱/۲)

## شاہد نمبر ۶

(صحیح) عبدالرزاق عن الثوری عن حماد قال سالت ابراہیم عن ذلك فقال يرفع به اول مرة (مصنف عبدالرزاق ۷۱/۲)

## شاہد نمبر ۷

(صحیح مرسل موقوف) اخبرنا سفيان الثوري قال حدثنا حصين عن ابراهيم عن عبد الله ابن مسعود انه كان يرفع يديه اذا فتح الصلوة (كتاب الحج ۱/۹۷)

## شاہد نمبر ۸

(صحیح مرسل موقوف) حدثنا ابن ابی دائود قال حدثنا احمد بن يونس قال ثناء ابو الاحوص عن حصين عن ابراهيم قال كان عبد الله لا يرفع يديه في شي من الصلاة الا في الافتتاح (شرح معاني الآثار ۱/۱۳۳)

## شاہد نمبر ۹

(صحیح) ثنا ابوبكرة ثنا مومل ثنا سفيان عن المغيرة قال قلت لا ابراهيم حديث وائل انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم يرفع يديه ان افتتح الصلوة واذا ركع واذا رفع راسه من الركوع فقال وائل رآه مرة يفعل فقد رآه عبد الله خمسين مرة لا يفعل ذلك۔

(ترجمہ) مغیرہ نے کہا کہ میں نے ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے حضرت وائل والی حدیث بیان کی کہ حضرت وائل نے دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو آپ رفع یدین کرتے تو ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر حضرت وائل نے ایک مرتبہ ایسا دیکھا ہے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پچاس مرتبہ دیکھا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہیں کرتے تھے۔ (شرح معانی الآثار ۱/۱۵۴)

## شاید نمبر ۱۰

(حسن) محمد بن جابر حماد عن ابراہیم عن علقمة عن عبد اللہ قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم و مع ابی بکر و مع عمر رضی اللہ عنہما فلم یرفعوا ایدیہم الا عند التکبیرة الا ولی فی الفتح الصلوۃ (سنن الدار قطنی ۱/۲۹۵)

(ترجمہ) محمد بن جابر رضی اللہ عنہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی تو وہ شروع نماز میں تکبیر تحریمہ کے سوا ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

نوٹ:

ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ کی حدیث حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ”محمول علی سماع“ ہوتی ہے کیونکہ ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کریں تو انہوں نے یہ حدیث ایک محدث سے نہیں سنی ہوتی بلکہ متعدد استادوں سے سنی ہوتی ہے۔ لہذا اس پر منقطع کا اطلاق باطل اور غلط ہے۔

ان مندرجہ بالا تفصیل سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں سفیان ثوری کے شواہد اور معنوی متابعت ثابت ہوتی ہے۔ لہذا اس حدیث پر سفیان ثوری کی تالیس کا اعتراض مردود ہے۔

## سفیان ثوری کی تدلیس نہ کرنے کے داخلی ثبوت

تحقیقی نکتہ:

مندرجہ بالا تفصیل سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ زبیر علیزئی صاحب کا محدثین کرام سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ضعیف ثابت کرنا باطل اور مردود ہے اور کچھ محدثین کرام نے صرف **لم لا یعود** کے الفاظ کے نقل کرنے پر اعتراض کیا ہے۔ مگر محدثین کرام کا اس حدیث پر **لم لا یعود** کے الفاظ پر اعتراض کرنا ہی امام سفیان ثوری کی تدلیس کے الزام کو رفع کرتا ہے اور امام سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کی تدلیس کا جواب ہے۔ اس نکتہ کی وضاحت کے لئے ضروری ہے کہ تدلیس کی تعریف کی جائے۔ مناسب ہے کہ تدلیس کی تعریف بھی زبیر علیزئی کے الفاظ میں نقل کی جائے تاکہ اعتراض کی گنجائش ہی نہ رہے۔

زبیر علیزئی صاحب الحدیث شمارہ نمبر ۳۳ فروری ۲۰۰۷ء میں ص ۲۳ پر تدلیس کی اصطلاحی تعریف لکھتے ہیں۔ ”اگر راوی اپنے اس استاد سے (جس سے اس کا سماع، ملاقات اور معاشرت ثابت ہے) وہ روایت (عن یا قال وغیرہ کے الفاظ کے ساتھ بیان کرے جسے اس نے (اپنے استاد کے علاوہ) کسی دوسرے شخص سے سنا ہے۔ اور سامعین کو یہ احتمال ہو کہ اس نے یہ حدیث اپنے استاد سے سنی ہوگی تو اسے تدلیس کہا جاتا ہے۔ علوم الحدیث ابن صلاح ص ۹۵ اختصار علوم الحدیث ص ۹۵ تمام کتب ’اصول حدیث‘ زبیر علیزئی کے الفاظ میں تدلیس کی تعریف سے یہ معلوم ہوا کہ راوی نے یہ حدیث کسی اور سے سنی ہو اور نام اپنے

استاد کا ذکر کرے مگر محدثین کرام جن میں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو حاتم الرازی رحمۃ اللہ علیہ نے تفصیل سے یہ بات ذکر کی ہے۔ یہ حدیث عاصم بن کلیب سے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور عبد اللہ بن ادریس دونوں نے روایت کی مگر سفیان ثوری کی حدیث میں لم لا يعود کے الفاظ موجود ہیں جبکہ عبد اللہ بن ادریس اس حدیث کو عاصم بن کلب سے روایت کرتے ہیں تو ان کی روایت میں لم لا يعود کے الفاظ موجود نہیں ہیں۔ اگر حدیث میں سفیان ثوری نے تدلیس کی ہوتی تو پھر لم لا يعود کے الفاظ ہونے یا نہ ہونے کا اعتراض صحیح نہیں ہوتا۔ کیونکہ تدلیس کہتے ہی اسے ہیں جس میں راوی نے حدیث اپنے استاد سے نہ سنی ہو۔ محدثین کرام کی وضاحت سے ایک نکتہ واضح ہو گیا کہ یہ حدیث امام سفیان ثوری اور امام عبد اللہ بن ادریس رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے عاصم بن کلیب سے سنی اور روایت کی ہے اگر تو سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث میں تدلیس کی ہے تو محدثین کرام کا یہ اعتراض لایعنی ہے اور اگر اس اعتراض کے کوئی حقیقت ہے تو تدلیس کا الزام باطل اور مردود ہے (یہ علیحدہ سے وضاحت ہو چکی ہے کہ لم لا يعود کے الفاظ کے بغیر بھی احناف کا دعویٰ مکمل ثابت ہوتا ہے)۔ کیونکہ اگر سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث میں تدلیس کی ہوتی تو محدثین کرام یہ صراحت کر دیتے کہ امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث عاصم بن کلیب سے سنی ہی نہیں جبکہ محدثین کرام کے اعتراض کی بنیاد ہی سفیان ثوری کی عاصم بن کلیب سے روایت میں ”لم لا يعود“ کے الفاظ کی زیادتی ہے۔

لہذا اس بحث سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ اس حدیث میں امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے تدلیس نہیں کی اور زبیر علیزئی صاحب (عبدالرحمن معلیٰ اور ارشاد الحق اثری) کا تدلیس کو بنیاد بنا کر اس حدیث کو ضعیف ثابت کرنا باطل مردود جمہور محدثین کے خلاف اور تحقیقی منہج کے مخالف ہے۔

## سفیان ثوری عن عاصم بن کلیب کی سند کا محدثین کرام

### کے نزدیک مقام

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی عاصم بن کلیب سے عن والی روایت کو مختلف محدثین کرام نے تصحیح کی ہے۔

۱۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے مستدرک حاکم حدیث نمبر ۳۱۲۲ میں جعفر بن عون ثنا

سفیان بن سعید (ثوری) عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن ابن

عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ”هذا حدیث صحیح“ لکھا ہے۔

۲۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے تلخیص المستدرک حدیث نمبر ۳۱۲۲ پر اس حدیث کی تصحیح میں

امام حاکم کی موافقت کی ہے۔

۳۔ امام ابن ملقن رحمۃ اللہ علیہ نے المستدرک علی تلخیص میں اس حدیث کی تصحیح پر سکوت کیا۔

۴۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب سنن نسائی میں میرے علم کے مطابق سفیان ثوری

عن عاصم بن کلیب کی ۴ روایات نقل کی ہیں۔ اور اس حدیثوں پر کوئی اعتراض

اور خاص طور پر سفیان ثوری کی تالیس کا الزام عائد نہیں کیا۔

(i) حدثنا محمد بن یوسف الفرہابی. قال حدثنا سفیان عن

عاصم بن کلیب عن ابیہ عن والی بن حجر..... (حدیث نمبر ۱۲۷۲، کتاب السهو)

(ii) حدثنا النعمان بن عبدالسلام عن سفیان عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن

ابو هريرة رضى الله عنه ..... (حدیث نمبر ۱۲۵۶۔ کتاب قیام اللیل۔ باب اختلاف علی عائشہ فی احیاء اللیل)

(iii) حدثنا عبد الرحمن عن سفیان عن عاصم بن کلب بن ابی بردہ

عن علی رضى الله عنه ..... الخ (حدیث نمبر ۵۲۲۸۔ کتاب الزیمة۔ باب انھی عن الخاتم فی البلیة)

(iv) حدثنا قاسم قال حدثنا سفیان عن عاصم بن کلب عن ابیه عن

وائل بن حجر ..... الخ (حدیث نمبر ۵۰۸۳۔ کتاب الزیمة۔ باب الطویل الجمعة۔)

۵۔ امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے اپنی سنن ابی داؤد میں میرے علم کے مطابق سفیان ثوری

عن عاصم بن کلب کے ۲ روایتیں لکھی ہیں۔

(i) حدثنا عبدالرزاق حدثنا الثوری عن عاصم بن کلب عن ابیه ..... الخ

(حدیث نمبر ۲۸۰۱ کتاب الفحایا۔ باب وایجوز من السنن فی الضعایا)

(ii) حمید بن خوار عن سفیان ثوری عن عاصم بن کلب عن ابیه ..... الخ

(حدیث نمبر ۴۱۹۲۔ کتاب الرجل۔ باب فی تطویل جمعة)

(اور ان احادیث پر سفیان ثوری کی تدلیس پر کوئی اعتراض نقل نہیں کیا)۔

۶۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے سنن ابن ماجہ میں میرے علم کے مطابق سفیان ثوری عن

عاصم بن کلب کی ۲ روایتیں نقل کی ہیں۔

(i) حدثنا عبدالرزاق ابانا الثوری عن عاصم بن کلب عن ابیه ..... الخ

(حدیث نمبر ۳۲۶۰۔ کتاب الاضاحی۔ باب ماجزی من الاضاحی)

(ii) سفیان بن عقیبة عن سفیان عن عاصم بن کلب عن ابیه ..... الخ

(حدیث نمبر ۳۷۶۷۔ کتاب اللباس۔ باب کراهیة کثرة الشعر)

اور ان روایات پر امام ثوری رحمہ اللہ کی عن عاصم بن کلب کی روایت پر کوئی اعتراض نہیں لکھا۔

لہذا اس تفصیل سے یہ بات بھی ظاہر ہو گئی کہ امام سفیان بن سعید ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی عاصم بن کلیب سے معتن / عن والی روایت کی محدثین کرام نے تصحیح کی ہے اور ان کے نزدیک سفیان ثوری کی عاصم بن کلیب سے معتن روایات صحیح ہوتی ہیں لہذا حضرت عبداللہ بن مسعود کی ترک رفع یدین والی حدیث میں سفیان ثوری پر تالیس کا الزام دلائل کی رو سے باطل ہے۔

## حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر محدثین کرام کے اعتراضات کا تحقیقی جائزہ

زبیر علیزکی صاحب نے اپنی کتاب نور العینین ص ۱۳۰ تا ص ۱۳۳ پر تقریباً ۲۰ محدثین کرام سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث پر اعتراضات وارد کیے ہیں۔ ان تمام اعتراضات کا بنیادی محور ”لم لا یعود“ کے الفاظ ہیں۔ مگر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ”لم لا یعود“ کے الفاظ کے بغیر بھی ترک رفع یدین پر صراحۃً دلالت کرتی ہے۔ لہذا یہ حدیث اپنے تمام الفاظ کے ساتھ صحیح اور ثابت ہے۔ اور احناف کا دعویٰ بغیر ”لم لا یعود“ بھی ثابت ہوتا ہے۔ ان تمام محدثین کرام نے تقریباً ”لم لا یعود“ کے لفظ پر اعتراض کیا ہے۔ مگر اس حدیث کی سند جمہور محدثین کرام کے نزدیک صحیح ہے۔

نکتہ:

یہ بات ذہن نشین کر لی جائے کہ اس حدیث کی سند بالکل صحیح ہے اور اعتراض صرف ”لم لا یعود“ کے الفاظ پر ہیں۔

## حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ کے اعتراض کا جائزہ

زبیر علیزکی صاحب نے ص ۱۳۰ پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ کی جرح نقل کی ہے ”لم یثبت حدیث..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ“

(سنن ترمذی ۱/۵۹)

جواب:

حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے اس جرح کا راوی سفین بن عبدالملک ہے۔ سفیان بن عبدالملک حضرت ابن مبارک رضی اللہ عنہ کے قدیم شاگرد ہے۔ (دیکھئے الکاشف ۱/۲۳ تہذیب الکمال ص ۴۴۵) جبکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حضرت عبداللہ بن مبارک بھی روایت کرتے ہیں۔ اور اس حدیث میں حضرت عبداللہ بن مبارک کے متاخر راوی سوید بن نصر ہیں۔ (دیکھئے الکاشف ۱/۳۳۰ تہذیب التہذیب ۲/۲۸۰) لہذا عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے یہ جرح مرجوع ہے۔ اس تحقیق سے مندرجہ ذیل نقاط واضح ہوتے ہیں۔

- ۱۔ ابن مبارک رضی اللہ عنہ کی جرح قدیم تھی۔ لہذا جرح مرجوع ثابت ہوتی ہے۔
- ۲۔ ابن مبارک رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو خود روایت کیا ہے۔ (نسائی ۱/۱۵۸) جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ابن مبارک رضی اللہ عنہ نے اپنی جرح سے رجوع کر لیا تھا۔
- ۳۔ ابن مبارک رضی اللہ عنہ کی جرح کرنا اور پھر اسی حدیث کو روایت کرنا ابن مبارک کے قول میں تعارض بھی ثابت کرتا ہے۔ اور اس طرح دونوں قول ساقط قرار پائے گئے۔

۱۔ علامہ مغلطائی رضی اللہ عنہ کا جواب:

أن عدم ثبات عند ابن المبارک لا يمنع من اعتبار رجاله، والنظر فی رأیه و الحدیث یدور علی عاصم بن کلیب، وھونقہ عند بن حبان، و ابن سعد، و احمد بن صالح المعری، و ابن شاھین، و یحییٰ بن معین و فسوی و غیرھم. (شرح ابن ماجہ ۵/۱۳۶۷)

لہذا زہیر علیزئی صاحب کا ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کی جرح کو نقل کرنا مردود ثابت ہوتا ہے۔

۲۔ امام شیخ الاسلام ابن دقیق العید مالکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا جواب:

بیان عدم الثبوت اعبر عند المبارک لا یمنع من انظر فیہ وهو  
یدور علی عاصم بن کلیب وقد وثقه ابن معین. (نصب الرایۃ ۱/۳۵۹)

۳۔ امام ترمذی کا جواب:

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے سنن ترمذی ۱/۵۹ میں امام ابن مبارک کی جرح نقل کرنے  
کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کو نقل کرنے کے بعد حسن صحیح  
کے الفاظ درج کیے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام ترمذی کے نزدیک امام  
ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کی جرح مرجوع یا ثابت نہیں تھی۔

۴۔ امام بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ کا جواب:

امام بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن مبارک کی جرح نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔  
”ان عدم ثبوت اعبر عند ابن مبارک لا یمنع عن انظر فیہ‘ وهو  
یدور علی عاصم بن کلیب‘ وقد وثقه ابن معین“

(شرح سنن ابی داؤد ۳/۴۲)

۵۔ حافظ ابن القطان رحمۃ اللہ علیہ کا جواب:

حافظ ابن القطان الفاسی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن مبارک کی جرح نقل کرنے کے بعد لکھتے  
ہیں۔ ”والحدیث عندی لعدالة رواه. أقرب الی صحة“

(بیان الوهم والالہام ۳/۳۶۷)

## ۶۔ محدث مار دینی رحمۃ اللہ علیہ کا جواب:

علامہ علاؤ الدین المار دینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ”عن علم ثبوتہ عند ابن المبارک معارض ثبوتہ غیرہ فان ابن حزم صحته فی المعلى وحسنہ ترمذی۔“ یعنی ابن مبارک کے نزدیک اس کا عدم ثبوت معارض ہے دوسروں کے نزدیک ثبوت کے ساتھ اور ابن حزم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے محلی میں اور امام ترمذی نے حسن کہا ہے۔ (الجواہر النقی ۲/۷۷)

## ۷۔ محدث وصی احمد سورتی رحمۃ اللہ علیہ کا جواب:

حضرت علامہ محدث وصی احمد سورتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ”الجواب قال الشيخ فی الامام بان عدم ثبوتہ عنده لا يمنع النظر فيه وهو يدور علی عاصم وثقه‘ ابن معین و اخرج له مسلم (تعلیق الحلی لمانی فیہ المجلد ص ۳۰۵) یعنی ابن مبارک کے نزدیک حدیث کا ثبوت نہ ہونا اس پر عمل کرنے سے نہیں روکتا کیونکہ اس حدیث کا دارودار عاصم بن کلیب پر ہے۔ اور امام ابن معین نے اس کو ثقہ کہا ہے اور امام مسلم نے روایت لی ہے۔“

## امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اعتراض کا جائزہ

زبیر علیزئی صاحب نے نور العینین ص ۱۳۱ پر امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا اعتراض نقل کیا۔  
 ”امام شافعی نے ترک رفع یدین کی احادیث کو رد کر دیا کہ یہ ثابت نہیں ہیں۔  
 (کتاب الام ج ۷ ص ۲۰۱، سنن الکبریٰ ۲/۸۱، فتح الباری ۲/۲۲۰) قال الزعفرانی قال  
 شافعی فی القديم ولا یثبت (ترجمہ) زعفرانی نے کہا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ  
 یہ ثابت نہیں ہے۔“

جواب:

زبیر علیزئی صاحب سے عاجزانہ عرض ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے جرح کے الفاظ  
 نقل کریں تاکہ قارئین کو یہ اندازہ ہو سکے کہ جرح کی حیثیت کیا ہے۔ لہذا مبہم الفاظ کی جرح و  
 تعدیل کے میدان میں کوئی حیثیت نہیں ہوتی ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے جواب میں علامہ  
 مادرونی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قلت تقدم صحيح الطحاوی ذلك عن  
 والسند بذلك صحيح كما مرويت مقدم علی النافی (الجواہر الہدی ص ۷۹)  
 ترجمہ: میں کہتا ہوں کہ پہلے امام اطحاوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصحیح گزر چکی ہے اور اس کی سند بھی صحیح  
 ہے اور ثابت نفی پر مقدم ہوتا ہے۔ آگے لکھتے ہیں، (جواہر الہدی ص ۷۹) قول الشافعی  
 بعد ذلك کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بعد والا قول بھی یہی ہے کہ ان دونوں حضرات سے  
 (حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) ترک رفع یدین ثابت ہے۔

## امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے اعتراض کا جائزہ

زبیر علیزئی صاحب نے نور العینین ص ۱۳۱ پر امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا اعتراض نقل کیا ہے۔

”امام احمد بن حنبل نے اس روایت پر کلام کیا۔“ (جزء رفع یدین: ۳۲، مسائل احمد

روایۃ عبد اللہ بن احمد ۱/۲۴۰)۔

جواب:

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے مسائل احمد روایۃ عبد اللہ بن احمد ۱/۲۴۰ پر اس حدیث

کے راویوں پر کوئی جرح نقل نہیں کی۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے صرف ”ثم لا يعود“ کے الفاظ

پر اعتراض وارد کیا ہے۔ مگر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ترک رفع یدین والی حدیث ثم

لا يعود کے الفاظ کے بغیر بھی ترک رفع یدین پر نص اور دال ہے۔ ترمذی شریف ۱/۵۹ اور

نسائی ۱/۱۲۰ اور ابوداؤد شریف ۱/۱۱۶ میں یہ حدیث ثم لا يعود کی زیادت کے بغیر نقل کی گئی۔

امام احمد نے اپنی مسند احمد ۱/۳۸۷ میں خود یہ حدیث امام وکیع سے نقل کی ہے۔

جس یہ وضاحت ہو جاتی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ حدیث مقبول اور قابل

احتجاج اور صحیح تھی۔ لہذا زبیر علیزئی صاحب کا امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی جرح وہ بھی صرف ثم لا

يعود کے الفاظ نقل کرنا مردود اور غلط ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی مسند کے بارے میں قاضی

شوکانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

”كل ما كان في المسند فهو مقبول“

(ترجمہ) کہ مسند احمد کی ہر حدیث مقبول ہے۔ (نیل الاوطار ۱/۲۰)

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی جرح کی اصلیت معلوم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی جرح کے الفاظ مکمل نقل کیے جائیں۔

رقم ۷۱۳. قال أبی: حدیث عاصم بن کلیب رواہ ابن ادريس فلم یقل: "ثم لا یعود" (کتاب العلل و معرفة الرجال صہ ۳۷۰ رقم ۷۱۳)

رقم ۷۱۴. حدثنی ابی قال: حدثنا یحییٰ بن آدم قال: اعلأء علی

عبد اللہ بن ادريس من کتابه عن عاصم بن کلیب عن عبد الرحمن بن الاسود قال: حدثنا علقمه عن عبد اللہ قال: علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلاة: فکبر و رفع یدیه ثم رکع، و طبق یدیه وجعلهما بین رکبتيه، فبلغ سعدا فقال: صدق أخی قد کنا نفعل ذلک. ثم أمرنا بهذا وأخذ برکبتيه.

(کتاب العلل و معرفته الرجال صہ ۳۷۰ رقم ۷۱۴)

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر کوئی جرح نہیں نقل کی صرف یہ لکھا ہے کہ ابن ادريس کی روایات میں "ثم لا یعود" کے الفاظ نہیں ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے جو الفاظ جزء بخاری رقم ۳۲ میں منقول ہیں ان میں تحریف ہوئی ہے۔ جزء رفع یدین کے الفاظ ہیں "وقال احمد بن حنبل عن یحییٰ بن آدم: نظرت فی کتاب عبد اللہ بن ادريس عن عاصم بن کلیب لیس فیہ "ثم لا یعود"۔

جزء رفع یدین رقم ۳۲ میں الفاظ "نظرت فی کتاب عبد اللہ بن ادريس عن عاصم بن کلیب لیس فیہ ثم لا یعود" میں تحریف اور گڑبڑ ہے۔ لہذا جزء رفع یدین: ۳۲ کا حوالہ پیش کرنا علمی زیادتی اور تحریف ہے۔ اس عبارت کے علاوہ بھی جزء رفع یدین کی عبارت میں گڑبڑ موجود ہے۔

نوٹ:

امام احمد نے ”ثم لا يعود“ کے زیادتی کا اعتراض بھی امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ پر نہیں بلکہ امام وکیع رحمۃ اللہ علیہ پر کیا ہے۔

لہذا سطور بالا تحقیق سے یہ بات بالکل واضح ہوتی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ حدیث سنداً اور متناً (بغیر ثم لا يعود) بھی مقبول اور قابل احتجاج ہے۔ لہذا امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کو اس حدیث کے جارحین میں شمار کرنا غلط اور مردود ہے۔

## امام ابو حاتم الرازی رحمۃ اللہ علیہ کے اعتراض کا جائزہ

زبیر علیزئی صاحب نے نور العینین ص ۱۳۱ پر امام ابو حاتم الرازی رحمۃ اللہ علیہ کا اعتراض نقل کیا ہے۔

”هذا خطأ يقال: وهم الثوري فقد رواه جماعة عن عاصم وقالوا اكلهم: ان النبي صلی اللہ علیہ وسلم فرفع يديه ثم ركع فطبق وجعلها بين الركبتين ولم يقل احد ما روى الثوري“

ترجمہ: یہ حدیث خطا ہے کہا جاتا ہے کہ (سفیان) ثوری کو اس (کے اختصار) میں وہم ہوا ہے۔ کیونکہ ایک جماعت نے اس کو عاصم بن کلیب سے ان الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کی پس ہاتھ اٹھائے پھر رکوع کیا اور تطبیق کی اور اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان رکھا۔ کسی دوسرے نے ثوری والی بات بیان نہیں کی ہے۔ (علل الحدیث ۱/۹۶ رقم ۲۵۸)

جواب:

امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کی جرح چند وجوہات پر صحیح نہیں ہے۔

۱۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ پر علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے تشدد و صحیحیت کی جرح اور الفاظ نقل کیے ہیں (تذکرۃ الحفاظ ۲/۸) اور محدثین کرام کے نزدیک تشدد اور صحیحیت کی جرح مبہم قبول نہیں ہوتی ہے۔

۲۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ فقد رواہ جماعة عن عاصم..... ولم یقل أحد ما روی الثوری (علل الحدیث ۱/۹۶)

ترجمہ: ایک جماعت نے اس کو عاصم بن کلیب سے (تطبیق) روایت کیا..... اور کسی دوسرے نے ثوری والی بات بیان نہیں کی۔ یہ الفاظ صحیح نہیں معلوم ہوتے کیونکہ یہ عبارت صحیح نہیں کہ عاصم بن کلیب سے ایک جماعت نے تطبیق والی روایت کی نقل کی ہے۔ کیونکہ تطبیق والی روایات عاصم بن کلیب سے صرف اور صرف عبداللہ بن ادریس رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی اور کسی جماعت نے یہ روایت بیان نہیں کی ہے۔

۳۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے ابو حمید ساعدی رحمۃ اللہ علیہ کی اثبات رفع یدین والی حدیث کو ”نصار الحدیث المرسل“ کہا ہے۔ کیا زبیر علیزئی صاحب کو امام ابو حاتم کا قول قبول ہوگا۔ عجب تضاد ہے کہ ترک رفع یدین کی حدیث پر امام ابو حاتم کی جرح کو زبیر علیزئی صاحب قبول کرتے ہیں اور اثبات رفع یدین کی ابو حمید ساعدی رحمۃ اللہ علیہ حدیث پر جرح قبول نہیں کرتے۔

۳۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ اور ابو زرہ الرازی رحمۃ اللہ علیہ دونوں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھتے ہیں۔

”سفیان أحفظ من شعبه“ علل الحدیث رقم ۲۹۹

”سفیان أحفظ الرجلین“ علل الحدیث رقم ۲۸۳۸

امام ابو حاتم الرازی رحمۃ اللہ علیہ اور ابو زرہ الرازی رحمۃ اللہ علیہ سفیان ثوری کو امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ سے بڑا حافظ مانتے ہیں تو کیا۔ عبد اللہ بن ادریس رحمۃ اللہ علیہ کے مقابلے میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث پر اعتراض کرنا صحیح ہے۔ امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ تو امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی بڑے حافظ اور محدث ہیں۔ اختلاف میں ترجیح بھی امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو ہوتی ہے تو عبد اللہ بن ادریس کے فوقیت امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ پر کیسے ثابت ہوتی ہے۔ جب سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ جیسے ثقہ اور حافظ محدث کوئی حدیث بیان کریں تو متابعت کی ضرورت بھی نہیں ہوتی۔ اور ثقہ کی زیادت تو زبیر علیزئی صاحب خود مانتے ہیں۔

۵۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی ترک رفع یدین والی حدیث پر سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی تدلیس کا کوئی اعتراض نہیں اٹھایا۔

لہذا زبیر علیزئی صاحب کا امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کی جرح نقل کرنا تحقیق کی روشنی میں غلط اور مردود ہے۔

## امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کی جرح کا تحقیقی جائزہ

زبیر علیزئی صاحب نور العینین ص ۱۳۱ پر امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کا اعتراض نقل کیا ہے۔  
 ”امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے غیر محفوظ قرار دیا ہے۔“ (کتاب الععل  
 للدارقطنی ۵/۱۷۳۔ رقم ۸۰۴)

جواب:

قارئین کرام سے التجا ہے کہ یہ نقطہ پیش نظر رہنا چاہیے کہ الحمد للہ احناف کا دعویٰ بغیر ”تم لا یعود“ کے بغیر بھی ثابت اور محفوظ ہے۔ زبیر علیزئی صاحب نے امام دارقطنی

کا پورا قول نقل نہیں کیا۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی تصحیح کرنے کے بعد اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں۔ ”وأسناده صحيح‘ وفيه لفظة لسيت بمعفوظ“ (کتاب العلل ۵/۱۷۲) اس کے بعد وضاحت سے تصریح کرتے ہیں۔ ”ولیس قول من قال: ثم لم يعد محفوظاً. (کتاب العلل ۵/۱۷۳) امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے یہ واضح ہو گیا کہ اُن کے نزدیک یہ حدیث صحیح ہے جبکہ اعتراض صرف ”ثم لا يعود“ کے الفاظ پر تھا۔ جبکہ پہلے یہ تصریح ہو چکی ہے کہ احناف کا دعویٰ ”ثم لا يعود“ کے بغیر بھی ثابت ہے۔

## حافظ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کے اعتراض کا تحقیقی جائزہ

زبیر علیزئی صاحب نور العینین ص ۱۳۱ پر امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کا اعتراض نقل کیا ہے۔

”هو في العقيقة أصغف شي يعول عليه لأن له علا تبطله“

یہ روایت حقیقت میں سب سے زیادہ ضعیف ہے، کیونکہ اس کی علتیں ہیں جو

اسے باطل قرار دیتی ہے۔ (تلخیص الحمیر ۱/۲۲۲) (البدرا لمعیر ۳/۴۹۴)

جواب:

حافظ ابن حبان کی جرح مبہم ہے۔ جبکہ جرح مبہم عند الحمدین بالکل قابل قبول

نہیں ہوتی ہے۔ دوسرا حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ ابن حبان کے درمیان سند موجود نہیں

ہے۔ اور جب تک اصل کتاب موجود نہ ہو جرح کی حقیقت کا اندازہ کرنا مشکل اور نامناسب

ہے۔ میری تحقیق میں حافظ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ سے کتاب صلوٰۃ منقول نہیں ہے۔ لہذا اصل

عبارت کے بغیر اسے جرح کو پیش کرنا غلط اور مردود ہے۔

## امام یحییٰ بن آدم رحمۃ اللہ علیہ کی جرح کا تحقیقی جائزہ

زبیر علیزئی صاحب نے نور العینین ص ۱۳۳ پر (نمبر ۸) کے تحت صرف امام یحییٰ بن آدم کا نام ذکر کیا ہے۔ (جزء رفع یدین: ۳۲، تلخیص الجیرا/۱/۲۲۲)

جواب:

زبیر علیزئی صاحب سے مؤدبانہ عرض ہے کہ اگر ان میں علمی اور تحقیقی ذوق ہے تو امام یحییٰ بن آدم رحمۃ اللہ علیہ کے جرح کے الفاظ نقل کریں۔ اگر امام یحییٰ بن آدم رحمۃ اللہ علیہ سے جرح کے الفاظ منقول ہوتے تو زبیر علیزئی صاحب ضرور درج کرتے مگر کیونکہ ان سے کوئی جرح ہی ثابت نہیں لہذا امام یحییٰ بن آدم رحمۃ اللہ علیہ کے نام پر ہی اکتفا کیا۔ اُمید ہے کہ زبیر علیزئی صاحب فہرست میں سے امام یحییٰ بن آدم کے نام خارج کر کے اس سے رجوع کریں گے۔

## امام ابو بکر احمد بن عمر (و) بزار کی جرح کا تحقیقی جائزہ

زبیر علیزئی صاحب نے نور العینین ص ۱۳۳ پر امام بزار رحمۃ اللہ علیہ کا اعتراض نقل کیا ہے۔  
”ابو بکر بن عمر (و) بزار رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر جرح کی۔“

(الجزء الزخارہ/۵/۴۷، التہدید/۹/۲۲۰)

جواب:

زبیر علیزئی صاحب نے امام بزار رحمۃ اللہ علیہ کے اعتراض نقل کرتے ہوئے صرف یہ لکھا ہے کہ امام بزار رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر جرح کی ہے۔ زبیر علیزئی صاحب کو امام بزار

کی پوری عبارت نقل کرنی چاہیے تھی تاکہ یہ وضاحت ہو سکے کہ اعتراض کی حقیقت کیا ہے۔ امام بزار رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر جو اعتراض کیا ہے۔ "وہذا الحدیث رواة عاصم بن کلیب و عاصم فی حدیثہ اضطراب وہ یسمافی حدیث الرفع ذکرہ عن عبدالرحمن بن الاسود عن علقمہ عن عبداللہ انہ رفع یدہ فی اول تکبیرۃ (المحرازخارہ/۵/۴۷)"

اس عبارت سے یہ واضح ہو گیا کہ امام بزار کا اعتراض اس کی سند پر نہیں بلکہ اس حدیث کے مرفوع اور موقف ہونے کا اشکال ہے۔ لہذا زبیر علیز کی صاحب کا امام بزار رحمۃ اللہ علیہ کا نام ذکر کرنا صحیح نہیں بلکہ باطل اور مردود ہے۔

نوٹ:- زبیر علیز کی صاحب امام بزار رحمۃ اللہ علیہ پر جرح کرتے ہیں اور ان کی توثیق کے قائل نہیں ہیں۔ لہذا ان کا قول کیسے پیش کر سکتے ہیں۔

## امام محمد بن وضاح رحمۃ اللہ علیہ کی جرح کا تحقیقی جائزہ

زبیر علیز کی صاحب نور العینیں ص ۳۳ پر امام محمد بن وضاح کا اعتراض نقل کیا ہے۔ "محمد بن وضاح نے ترک رفع یدین کی تمام احادیث کو ضعیف کہا۔ (اتمہید ۲۲۱/۹)"

جواب:

زبیر علیز کی صاحب نے امام محمد بن وضاح رحمۃ اللہ علیہ کی جرح کی مکمل عبارت نقل نہیں کی۔ امام محمد بن وضاح کی عبارت کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں۔ "محمد بن وضاح یقول الاحادیث الہی تروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی رفع یدین ثم لا یعود ضعیفۃ کلہا، (اتمہید ۲۲۱/۹)" کہ محمد بن وضاح نے کہا کہ وہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثم لا یعود کے الفاظ سے روایت کیا ہے۔ ضعیف ہیں۔

امام محمد بن وضاح کی اصل عبارت سے یہ واضح ہو گیا کہ ان کا اعتراض صرف "ثم لا يعود" کے الفاظ پر ہے۔ جبکہ یہ وضاحت ہو چکی ہے کہ احناف کا دعویٰ بغیر "ثم لا يعود" کے بھی ثابت ہیں۔ لہذا زبیر علیزئی صاحب کا امام محمد بن وضاح کے قول سے استدلال باطل اور مردود ہے۔

## امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی جرح کا تحقیقی جائزہ

زبیر علیزئی صاحب نے نور العینین ص ۱۳۳ پر صرف امام بخاری کا نام ہی ذکر کیا ہے۔ جزء رفع یدین؛ 32 تلخیص الحمیر ۱/۱۲۲۲ لمجموع شرح المہذب ۳/۳۰۳۔

جواب:

زبیر علیزئی صاحب نے صرف امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا نام جارحین میں ذکر کیا ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے جرح کی کوئی عبارت نقل نہیں کی۔ لہذا امام بخاری کا نام نقل کرنا غلط اور باطل ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر خود اپنی کوئی جرح نقل نہیں کی اور اس حدیث کی سند پر کوئی اعتراض وارد نہیں کیا۔ لہذا امید ہے کہ زبیر علیزئی صاحب اس قول سے رجوع کریں گے۔

## امام ابن القطان الفاسی رحمۃ اللہ علیہ کی جرح کا تحقیقی جائزہ

زبیر علیزئی صاحب نور العینین ص ۱۳۳ پر لکھتے ہیں۔

ابن القطان الفاسی رحمۃ اللہ علیہ سے زبیری حنفی نے نقل کیا کہ انہوں نے اس زیادت (دوبارہ نہ کرنے) کو خطا قرار دیا (نصب الریقہ ۱/۳۹۵)

جواب:- زبیر علیزئی صاحب کا ابن قطان الفاسی رحمۃ اللہ علیہ کا نام جارحین میں ذکر کرنا

باطل ہے۔ اور خود لکھتے ہیں ”مجھے یہ کلام ”بیان الوهم ولا يهام میں نہیں ملا (۳۶۵/۳)  
تاہم اشارہ ضرور ملتا ہے۔“ (۳۶۶/۳)

امام ابن قطان الفاسی ۳۶۷/۳ میں اس حدیث کی تصحیح کے قائل ہیں۔

امام ابن قطان لکھتے ہیں۔ ”والحدیث عندی . لعدالة . رواه . أقرب الی صحة“  
امام ابن قطان الفاسی رحمۃ اللہ علیہ صرف ”ثم لا یعود“ کے الفاظ سے مطمئن  
نہیں۔ جب کہ یہ عرض ہو چکی ہے کہ احناف کا دعویٰ ”ثم لا یعود“ کے بغیر اول مرة واحدة اول  
تکبیرة، اول مرة کے ساتھ بھی ثابت ہے۔

## امام عبدالحق الاشہبلی رحمۃ اللہ علیہ کی جرح کا تحقیقی جائزہ

زبیر علیزئی صاحب نے نور العینین ص ۱۳۳ لکھتے ہیں۔

• عبدالحق الاشہبلی نے کہا؛ ”لا یصح“ (الاحکام الوسطی ۱/۳۶۷)

جواب:

امام عبدالحق الاشہبلی رحمۃ اللہ علیہ کے جرح کے الفاظ لا یصح مبہم ہے۔ اور عندالمحدثین  
مبہم جرح مردود ہوتی ہے۔ امام ابن قطان الفاسی رحمۃ اللہ علیہ نے عبد اللہ الاشہبلی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب  
الاحکام الوسطی کے رد میں بیان الوهم والایهام والواقعین فی کتاب الاحکام لکھی ہے۔ لہذا  
امام عبدالحق الاشہبلی کا حوالہ دینا غلط ہے۔ اور امام ابن قطان الفاسی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی  
تصحیح کے قائل ہیں۔

## امام ابن ملقن رحمۃ اللہ علیہ کی جرح کا تحقیقی جائزہ

زبیر علیزئی صاحب نور العینین ص ۱۳۳ پر لکھتے ہیں۔

ابن ملقن رحمۃ اللہ علیہ شافعی (۸۰۴) نے اسے ضیف کہا۔ (البدرا لمیز ۳/۳۹۳)

جواب:

امام ملقن رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضیف کہہ کر جرح مبہم کی ہے۔ لہذا جرح مفسر قابل قبول ہوتی ہے اور جرح مبہم عند المحدثین ناقابل قبول ہے۔ لہذا امام ابن ملقن رحمۃ اللہ علیہ کا قول پیش کرنا صحیح نہیں۔

## امام النووی رحمۃ اللہ علیہ کی جرح کا تحقیقی جائزہ

زبیر علیزئی صاحب نور الیقین ص ۱۳۳ پر لکھتے ہیں۔

النووی نے کہا "الفقوا علی تضيفه" (خلاصۃ الاحکام ۱/۳۵۴) یعنی امام

ترمذی کے علاوہ سب متقدمین کا اس حدیث کے ضیف ہونے پر اتفاق ہے۔

جواب:

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ دعویٰ اجماع صحیح نہیں جب کہ جمہور محدثین کرام اس حدیث کے تصحیح کے قائل ہیں۔ اور جو محدثین کرام سے اس حدیث پر جرح منقول ہے ان کا اعتراض صرف اور صرف "ثم لا يعود" کے الفاظ پر ہے۔ جب کہ احناف کا دعویٰ "بغير ثم لا يعود" کے بھی ثابت ہے۔

## امام بن نصر مروزی رحمۃ اللہ علیہ کی جرح کا تحقیقی جائزہ

زبیر علیزئی صاحب نے نور العینین ص ۱۳۳ پر (۱۹) نمبر کے تحت امام محمد بن نصر

المروزی کا نام نقل کیا ہے۔ بحوالہ نصب الرلیۃ (۱/۳۹۵) والاحکام الوسطی (۱/۳۶۷)

جواب:

امام ابن قطان الفاسی نے امام محمد نصر مروزی کا اعتراض صرف ”ثم لا يعود“

کے الفاظ پر نقل کئے ہیں اور امام ابن قطان رحمۃ اللہ علیہ نے امام بن نصر مروزی رحمۃ اللہ علیہ کی ثم لا يعود

پر اعتراض نقل کرنے کے بعد اس حدیث کی تصحیح نقل کی ہے۔ اور امام محمد بن نصر کے اعتراض

کا جواب دیا ہے۔ دیکھیے (بیان الوهم والایہام الواقعیین فی کتاب الاحکام ۳/۳۶۷)

ویسے بھی ثم لا يعود کے الفاظ کے بغیر بھی احناف کا دعویٰ ثابت ہوتا ہے۔ لہذا زبیر علیزئی

صاحب کا امام محمد بن نصر مروزی رحمۃ اللہ علیہ کا نام جارحین میں صحیح نہیں ہے۔

## امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ کی جرح کا تحقیقی جائزہ

زبیر علیزئی صاحب نور العینین ص ۱۳۳ پر (۱۰) نمبر کے تحت امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ

کا نام نقل کیا ہے۔ بحوالہ تہذیب السنن ۲/۴۴۹۔

جواب:

زبیر علیزئی صاحب کا یہ حوالہ مردود ہے کیونکہ ابن قیم الجوزی رحمۃ اللہ علیہ اور امام

دارمی رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان سند نامعلوم ہے۔ لہذا بے سند قول کو پیش کرنا مردود ہے۔

## امام بیہمی رحمۃ اللہ علیہ کی جرح کا تحقیقی جائزہ

زبیر علیزئی نور العینین ص ۱۳۳ پر (۱۸) نمبر کے تحت امام بیہمی رحمۃ اللہ علیہ کا نام نقل کیا ہے۔ بحوالہ تہذیب السنن الحافظ ابن قیم العجولہ (۲/۲۴۹) و شرح المہذب نووی (۳/۴۰۳)۔

جواب:

حافظ ابن قیم و امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اور امام بیہمی رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان سند نامعلوم ہے۔ لہذا زبیر علیزئی صاحب کا اس بے سند حوالہ کو پیش کرنا باطل اور مردود ہے۔

## امام حاکم کے اعتراض کا تحقیقی جائزہ

زبیر علیزئی صاحب نے نور العینین ص ۱۳۳ پر (۱۵) نمبر کے تحت امام حاکم کا نام ذکر کیا ہے۔ (البدرا المنیر ۳/۴۹۳)

جواب:

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے دیگر علمائے کرام اور امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کے تمام اعتراضات نقل کر کے اسکا تفصیلی رد لکھا ہے۔

”وقال حاکم خبر ابن مسعود مختصر و عاصم بن کلیب لم

ینخرج حدیثه فی الصحیح و لیس كما قال فقد احتج به مسلم الا انه لیس

فی الحفظ کا ابن شہاب و امثاله و اما الکار سماع عبدالرحمن عن علقمة

فليس بشئى فقد سمع منه ثقه و هذا الحديث اوى باربعة الفاظ احدها قوله لرفع يديه فى اول مرة ثم لم يعد والثانية فلم يرفع يديه الامرة الثانية لرفع يديه فى اول مره لم يذكر سواها والرابعة لرفع يديه مرة واحدة والادرج ممكن فى قوله ثم لم يعد و اما باقىها فاما ان يكون قدروى بالمعنى و اما ان يكون صحيحاً - (تهذيب السنن مع مختصر السنن ۱/۳۶۸)

ترجمہ: امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث لمبی حدیث سے مختصر کی گئی ہے اور اس کے راوی عاصم بن کلب کی حدیث صحیح بخاری یا صحیح مسلم میں نہیں ہے۔ ابن قیم فرماتے ہیں کہ ایسا نہیں جیسا کہ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے۔ پس اس کی حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بطور حجت صحیح مسلم میں روایت کی ہے۔ مگر حافظ زہری رحمۃ اللہ علیہ جیسے راویوں کے مثل نہیں اور باعلقمہ سے عبدالرحمن کے سماع کا انکار تو یہ بھی کوئی چیز نہیں ہے۔ پس عبدالرحمن نے علقمہ سے سنا ہے اور وہ ثقہ ہے اور حضرت ابن مسعود کی یہ حدیث چار قسم کے الفاظ کے ساتھ روایت کی گئی ہے۔ (۱) پہلی مرتبہ دونوں ہاتھ اٹھائے دوسری مرتبہ نہیں اٹھائے۔

(۲) پہلی مرتبہ کے علاوہ ہاتھ نہیں اٹھائے۔ (۳) پہلی مرتبہ دونوں ہاتھ اٹھائے اور (۴) ایک ہی مرتبہ دونوں ہاتھ اٹھائے۔ اس حدیث میں لفظ ثم لم بعد کا مدارج ہونا تو ممکن ہے لیکن باقی الفاظ حدیث یا روایت بالمعنی ہیں یا اسی طرح صحیح ہیں۔“

اس عبارت سے وضاحت ہوگئی کہ ابن قیم انجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی سند اور متن کو صحیح کہا ہے۔ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے لفظ ثم لا یعود کے اور اج کا صرف امکان اظہار کیا، قطعی طور پر اور اج کا اظہار نہیں کیا۔ لہذا معلوم ہوا کہ حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے امام حاکم اور دیگر محدثین کرام کا جواب اور رد لکھا اور اس حدیث کی تصحیح کی ہے۔

## جمہور محدثین کرام اور حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی تصحیح

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ترک رفع یدین والی حدیث کو جمہور محدثین کرام نے تصحیح اور روایت کی ہے اور جمہور محدثین کے بارے میں مفصل تحقیق درج ذیل ہے۔

۱۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ ۳۲۱ھ - "تصحیح"۔

(شرح معانی آثار ۱/۱۵۳، ۱/۲۳۳)

۲۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ۲۷۹ھ - "حسن صحیح"۔

(سنن ترمذی ۱/۶۳)

۳۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ ۲۷۵ھ - "سکوت"۔

(سنن ابوداؤد ۱/۱۱۶)

۴۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ ۳۰۳ھ - "انج بہ / روی لہ"۔

(سنن نسائی ۱/۱۱۶)

۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ - "انج بہ / روی لہ"۔

(مسند ابن ابی شیبہ ۱/۱۵۹، ۱/۲۳۶)

۶۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ۲۴۱ھ - "انج بہ / روی لہ"۔

(مسند احمد ۱/۳۸۸)

۷۔ امام ابن حزم ظاہری رحمۃ اللہ علیہ ۴۵۶ھ - "ہذا الخبر صحیح"۔

(محلّی ابن حزم اظاہری ۳/۸۸)

۸۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ ۳۸۵ھ - "واسنادہ صحیح"۔

(العلل الوردیة ۲۷۲/۵) (الملائکی المصنوعۃ ۱۹/۳)

۹۔ امام ابن القطان الفاسی رحمۃ اللہ علیہ - "أقرب الی الصحیح"۔

(بیان الوہم والایہام ۳۶۷/۳) (الملائکی ۱۹/۳)

۱۰۔ امام ابو یعلیٰ موصلی رحمۃ اللہ علیہ ۳۰۷ھ - "انجیح بہ / روی لہ"۔

(مسند ابو یعلیٰ موصلی ۱۳۸/۵)

۱۲۔ امام یحییٰ بن سعید المصری رحمۃ اللہ علیہ۔

(المدونۃ الکبریٰ ۶۱/۱)

۱۳۔ امام ابن ترکمانی الماردینی رحمۃ اللہ علیہ - "حدیث علی شرط مسلم"۔

(الجواہر النقی علی بیہقی ۷۸/۲)

۱۴۔ امام علاؤ الدین مغلطائی ۷۶۲ھ - "صحیح"۔

(شرح ابن ماجہ ۱۳۶۷/۵)

۱۵۔ امام بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ ۸۵۵ھ - "صحیح"۔

(شرح سنن ابی داؤد ۳۳۱/۳)

۱۶۔ حافظ قاسم بن قطلوبغا رحمۃ اللہ علیہ ۸۷۹ھ - "صحیح"۔

(التعریف الاخبار تخریج احادیث الاختیار قلمی رقم ۱۶۷)

۱۷۔ علامہ زیلعی رحمۃ اللہ علیہ ۷۶۲ھ - "صحیح"۔

(نصب الرایۃ ۳۹۵/۱)

۱۸۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ ۸۵۲ھ - "صحیح"۔

(الدریۃ ۱۵۰/۱)

۱۹۔ امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ۔

(الاتحاف ۱/۲۰۰ قلمی)

۲۱۔ امام محدث جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ۹۱۱ھ - "صحیح"۔

(الملائی المصنوعۃ ۳/۱۹)

۲۲۔ علامہ ابن دمیق العید رحمۃ اللہ علیہ - "صحیح"۔

(نصب الرلیۃ ۱/۳۹۵)

۲۳۔ حافظ ابن قیم الجوزیہ - "صحیح"۔

(تہذیب السنن مع مختصر السنن ۱/۳۶۸)

۲۴۔ امام منذری رحمۃ اللہ علیہ - "سکوت"۔

(مختصر المنذری ۱/۳۶۷)

۲۵۔ علامہ عابد سندھی المدنی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۵۷ھ - "صحیح"۔

(مواہب الطیفہ قلمی ص ۲۵۹)

۲۶۔ علامہ محدث شیخ ہاشم سندھی رحمۃ اللہ علیہ - "صحیح"۔

(کشف الرین ص ۵۶)

۲۷۔ علامہ محدث مخدوم عبدالطیف سندھی رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۸۹ھ - "صحیح"۔

(ذب ذبابات الدراسات ۱/۶۰۸-۶۰۹)

۲۸۔ علامہ محدث وصی احمد محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ - "صحیح"۔

(اتعلیق الجلی لمافی مبیۃ المصلی ص ۳۰۵)

۲۹۔ امام ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ۔

(فتح القدر)

۳۰۔ مولوی نذیر حسین دہلوی غیر مقلد۔

(فتاویٰ نذیریہ ۱۰/۱۰۲۱۔ فتاویٰ علماء حدیث ۳/۱۴۰)

۳۱۔ علامہ احمد شاہ کر غیر مقلد۔ - ”وہو حدیث صحیح“۔

(حاشیہ محلی ۳/۸۸)

۳۲۔ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ ۱۰۱۴ھ۔

(مرقاۃ المفاتیح ص ۲۵۶)

۳۳۔ علامہ ظہیر الدین نیموی - ”صحیح“۔

(آثار السنن ۱/۱۰۳)

۳۴۔ علامہ انور شاہ کشمیری - ”صحیح“۔

(نیل الفرقین ص ۶۴)

۳۵۔ علامہ شعیب الاوناؤط غیر مقلد - ”صحیح“۔

(حاشیہ شرح السنۃ ۳/۲۴)

۳۶۔ علامہ زہیر الشاولیش غیر مقلد - ”صحیح“۔

(حاشیہ شرح السنۃ ۳/۲۴)

۳۷۔ علامہ عطاء اللہ حنیف غیر مقلد - ”صحیح“۔

(تعلیقات سلفیہ علی سنن النسائی ۱۲۳)

۳۸۔ علامہ ابو عبد الرحمن محمد عبد اللہ پنجابی غیر مقلد - ”صحیح“۔

(عقیدہ محمدیہ ۲/۱۱۶)

۳۹۔ علامہ شبیر احمد عثمانی - ”صحیح“۔

(فتح الملہم ۲/۱۲)

۳۰۔ علامہ ناصر الدین البانی - "صحیح"۔

(تعلیقات مشکوٰۃ رقم ۸۰۹، صحیح نسائی ۱/۲۲۰، صحیح ترمذی ۱/۸۲)

۳۱۔ علامہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ - "صحیح"۔

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ۲/۲۹۳ عبید اللہ غیر مقلد)

۳۲۔ علامہ لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ - "صحیح"۔

(شرح موطا ص ۸۹)

۳۳۔ مولانا ابراہیم سیالکوٹی غیر مقلد - "صحیح"۔

(واضح البیان ص ۳۹۹)

۳۴۔ ڈاکٹر الشریف منصور بن عون - "صحیح"۔

(مرویات ابن مسعود رحمۃ اللہ علیہ ۱/۲۸۷)

۳۵۔ محدث الفقیہ سید محمد تفضی زبیدی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۰۵ھ - "صحیح"۔

(عقود الجواهر المدینۃ ۱/۱۰۲)

۳۶۔ محدث مورخ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ ۷۷۷ھ - "روی لہ"۔

(جامع المسائند والسنن ۲/۲۷۶ رقم ۳۹۶)

۳۷۔ محدث عبدالمعطل امین قلجی اسنادہ - "صحیح"۔

(حاشیہ جامع المسائند ۲/۲۷۶)

۳۸۔ سید ہاشم عبد اللہ یمانی رحمۃ اللہ علیہ - "تصحیح"۔

(حاشیہ درایہ ۱/۱۵۰)

۳۹۔ علامہ عبدالقادر الارناؤط - "اسنادہ صحیح"۔

(حاشیہ جامع الاصول ۵/۳۰۲)

- ۵۰۔ دکتور طاہر محمد دریری - "تحسین"۔  
(تخریج احادیث المدونہ ۱/۲۰۳)
- ۵۱۔ علامہ حسین سلیم اسد - "اسنادہ صحیح"۔  
(حاشیہ مسند ابی یعلیٰ موصلی رقم ۵۳۰۲)
- ۵۲۔ امام ابوعلی طوسی رحمۃ اللہ علیہ - "تحسین"۔  
(مختصر الاحکام للطوسی ۲/۱۰۳)
- ۵۳۔ شیخ الحدیث محمد حسن السنہلی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۰۵ھ - "صحیح"۔  
(تسبیح النظام فی مسند الامام ص ۵۱)
- ۵۴۔ حافظ عثمان الذہبی رحمۃ اللہ علیہ الشافعی ۷۷۲۸ھ - "سکوت"۔  
(المہذب فی اختصار السنن الکبیر ۱/۵۲۵ رقم ۲۲۶۸)
- ۵۵۔ حافظ ابن رشد رحمۃ اللہ علیہ ۵۲۵ھ
- (بدایۃ المجتہد ص ۳/۹۹)
- ۵۶۔ حافظ ابن عبدالحادی رحمۃ اللہ علیہ ۷۷۴۴ھ - "مائل بہ تصحیح"۔  
(تنقیح التحقيق ۲/۱۴۰)
- ۵۷۔ مولانا محمد صدیق نجیب آبادی رحمۃ اللہ علیہ - "صحیح"۔  
(انوار المحمود شرح ابی داؤد ۱/۲۰۰)
- میں نے اس کتاب میں الحمد للہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ترک رفع یدین پر حدیث کا تحقیقانہ تجزیہ کیا۔ میری اس تحریر کا مقصد کسی مسلک پر طعن و تشنیع کرنا نہیں ہے اور نہ ہی کسی عالم پر اعتراض کرنا مقصود ہے۔ میرا مقصد صرف یہ ہے کہ رفع یدین نہ کرنے کی وجہ سے کسی شخص کو لعن طعن اور الزام لگانا صحیح نہیں ہے۔ ترک رفع یدین نبی

کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے۔ لہذا ترک رفع یدین کرنے والے شخص کی نماز کو ناقص کہنا تحقیق اور دلائل کی روشنی میں کہنا غلط ہے۔ میری اس تحقیق سے اتفاق یا اختلاف پڑھنے والے کا بنیادی حق ہے مگر میری یہ درخواست ہے کہ میری تحقیق کا غیر جانبدارانہ ماحول میں مطالعہ کیا جائے اور اگر کسی بات یا تحقیق سے اختلاف ہو تو دلائل کی روشنی میں آگاہ کریں اور اگر اتفاق ہو تو اس پر عمل کیا جائے۔ ہر مثبت تنقید کا خیر مقدم کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا گو ہوں کہ میری اس تحقیق کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ (آمین)

# ضیاءِ اسلام پبلی کیشنز

راولپنڈی - پاکستان

مطبوعات

